Copyright by New Era Magazine

سانول یار

(محبت ہار کر جیتنے والوں کی حقیقی داستان)

مکمل ناول

مریم قریشی

خبردار: مریم قریشی نے یہ ناول (سانول یار) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (سانول یار) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنف کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔

لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

کچھ مریم قریشی کے بارے میں

میرا نام صباحت مریم قریشی لیکن قلمی نام مریم قریشی ہے۔

میں بچپن سے ہی لکھ رہی ہوں لیکن مختلف ویب کے لئے اسی سال (2018) سے لکھنا شروع کیا ہے۔ میرا پہلا افسانہ راکھ ہے۔ لیکن سانول یار میرا موجودہ قسط وار ناول ہے۔ میں ایسا لکھنا چاہتی ہوں جو پڑھنے والوں کے دلوں میں گھر کر جائے۔ سانول یار محبت ہار کر جیتنے والوں کی کہانی ہے۔ اس میں مختلف معاشرتی حقائق اور رویے بیان کیے گئے ہیں۔ مزید اس کے بارے میں آپ پڑھ کر ہی جان پائیں گے کہ اس کہانی میں موجود کہانی کا حد تک اچھی لگی۔ آپ سب کی رائے کی منتظر۔

مریم قریشی

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سانول یار

کدی آمل سانول یار وے

میرے لوں لوں چیخ پکار وے

میری جندڑی بڑی اداس وے

میرا سانول آس نا پاس وے۔۔۔۔

اس نے دھیرے دھیرے یہ الفاظ ڈائری میں نوٹ کرتے ہوئے پڑھے۔

امی کی آواز نے اس کا ارتکاز توڑا تھا' اس نے ہاتھ میں موجود ٹشو سے اپنی گہری سیاہ آنکھوں کے گرد آنسوؤں کی لکیر کو مٹایا تھا۔

گذشتہ تین سالوں کی طرح اس رات بھی اس کا فون آیا تھا۔ بھول جاؤ سب کچھ شادی کر لو تمہیں پتا ہے نا جو تم چاہتی ہو وہ سب ممکن نہیں ہے۔ تم پتا نہیں کس مٹی کی بنی ہوا تنا تو کوئی ڈھیٹ نہیں ہوتا جتنی تم ہو، دوسری طرف موجود وجود بولا تھا' اور ساتھ ہی کال کاٹ دی گئی تھی۔ کال کے کٹنے پر اس کی سسکیاں تھیں اور گہری رات تھی' جس میں اس نے پھر پل پل جل کر مرنا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کمرے میں فل آواز سے ٹی وی چل رہا ہے اور ایک خوبصورت سا وجود دنیا جہاں سے بیگانہ سو رہا ہے آیئے اس کے پاس چلتے ہیں یہ ہیں نازنین عرف نازو ماں باپ کا اکلوتا شاہکار گھڑی تولہ گھڑی ماشہ جیسی فطرت ساڑھے پانچ فٹ قد اور قدرے بھرا سا وجود گہری سیاہ آنکھیں جو پلکوں کے حصار میں گہری نیند میں تھیں گلابی پتلے سے ہونٹ اور کتابی چہرہ ہنس مکھ اتنی کہ نیند میں بھی ایسا لگتا کہ مسکرا رہی ہے کمر تک آتے براون سلکی بال زندہ دلی کی ایک ہی مثال پاک پتن میں اور نروٹھے پن میں ماہر غرض کافی ساری صفات سے مالا مال دی ون این اونلی نازو۔۔۔۔

اور یہ دروازہ کھلتا ہے اور شاہانہ بیگم اندر داخل ہوتیں ہیں' ٹی وی کو بند کرتی ہیں اور لائٹ آف کرنے کے بعد صاحبزادی کا کمبل درست کرکے چلی جاتی ہیں۔

نازو کی بے چین طبیعت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ نازو صاحبہ نے میٹرک سائنس سے کیا ہے، انٹر اکنامکس میں گریجویشن کمپیوٹر سائنس سے اور اب انگلش میں ماسٹرز کر رہی ہیں جس کا پہلا سال ہے رات دھیرے دھیرے پاک پتن پر اپنے پر پھیلا رہی تھی' جی تو نازو کا تعلق پاک پتن جیسے مشہور شہر سے ہے نازنین بی بی ہر ہفتے بابا فرید کے دربار پر جاتی تو ہیں مگر کوئی منت مانگنے نہیں صرف حاضری دینے کے لیے کیونکہ ابھی ان کی زندگی میں کسی صنف مخالف کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ہے۔" ورنہ کہاں کہاں سے عاشق مزار پر منتیں مانگنے آتے

ہیں بلکہ کچھ تو یہاں پڑاؤ کر لیتے ہیں کہ جب تک گھر والے نہ مانیں واپس جانے کا نام نہیں لیتے"--------

ساہیوال' پاکستان میں بھینسوں کے حوالے سے کافی مشہور شہر ہے۔ یہ لاہور کا ہمسائیہ شہر سمجھا جاتا ہے' ساہیوال کافی ترقی کر گیا ہے دیکھتے ہی دیکھتے ان دو دہائیوں میں نئی عمارتیں اور پلازے بننا شروع ہوئے اور اب کافی سارا نیا شہر آباد ہو چکا ہے۔ جبکہ پرانے شہر میں بھی ترقی کے اثرات نظر آتے ہیں۔ رات اچھی خاصی ٹھنڈی تھی' ستارے جگمگ جگمگ کر رہے تھے' اندرون شہر میں ایک پرانے طرز کی بڑی سی عمارت آپکو دور سے نظر آئے گی تو جی یہ ہے' چوہدری منظور اور حسینہ بیگم' کا گھر جہاں انکے تین شادی شدہ بچے اپنے اہل و عیال سمیت رہتے ہیں اور یہاں "ایک عدد کنوارہ" بیٹا عبدالہادی بھی رہتا ہے اور منگنی شدہ بہن آیت جبکہ بڑی منزہ آپا پاک پتن بیاہی گئی ہیں ان کی شادی حسینہ بیگم کے رشتہ داروں میں ہو چکی ہے۔ یہاں پر ہر وقت رونق رہتی ہے کیونکہ غلام ناصر' غلام صابر اور غلام حیدر کے بہ ترتیب چھ' پانچ اور چار بچے ہیں جو ہر وقت اودھم مچائے رکھتے ہیں' منظور چوہدری کے گھر میں صرف عبدالہادی ہے جو "سنگل" ہونے کا اسٹیٹس رکھتا ہے' اور اس بات پر اکثر نالاں بھی رہتا ہے' لیکن حسینہ بیگم کو بالکل بھی جلدی نہیں ہے وہ یہ چاہتی ہیں کہ آیت کو بیاہ کر ہی وہ عبدالہادی کی شادی کریں گی' عبدالہادی کا نام باقی بہن بھائیوں سے تبدیل اس لیے ہے کہ ہادی کی پیدائش کے بعد منظور چوہدری ڈٹ گئے تھے کہ بیگم اس کے نام میں غلام کا لاحقہ نہیں لگے گا اس کا نام

عبدالہادی ہی ہوگا' کہنے والے کہتے ہیں کہ حسینہ بیگم جیسی حلیم طبیعت کی عورت اس بات پر اپنے مجازی خدا سے پورا ایک مہینہ ناراض رہیں تھیں' لیکن پھر خود ہی مان گئیں' شاید سوچا ہو گا اگلے بیٹے کا نام غلام حسین رکھ لیں گی لیکن پھر آیت پیدا ہو گئی اور وہ آخری اولاد ثابت ہوئی اب حسینہ بیگم عبدالہادی کے بیٹے کا نام غلام حسین رکھیں گی یہ انہوں نے سوچا ہوا ہے۔ گھر میں خاموشی کی وجہ یہ تھی کہ غلام صابر کے سسرال میں کوئی شادی کی تقریب تھی اور سب بھابھیاں بمہ اہل و عیال وہاں گئی ہوئی تھیں گھر میں اس وقت چوہدری منظور اور حسینہ بیگم کے علاوہ آیت تھی۔ بیرونی دروازہ کھلتا ہے اور بالکل خاموشی سے ایک "توانا وجود" اندر داخل ہوتا ہے' قدرے سانولی رنگت اور کسرتی جسم چھ فٹ سے نکلتا قد اور ہلکی سی داڑھی کے ساتھ گھنی مونچھیں آج کل کے فیشن کے مطابق' تعلیمی قابلیت ایف اے پاس' اور آگے پڑھنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے "مشاغل" میں سب سے اہم کام اکثر مین روڈ پر جا کر سبزی والی دوکان پر بیٹھ کر ہر گزرتی گاڑی' ویگن ٹرک اور موٹر سائیکل کا نمبر نوٹ کرنا اور کبھی تو اس سبزی والے اعجاز عرف جاجو' کو بھی اسی کام میں لگا لینا' محلے کی مائیں اپنے نالائق بچوں کو سبزی کی دوکان پر بھیجتی ہیں تاکہ ہادی کے ساتھ مل کر ریاضی کے نمبر تو یاد کر ہی لیں گے اور ہادی اس کام پر خوش بھی بہت ہوتا تھا' گھر میں چھوٹا ہونے کے باعث کوئی' خاص' ذمہ داری بھی اس پر نہیں ہے ہادی "سہج سہج" کر قدم ایسے رکھتا ہے جیسے اس کے تیز چلنے سے زمین پھٹ جائے گی حالانکہ صرف پینسٹھ کلو وزن ہے اسکا اب زمین پر صدیوں سے اتنا بوجھ جو دھرا ہے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہادی کے آرام آرام سے چلنے کے باعث شاید کچھ تھوڑا سا کم ہو جائے یہ ہادی نہیں سوچتا بلکہ اس کے بارے میں مشاہدہ یہی کہتا ہے ورنہ آہستہ اور سہج سہج کر چلنے کی کوئی اور وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے سردی ہو یا گرمی کاٹن کے سوٹ اُسکے پسندیدہ ہیں ہاں کبھی کبھار انگریزوں پر 'احسان' کرتے ہوئے وہ ٹی شرٹ کے ساتھ جینز بھی پہن لیتا ہے' ورنہ وہ کیوں پہنے یہ موا انگریزی پہناوا' ساہیوال کا کڑیل جوان ہے وہ اس پر تو کلف لگے ہوئے کاٹن کے کپڑے ہی سجیں گے نا' بھابیاں کہتی رہ جائیں گی ہادی کبھی تو بغیر کلف لگے جوڑا پہن لیا کر مگر کیوں'؟؟؟ ہاں کیوں؟ چوہدری عبدالہادی کی ٹور خراب ہو جائے کیا کہیں گے لوگ؟ منظور چوہدری کا لڑکا اور حالت اتنی ماڑی' نا بھئی نا ہادی نہیں پہنے گا بغیر کلف لگے کپڑے' صحن سے کمرے تک کا سفر بمشکل دو منٹ کا ہو گا' مگر عبدالہادی نے وہ "چار منٹ" میں طے کیا ہے' آپ سمجھ رہے ہوں گے ہادی سست الوجود ہے ارے نہیں بھئی ہادی کی عادت ہے آہستہ چلنا ورنہ محلے میں کرکٹ کھیلنی ہو یا کسی کے پیچھے بھاگنا ہو سب کو ہادی ہی چاہیے کیونکہ ان موقعوں پر وہ زمین کی "پروا" کیے بغیر بھاگ لیتا ہے اب مشکل میں دوستوں یاروں کے کام نہ آئے وہ تو بھئی ہادی کس کام کا ہوا' تو مونگ پھلی کا شاپر ہاتھ میں پکڑے ہادی "دی جنٹلمین" آیت کے کمرے میں داخل ہو چکے ہیں آیت سے ہادی کا ہر وقت رولا رپا رہتا ہے' کیونکہ بھائیوں میں چھوٹا ہونے کے باعث ہادی نے بہت ناز اٹھوائے ہیں اور اپنی اماں حسینہ بیگم کی غیر موجودگی میں آیت سے ہی چونچیں لڑاتے ہوئے پایا جاتا ہے۔ بھابیوں کا بھی لاڈلا دیور ہے تو جی ابھی تک کسی قسم کا

Copyright by New Era Magazine

"مشکل"وقت ہادی کی زندگی میں نہیں آیا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ کبھی نہیں آئے گا۔آیت اس وقت منجھلے بھیا کی شادی کا البم لیے بیٹھی تھی اس نے سر اٹھایا اور ہادی کے ہاتھ میں مونگ پھلی' کا شاپر دیکھ کر مسکرائی اور اسے ساتھ بیٹھنے کے لیے جگہ دی'رات کو گرما گرم مونگ پھلی کھانا دونوں کا پسندیدہ کام ہے۔آیت اپنی "گوڑی سہیلی"کی تصویر دیکھی جا رہی ہے جو کہ اس کی کزن ہے اور مسکرائے جا رہی ہے اور یہ سہیلی کوئی اور نہیں پاکپتن کی الہڑ حسینہ نازو ہے جو کہ حسینہ بیگم کے کزن کی بیٹی ہے حسینہ بیگم کا کوئی بھائی نہیں ہے تو نازو کے ابا کو وہ سگے بھائیوں کا سا"مان" دیتی ہیں'اور ادھر سے نازو کے ابا بھی اتفاق سے اکلوتے ہیں تو دونوں گھرانوں کے مراسم کافی سے زیادہ گہرے ہیں۔

عبدالہادی نے آیت کے ہاتھ سے البم لیا اور تصویر کو دیکھ کر البم بند کر دیا۔ہر وقت اس نازو کے پیچھے پڑی رہتی ہو جانے ایسا کیا ہے اس نازو میں؟ وہ آیت سے پوچھنے لگا'

تمہیں کیا پتا'پورے خاندان میں سب سے سوہنی لڑکی ہے اپنی نازو'آیت بولی '

اچھا چھڈ یہ مونگ پھلی کھا پھر نہ کہنا کہ ساری کھا جاتا ہے'عبدالہادی نے اس کے سر پر چپیڑ ماری۔

بس ویرے!تو ہر وقت میری چیزوں کے پیچھے پڑا رہتا ہے اپنے دوست دیکھے ہیں کبھی غور سے بڑے آئے کسی کی ناک پھینی ہے تو کسی کا منہ ٹیڑھا آیت بولی۔

میں تجھے کہہ رہا ہوں چپ کر جا پِٹے گی کسی دن مجھ سے'عبدالہادی بولا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

آیت اتنی دیر میں مونگ پھلی سے بھرا شاپر اپنے دوپٹے کی بُکل میں چھپا چکی تھی۔

یہ ریموٹ کہاں رکھا ہے تم نے' وہ چیخا تھا۔

مجھے کیا پتا میں تو جا رہی اماں کے پاس تو خود ہی ڈھونڈھ لے آیت جلدی سے کہہ کر باہر نکلی۔

میرے حصے کی مونگ پھلی تو دیتی جا' پیچھے ہادی بیٹھا چلا رہا تھا پھر اس نے چارپائی سے چھلانگ لگائی اور دوڑ لگا دی' ان دونوں کا معرکہ چلتے رہنا تھا اور پھر اخیر یہ ہونی تھی کہ دونوں صلح کر کے مونگ پھلی ساتھ بیٹھ کر ختم کرتے تھے اور یہی بابل کے گھر کا حُسن ہے جس کے ویہڑے میں لڑکیاں چڑیوں کی طرح ہر وقت پھدکتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

پاک پتن میں اندرون شہر میں ایک مشہور محلہ ہے ریاض آباد اس میں آئیں تو دور سے ہی آپ کو دو منزلہ دس مرلے کا پکا مکان نظر آئے گا جس کا باہر سے رنگ "تیز گلابی" ہے۔ پہلی نظر میں آنکھوں کو چبھتا ہے جو بھی اجنبی گزرتا ہے وہ تعجب سے دیکھتا ضرور ہے۔ وہ اپنے رشتے داروں اور دوستوں سے اس رنگین گھر کی بابت معلوم کرتا ہے باقی محلے داروں کے گھر ملکے رنگوں کے پینٹ سے مزین ہیں یا بالکل نئے ہیں پکی سیمنٹ والے اب اِس محلے میں ایک یہی مکان ہر نئے آنے والے کی توجہ اپنی جانب گامزن کروالیتا ہے' اس گلابی مکان کی کہانی سن کر واپسی پر لوگوں کے چہروں پر بے ساختہ تبسم ہوتا ہے۔' اس گلابی رنگ کے پیچھے بھی ایک "داستان" چھپی ہے۔ چلیے! اندر چل کر اس داستان کا پتا لگاتے ہیں۔ جب گھر میں رنگ ہو رہا تھا تو اُن دِنوں اس گھر کے مالک چوہدری نواز احمد تبلیغ پر گئے ہوئے تھے اور نگرانی کا کام وہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

دوسرے محلے میں موجود اپنی بیگم کے ماموں چوہدری معراج کے سپرد کر گئے تھے 'انہوں نے اپنی بھانجی یعنی اس گھر کی مالکن سے رنگ کا پوچھا تو صاحبہ نے فٹ سے شوخ گلابی رنگ کا کہہ دیا ماموں نے دوبارہ پوچھا لیکن محترمہ اپنے کہے سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹیں۔ماموں نے رنگ کروادیا 'صاحب تبلیغ سے واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ باہر سے سارا گھر شوخ رنگ سے اٹاہوا ہے 'دراصل بیگم نے ان سے بدلہ لیا تھا 'صاحب نے بری اور جہیز کے نجانے کتنے شوخ اور آتشی گلابی رنگ کے جوڑے بیگم کو پہننے نہیں دیے تھے جو کہ کتنے ارمانوں سے "صاحبہ" نے بنوائے تھے 'وہ چوہوں کی خوراک بنے تھے۔کیونکہ جب بھی صاحبہ گلابی رنگ پہنتیں صاحب کا پارہ ہائی ہو جاتا اور کہتے کہ بیگم اس رنگ کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی رنگ پہن لیا کرو یہ نہیں یہ میری آنکھوں میں چبھتا ہے"۔نئی نئی شادی ہوئی تھی شوہر کا کہا ماننا پڑتا تھا مگر بچوں کی پیدائش کے بعد حالات مختلف ہوگئے اور اب دونوں برابری کی سطح پر بحث کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔داخلی سیاہ دروازے سے اندر داخل ہوں تو سامنے ایک چھوٹا سا گیراج ہے 'اور اس کے ساتھ ہی سبز قطعہ ہے جس میں ایک طرف تین کیاروں میں پھول لگے ہوئے ہیں اور دوسرے طرف سبزی کی تین کیاریاں ہیں اور درمیان میں علیحدگی کے لیے چھ بڑے گملوں کی قطار ہے اور اس میں سے تین میں ٹماٹر اگے ہوئے ہیں جبکہ بقیہ تین گملوں میں گلاب کے پھول ہیں۔بالکل اسی طرح سبزے کو لگتی دیوار بھی 'تقسیم شدہ' ہے دائیں جانب انگور کی بیل ہے جبکہ بائیں جانب امر بیل ہے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سبزی والا حصہ 'اس گھر کے مالک چوہدری نواز احمد کا ہے' اور پھولوں والا حصہ ان کی بیگم منزہ المعروف "منزہ آپاں" کا ہے۔ دونوں اپنا سارا فارغ وقت اس چھوٹے سے قطعے کو سجانے میں لگے رہتے ہیں' منزہ آپا اور نواز احمد دونوں کی زور شور سے کوشش ہوتی ہے کہ اس کا حصہ اچھا لگے جبکہ دوسرے کا حصہ اچھا نہ لگے' اس لیے دونوں بڑی جانفشانی سے ایک دوسرے کا حصہ خراب کرنے کی تگ ودو میں رہتے ہیں۔ نواز احمد کی حصے کی رکھوالی بابرہ عرف ببلی کرتی ہے' اور منزہ آپاں کے حصے کی رکھوالی بابر عرف ببلو کرتا ہے لیکن وہ برائے نام ہی ہے' کیونکہ وہ دن رات کی پرواکیے بغیر پڑھائی میں غرق رہتا ہے' جبکہ ببلو کے برعکس ببلی بہت ہوشیار ہے۔ اس گھر میں 'سکون' نام کی چیز ناپید ہے' منزہ آپاں کے دو بچے بارہ بچوں پر 'بھاری' ہیں۔ ببلو تو پھر بھی خاموش طبع ہے' مگر شیطان کی آنت الائیڈ اسکول میں پڑھنے والی پانچویں جماعت کی طالبہ ببلی ہے جس سے پورا محلہ پناہ مانگتا ہے۔

بابر عرف ببلو' جسے خاندان محلے اسکول حتیٰ کہ اب کالج اور اکیڈمی میں بھی لوگ ببلو کے نام سے جانتے ہیں اساتذہ تک ببلو کہتے ہیں۔ یہ گیارہویں جماعت کے طالب علم ہیں اور ان کے دو ہی شوق ہیں پڑھنا اور چائے پینا' اس کے درمیان یہ تھوڑی دیر سو بھی لیتے ہیں' گوری رنگت اور لمبے سے قد کے ساتھ نازک سی شخصیت ہیں ببلو چوہدری یہ اس وقت حسب معمول کچن میں چائے بنانے میں مصروف ہیں۔

ارے بلو!! ایک کپ چائے زرا مجھے بھی دیجیو' تمہارے باپ نے سر کھالیا میرا توبہ توبہ ' کونسی منحوس گھڑی میں یہاں بیاہ کر آئی تھی' شاہانہ مامی تو بڑی ہی نرم طبیعت کی عورت ہیں ہمیں کیا پتا تھا ایک لڑاکا طیارہ ان کے بغل میں چھپا ہے خاندان میں شادی بیاہ اور فوتگی کے موقعے پر تو نواز احمد کی' زبان' منہ سے باہر نہیں نکلتی تھی' ہم اور ہمارے ماں باپ سیدھے سادھے تھے آ گئے اس کے جھانسے میں' ہائے اللہ! میں کرموں جلی یہاں کیسے پھنس گئی' منزہ آپاں کمرے سے نکل کر کچن میں جا رہی تھیں اور مسلسل بول رہی تھیں۔

بلو میاں کی عینک پھسل کر ناک پر آ چکی تھی' جب منزہ آپا اندر داخل ہوئیں۔

جی اماں .بلو میاں اب چائے کو دھیمی آنچ پر پکا رہے تھے' ہر طرح اور ہر قسم کی چائے بنانے میں بلو ماہر تھا اور وہ کم سے کم چائے بھی دو کپ بناتا تھا' اس وقت بھی دو بڑے کپ چائے کے تیار تھے۔ میرا بچہ! کھاتا واتا کچھ ہے نہیں کھایا کرنا' آپا اُس کی صحت کے بارے میں پھر سے فکر مند ہوئی تھیں۔

اماں! کھاتا تو ہوں بلو نے کہا۔ اتنی دیر میں سگھڑ بیبیوں کی طرح وہ چائے بڑی نفاست سے دو کپوں میں انڈیل چکا تھا' جیسے ہی آپا نے کپ اُٹھایا' نواز احمد کچن میں داخل ہوئے۔

ہنہ' منزہ آپا نے ہنکار بھری۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بیویاں شوہروں کے گھر لوٹنے پر خوش ہوتی ہیں لیکن ایک تم ہی ہو دنیا جہان سے نرالی'اف توبہ توبہ 'کل مولوی صاحب خطاب میں کہہ رہے تھے کہ شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورتیں جہنم میں جائیں گی'میرے ذہن میں فٹ سے تمہارا خیال آیا تھا" خدا کی قسم "نواز احمد بولے۔

ارے! جاؤ میاں تم نے مجھے کونسا خوش رکھا ہے'مولوی صاحب نے کہا ہو گا..نیک شوہروں کی نافرمان بیویاں'تم کہاں سے نیک ہو گئے؟؟ہر وقت میرے کھانے پینے کے ٹائم ٹپک پڑتے ہو'چلو پیچھے ہٹو'ارے بلو'ذرا بسکٹ تو پکڑا ئیو وہ دراز میں رکھے تھے۔

بلو نے اس دوران ابا حضور کو بھی چائے پیش کر دی تھی۔

ہائے میرے اللہ!!یہ عورت میری دنیا آخرت دونوں تباہ کرے گی'بیٹے کو کچن میں لگایا ہوا ہے اور بیٹی حسب معمول شبن خالہ کے گھر سارے محلے کے بچوں کو اکھٹا کر کے کدکڑے لگا رہی ہو گی'نواز احمد بولے۔

بلو ماں باپ کی بحث کو بڑھتا دیکھ کر چائے کا کپ اُٹھائے اپنے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ اندر سے بند کر چکا تھا۔

آہستہ کھاؤ'نیک بخت'ایک سو بیس کی رفتار سے بیگم کے منہ میں ایک بعد دوسرا بسکٹ'جاتا دیکھ کر نواز احمد گویا ہوئے۔

ہاں'جب تم جیسا "کالی نظر" والا شخص بیٹھا ہو سامنے تو کون عقل کا اندھا ہو گا جو جلدی نہیں کھائے گا'میاں جاؤ جا کر کچن میں ڈھونڈ لو اپنے لیے کچھ'آپا نے ٹرے اپنی طرف کر لی تھی۔

www.neweramagazine.com

اب کچن میں کھڑے نواز احمد بسکٹ ڈھونڈ رہے تھے 'اور بیگم کو کوس رہے تھے۔۔۔۔

روشنیوں کا شہر کراچی 'یہاں زندگی کی رفتار بہت تیز ہے دن بدن بڑھتی آبادی اور رہائشی عمارتیں کراچی شہر کی خصوصیات ہیں۔نئے کراچی میں گرین ٹاون میں آئیں تو فرنٹ لین میں دائیں جانب تیسرا گھر اسماءارشاد کے ماموں کا تھا 'یہ کوئی اور اسماء نہیں بلکہ نازو کی بہت ہی گہری سہیلی 'تھی والد کی وفات کے بعد ماموں کی فیملی کے پاس یہ لوگ چلے آئے تھے 'اسماء پولیٹیکل سائنس میں ماسٹرز کر چکی تھی اور عنقریب ہی اس کی شادی متوقع تھی اپنے چچا کے گھر 'جو پاک پتن میں ہی آباد تھے۔اسماء نے شادی کے بعد پھر نازو کے پاس چلے جانا تھا 'دونوں کا رابطہ ایک دوسرے کے ساتھ فون پر تھا۔دوری کے باوجود بھی دونوں سہیلیوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔اسماء بہت ہی کمزور سی گندمی رنگت اور مناسب جسم کے ساتھ دلکش نقوش والی لڑکی تھی۔والد کی وفات نے اس کی شخصیت پر کافی گہرا اثر چھوڑا تھا مگر اسماء سب کے سامنے نارمل ہی رہتی تھی اور اندر ہی اندر اپنے والد کو یاد کرتی رہتی تھی۔اسما کا ایک بھائی بھی ہے اسد جو گریجویشن کر رہا تھا اور بہت ہی شریر واقع ہوا تھا۔

فون کی گھنٹی جیسے ہی بجی 'اسماء سمجھ گئی کہ یہ نازو ہو گی 'پریشر کوکر کی سیٹی چڑھا کر وہ باہر کی جانب بھاگی اس کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

اسلام علیکم !نروٹھے پن سے نازو گویا ہوئی۔

وعلیکم السلام 'کیسی ہے نازو میں تجھے ہی یاد کر رہی تھی۔

بس چھڈ دے 'نہیں بنتی نازو بیوقوف تو ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہے میرے ساتھ ہائے نی اسماء! تیرے دل کو کچھ نہیں ہوتا 'نازو کے شکوے در شکوے تھے۔

نازو سن! ناراض مت ہو 'تجھے پتا نا کہ اماں اور مامی کو مجھے ہر کام میں طاق کرنے کی پڑی رہتی ہے 'صبح میں سلائی سینٹر جاتی ہوں پھر آکر دوپہر کا کھانا بناتی ہوں 'کچھ دیر آرام کرتی ہوں پھر شام ہو جاتی ہے شام کی چائے پر ماموں کو لوازمات چاہیے ہوتے ہیں 'تو خود سوچ آئے روز پکوڑے اور سموسے تل تل کر مجھے لگتا ایک دن میں نے خود سموسہ بن جانا ہے 'صارم کی پڑھائی ختم ہو تو اس وخت سے جان چھوٹے میری 'قسم سے سیاپا پڑا ہوا ہے گلے۔

ہائے نی اسماء چلو مامی تو مامی 'چچی بھی سگی ماں ہو کر 'تیرے ساتھ ایسا سلوک کر رہی ہے ؟؟ صارم کی ماں سلیمہ چچی کتنی صابر عورت ہیں سب جانتے ہیں تو کوئی کام نہ بھی کرے تو وہ تجھے کچھ نہیں کہے گی 'بات کرانا میری چچی سے میں ضرور کہوں گی کہ اسماء کو کراچی لے ہی اسی لیے گئی ہو کہ بیچاری سے سارا دن کام کرواتی رہو 'نازو دردمندانہ لہجے میں بولی تھی۔

نازو 'یہ کبھی نہ کرنا اماں زندہ نہیں چھوڑیں گی مجھے یار وہ پہلے بھی کہتی ہیں تم اور تمہاری سہیلی نازو بگڑی ہوئی لڑکیاں ہو 'سسرال جا کر ماؤں کے سر میں خاک ڈلواو گی 'اسماء نے منت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ نازو سے کچھ بعید نہیں تھا۔

ہمم 'یہاں میری اماں کے بھی یہی خیالات ہیں 'نازو نے کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ارے! یاد آیا صارم نے بچے کے ذریعے کہلوایا تھا کہ اسکا فون خراب ہے وہ جلد ہی رابطہ کرے گا اسماء تک یہ پیغام پہنچادینا' نازو نے شرارتی لہجے میں کہا تھا۔

لے 'میں کونسا مری جارہی اس شخص کے لیے' اسما نے نخرہ دکھایا۔

میں تو جیسی جانتی نہیں تو ہی تو مری جارہی چچی اور مامی کے شکنجے سے نکلنے اور صارم کی ووہٹی بننے کے لیے' نازو نے قہقہہ لگایا۔

نازو تو بڑی خراب ہے' تجھے خرانٹ ساس نصیب ہو گی' میری یہ بات یاد رکھنا تم اسماء نے کہا۔

میں اس کو سیدھا کردوں گی تو بے فکر رہ تو جانتی نہیں اپنی نازو کو'؟

ہاں بابا جانتی ہوں' اچھا لگتا ہے سالن بن چکا ہے پریشر ککر کی سیٹی بجنے لگی ہے' میں فون رکھتی ہوں پھر رات کو بات کریں گے' اللہ حافظ یہ کہہ کر اسماء کچن میں چلی گئی۔

فون بند کرنے کے بعد نازو' کتنی دیر بڑبڑاتی رہی' یہ اسماء سہیلی سے زیادہ ہانڈی کی فکر میں لگی رہتی ہے' پر بیچاری کیا کرے؟ نازو نے خود کلامی کی۔

نازونی نازو' جلدی آ کھانا کھالے' ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

اچھا اماں آرہی ہوں' نازو نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا اور کھلے بالوں کو کیچر کی مدد سے جوڑے کی شکل میں لپیٹ کر دوپٹہ اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

فیصل آباد ہنس مکھ لوگوں کا شہر ہے۔ یہاں پر اگر آپ کسی سے راستہ پوچھ لیتے ہیں تو اس نے ایک منٹ میں آپ کا سر گھمادینا ہے' مثال کے طور پر ایک فیصل آبادی کو آپ گھر سے دودھ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

لینے کے لیے بھیج دیں' اس نے راستے میں آنے والی ہر چیز کی دوکان پر رکنا ہے' اور جب وہ دودھ لیکر واپس آرہا ہو اور راستے میں کسی کے قل ہو رہے ہوں تو وہ پرسہ دے کر اور نمکین چاول کھا کر ہی لوٹے گا' دودھ منگوانے والا انتظار میں چاہے سوکھ جائے' لیکن فیصل آباد کا باشندہ اپنا وقت پورا کر کے ہی آئے گا' ویسے صنعت کے لحاظ سے یہ ایک مشہور شہر ہے' پاکستان سمیت دنیا بھر میں فیصل آباد کے ملبوسات مشہور ہیں' اور واقعی زندہ دلی کے ساتھ فیصل آبادیوں میں ٹیلنٹ کی بالکل بھی کمی نہیں' یہاں پر موجود انڈسٹری اس بات کا عملی ثبوت ہے۔

جمعہ کو ہاف ڈے کے باعث شام میں ریسٹورنٹس اور پارکس میں کافی زیادہ رش تھا' کیونکہ ویک اینڈ کی آمد آمد تھی۔ اکتوبر لگ چکا تھا تو ہوا خاصی ٹھنڈی تھی۔

کنٹونمنٹ پارک میں اس وقت کافی رونق تھی' فرنٹ ایریا میں کینٹین کے سامنے پلاسٹک کی میزیں اور کرسیاں سجی ہوئی تھیں اور ان پر لوگ براجمان تھے' باہر سے سیدھا آتے ہوئے تیسری میز پر ایک جوڑا بیٹھا ہوا ہے' لڑکی نے ڈارک پرپل کلر کا سوٹ پہن رکھا ہے اور ساتھ میچنگ لپ اسٹک لگائی ہوئی ہے' تیز گلابی آئی شیڈ سے مزین آنکھیں وہ بار بار پٹپٹا رہی ہے' جس سے وہ اور زیادہ مضحکہ خیز ثابت ہو رہی ہے' بالوں میں نقلی جوڑا لگا ہوا ہے' اور پورے بالوں میں جگہ جگہ خوبصورتی کے پیش نظر ہیئر پنز لگائی گئی ہیں' جس سے سر' سر کم شہد کی مکھیوں کا چھتا زیادہ لگ رہا ہے' ناخنوں پر فیروزی رنگ کی جمعہ بازار سے خریدی ہوئی نیل پالش کا کوٹ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہے'کانوں میں سلور کلر کے پتے کی شیپ کے جھمکے موجود ہیں' پاوں میں تین انچ کی ہیل والی جوتی ہے جو ساڑھے چار فٹ قد کو کھینچ تان کے بڑا دکھا ہی دیتی ہے'تو جی یہ ہے نسرین آرائیں فرام فیصل آباد ان کا نام تو نسرین ہے مگر یہ اپنا تعارف نسرین آرائیں فرام فیصل آباد کراوتی ہیں اس ساری سج دھج نے نسرین کی اصل شخصیت کو کہیں چھپا دیا تھا۔اور نسرین کے ساتھ موجود "مردانہ وجود" نسرین کا بھائی شوکت عرف شوکی ہے۔شوکی سرمئی رنگ کی شلوار قمیض'اور پاوں میں کھیڑی پہنے قدرے اچھی حالت میں موجود تھا'شوکی فیصل آباد یونیورسٹی کے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں زیر تعلیم ہے شاید نہیں یقیناً یہی وجہ ہے شوکی کے مناسب حلیے کی۔حال ہی میں شوکت دوسرے سمیسٹر میں پروموٹ ہوا ہے اور نسرین کو اس خوشی میں باہر گھمانے لے آیا ہے'ہر دیکھنے والے کو دونوں متضاد شخصیت لگتے ہیں'شوکی نسرین کو اکثر کہتا رہتا تھا کہ ماڈرن لڑکیوں جیسا حلیہ اپنائے'لیکن نسرین ٹھہری پنجابی فلموں کی فیصل آباد میں سب سے بڑی "مداح" اور آٹھویں فیل وہ کہاں مانتی تھی شوکی کی بات۔

ویٹر آکر آئسکریم رکھتا ہے تو نسرین فٹ سے ایک کپ اُٹھا لیتی ہے۔

ہمم بہت مزے کی ہے'پہلا چمچ منہ میں لے جانے سے پہلے ہی نسرین یہ راز دریافت کر چکی تھی'کہ آئسکریم مزے کی تھی'آپ سوچ رہیں ہوں گے اس دور میں ایسا حلیہ تو جناب نسرین اپنے آپ کو کسی "پنجابی فلم" کی ہیروئن سے کم نہیں سمجھتی ہے'گھر محلے'خاندان والوں کے لیے بنا ٹکٹ ایک ایک فل کامیڈی فلم ہے۔تو جی! ہم کیوں نہ لطف اندوز ہوں۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہاں 'آرام سے کھا زیادہ شوخی نہ ہو' شوکی نے ٹوکا۔

بس وعدہ کر تو دوسری کھلائے گا نا؟؟ نسرین نے ہاتھ وعدے کرنے کے لیے شوکی کی طرف بڑھایا تھا۔

اوئے ہاں 'ہاں نسرین!! تو پہلے یہ تو ختم کر" شوکی آئس کریم کا تیسرا چمچ منہ میں لے جاتے ہوئے بولا۔

ہم میراویر "صدقے جاواں تیرے" بڑا اچھا ہے تو وہ بولی 'وہ ایک بعد دوسرا چمچ لے رہی تھی۔

ہم 'چپ کر کے کھا' زیادہ مکھن نہ لگا' شوکی نے پھر ٹوکا۔

اچھا اماں کہہ رہی تھی شوکی سے کہنا واپسی پر میرے لیے پیسٹری ضرور لائے 'نسرین نے اماں کا کہہ کر اپنی فرمائش داغی تھی۔

اماں کا تو بہانہ ہے نسرین 'کھائے گی تو"" تو" شوقی نے شرارتی لہجے میں کہا۔

ہاں بس بس 'دوسرے یونیورسٹی کے لڑکوں کی طرح تو بھی بہت تیز ہو گیا ہے' نسرین نے ناک پھلاتے ہوئے کہا تھا۔

اسی اثنا میں آئسکریم ختم ہو چکی تھی اور شوکی دو مزید کا آرڈر دے چکا تھا 'شام اب رات میں ڈھل رہی تھی اور ہوا میں خنکی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

آج کافی دنوں بعد اسے چند گھنٹے نیند آئی تھی یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کی نیند کی پری آج اس پر مہربان ہوئی تھی منہ ہاتھ دھونے کے بعد اس نے الجھے ہوئے بالوں کو سلجھایا آج بالوں کی بھی شنوائی ہوئی تھی اور بہت دنوں بعد انہیں طریقے سے سلجھالیا گیا تھا۔ بالوں کو سلجھاتے ہوئے دل میں بھوک کا احساس جاگا کچن سے کھانا لیے وہ اندر کمرے میں چلی آئی نجانے کتنے مہینے بعد پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا اس نے پھر چارجنگ پر لگا فون اُٹھایا اور ڈیٹا آن کر کے اسٹیٹس چیک کیے تو ایک دل دکھاتی تصویر نظروں سے گزری اور زیاں کا احساس

دوبارہ دل میں جاگا تھا۔ اور پھر کیا تھا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یہ کیسی آزمائش تھی جو دن بدن کم ہونے کے بجائے بڑھتی جارہی تھی۔ یکدم فون کی گھنٹی بجی اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔

دوسری جانب انہوں نے حال چال پوچھا تھا

"حال نہ پوچھیں آپ تو سب جانتی ہیں۔" اس نے کہا تھا۔

"صبر کرلو اب نصیحت آئی تھی۔ ایسے سمجھو کہ وہ کبھی زندگی میں آیا ہی نہیں تھا ہمیں مزید اذیت مت دو میرے لفظوں کی لاج رکھ لو بس صبر کرلو میری جان۔۔۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھیں اور پھر شاید سگنلز کی وجہ سے کال ڈسکنکٹ ہو گئی تھی۔

اس نے فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہر دوسرا بندہ اسے صبر کی پٹی پڑھا رہا تھا کوئی اس کو کیوں نہیں سمجھتا تھا وہ مر رہی تھی لمحہ بہ لمحہ کڑھ کڑھ کر خاک ہو رہی تھی۔اس کا وجود ایک ان دیکھی آگ میں جھلس رہا تھا اور دنیا کہہ رہی تھی صبر کرو،وہ صبر کیسے کرے؟؟؟؟ یہ سوالیہ نشان اس کی زندگی پر چھا رہا تھا۔

اس نے آنسو دوپٹے کے پلو سے صاف کیے اور دروازہ کھول کر پچھلے صحن میں چلی آئی۔خنک ہوا نے اس کا استقبال کیا،چاند بھی شاید اس کی اداسی کا سبب جان گیا تھا اور دھیرے دھیرے بادلوں کے پیچھے چھپ رہا تھا۔شاید اس کے غم کی شدت اتنی ہے کہ سب اس سے گھبراتے ہیں۔ایک بار پھر آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا اب وہ ایک کرسی پر بیٹھی تاریکی میں کسی نادیدہ نکتے کو گھور رہی تھی سفید آنچل ہوا کے باعث ہولے ہولے ہل رہا تھا

•••••~~••••

پاک پتن میں شوخ گلابی رنگ والے گھر میں داخل ہوں تو اس وقت منزہ آپا دوپہر کی ہانڈی بنانے کی تیاری کر رہی تھیں۔

میاں کتنی دیر سے واش روم میں بند ہو،جلدی کرو مجھے ذرا گوشت لا دو بازار سے ہانڈی چڑھانی ہے میں نے میرا بچا بلو آنے والا ہے کالج سے۔۔۔منزہ آپا نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس سے ملحقہ واش روم میں موجود اپنے مجازی خدا سے کہا اور پھر کچن میں چلی گئیں لہسن چھیلنے۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

Copyright by New Era Magazine

اللہ اللہ اس شخص کا تو تبلیغی جماعت والے بھی کچھ نہیں بگاڑ سکے یہ تو چلو گھر کی بات ہے وہاں بیچارے لائنوں میں لگ کر اس شجر کاری والے کا انتظار کرتے ہوں گے۔ توبہ توبہ اب دیکھ لو اس شخص کا حال، منزہ تو ہی ڈھیٹ عورت ہے جو اس مولوی کے ساتھ لگی ہوئی ہے ورنہ اس شخص کے ساتھ گزارا کرنا ناممکن ہے۔۔۔۔۔

ارے میاں نکلو گے اب یا کسی کو بلوا کر دروازہ تڑواؤں۔۔۔ منزہ آپا چند لمحے بعد پھر سے واش روم کے دروازے کے آگے کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔

ہاں کسی کو بلوا کر گوشت منگوالو مجھے تو نہانے دو شام میں ایک محفل میلاد میں جانا ہے۔۔۔

چوہدری نواز کی واش روم سے آواز آئی تھی۔۔۔

توبہ توبہ گھر والوں کو بھوکا مار کر میلاد میں جاؤ گے ؟؟؟ منزہ آپا نے پھر کہا

آرہا ہوں باہر تم کچن میں جاؤ لا دیتا ہوں گوشت اگر آج دال پکا لیتی تو کیا جاتا تھا تمہارا اری او منزہ بیگم ؟؟؟؟

ہاں ایک ہفتے سے تمہاری اس ٹال مٹول کی وجہ سے میرے بچے سبزی اور دال پر گزارا کر رہے ہیں۔ غضب خدا کا اتنا مال بنا کر کیا کرو گے میاں ؟؟؟؟ منزہ آپا نے بہت تیز آواز میں کہا۔

.بلو تو جیسے ننھا بچا ہے نا اس سے منگوالیا کرو۔۔۔ چوہدری نواز نے واش روم سے نکلتے ہوئے کہا۔

بس رہنے دو میاں ابھی بچہ ہے اسے کیا پتا کہ گوشت کیسے لینا ہے معصوم بچے کو دیکھ کر باسی گوشت پکڑا دیتے ہیں دو نمبر قصائی!! منزہ آپا نے بلو کی جی جان سے طرف داری کی۔

بس گیارہویں جماعت میں پڑھنے والے کو تم بچہ بنا رہی ہو ساری زندگی کیا اس نے گھر میں پڑا رہنا ہے آج باہر جائے گا تو کچھ سیکھے گا نا؟؟؟؟ وہ تلملا کر بولے۔

اچھا معاف کر دو اب جاؤ؟ منزہ آپا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

اچھا جا رہا ہوں تم سے بحث کوئی اور مخلوق کرے تو شاید جیت جائے مجھ جیسے کمزور انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ چوہدری نواز گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے بولے۔۔۔

ہہنہہ۔۔۔۔منزہ آپا کچن میں آ کر پیاز کاٹنے لگ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

••••~~••••

ساہیوال میں چوہدری منظور کے گھر اس وقت دوپہر کے کھانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں ہادی میاں حسب معمول اپنے دوستوں کے ساتھ وقت گزاری کے بعد واپس آتے ہوئے حاجی کی دوکان سے دو گاجریں اُٹھائے انہیں کچر کچر چباتے ہوئے گھر کی جانب چل پڑے۔ ابھی ہادی گھر سے کچھ ہی قدم دور تھا کہ دور سے عثمان بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔

ہادی بھائی رک جائیں۔۔۔ مولوی صاحب کے پاس آئے ہوئے دو لونڈے بھاگ گئے ہیں انہوں نے کہا ہے ہادی کو بھگاؤ وہ ڈھونڈ لائے گا۔۔۔ ہادی نے ہاتھ میں موجود بچی گاجر کو نیچے پھینکا اور چھوٹی سی ڈائری نما نوٹ بک کو جیب میں ڈالا اور وہ اور عثمان مسجد کی طرف بھاگ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کھڑے ہوئے لیکن جلد ہی یہی مسجد اللہ سے اپنی بات منوانے کے لیے ہادی کا ٹھکانہ بننے والی تھی۔ یہ سکون بھری زندگی کی گھڑیاں بس چند لمحوں کی مہمان تھیں۔۔۔۔۔۔

چوہدری منظور کو چائے پیش کرتے ہوئے حسینہ بیگم بولیں چوہدری صاحب آپ ہادی کو سمجھاتے کیوں نہیں ہیں؟؟؟

کیا سمجھاوں نیک بخت ٹھیک ہو جائے گا ذمہ داری پڑنے دو بس اس پر۔۔۔انہوں چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

کیا ٹھیک ہو گا ابھی محلہ کا لڑکا بتا کے گیا ہے کہ ہادی اب پھر مسجد سے بھاگے ہوئے لڑکوں کو پکڑنے کے لیے گیا ہوا ہے۔ حسینہ بیگم نے بتایا۔

چوہدری منظور کے لبوں پر ہلکی مسکان لیے بیگم کی بات سن رہے تھے۔۔۔۔۔

••••••~~~••••••

نازو کے گھر دوپہر کا کھانا کھایا جا چکا تھا۔

نازو بیٹا۔۔۔!!آج دو تین چیزیں زیادہ بنا دینا رات کے کھانے میں شام کو تمہارے چچا آ رہے ہیں۔۔اماں نے کہا۔

امی آج نہیں ہو سکتا یہ سب میں مینی اور پیڈی کیور کرنے لگی ہوں۔ چچی کونسا ہمیں پکا پکا کر کھلاتی ہیں بازار سے ہی منگواتی ہیں وہ آپ بھی منگوا لو ابا سے کہہ کر۔۔۔ مفت کا مشورہ آیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس کی کونسا کوئی بیٹی ہے جو طرح طرح کے کھانے بنا کر سامنے رکھ دے، شرم کر، گھر میں جوان جہان لڑکی کے ہوتے ہوئے میں باہر سے کھانے پینے کی چیزیں منگواؤں۔۔۔شاہانہ بیگم نے دہائی دی۔

بس امی آج میرا موڈ نہیں ہے کچھ پکانے کا۔بس آپ کہہ دینا کہ نازو کہ طبیعت نہیں تھی ٹھیک تو نہیں بنایا اس نے بات ختم۔

ہاں تاکہ وہ تجھ جیسے پلیا دونس کو دیکھ کر سمجھ جائے گی نری بہانے بازی کر رہی ہے تو۔

بس امی جانے دو۔۔۔چچی کوئی اتنی بھی چالاک نہیں ہے جتنا اسے بتا رہی ہو۔

اب تھوڑی دیر بعد تو کھانا بنانے کے لیے نہ اُٹھی نہ نازو تو میں بھول جاوں گی کہ تو میری اکلوتی لاڈلی بیٹی ہے۔۔۔شاہانہ بیگم نے دھمکی دی۔

ہممممم کیا کرے نازو۔۔۔ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھی نازو نے ایسے انداز میں کہا جیسے پورے ملک کا باورچی خانہ وہ چلا رہی ہو۔

بس ایسا لگتا ہے کبھی کبھی جیسے کہ میں امی کی سگی اولاد ہی نہیں ہوں۔چل نازو کچن میں چل تیرے نصیب میں چچی کو پکا پکا کر کھلانا ہی لکھا ہے بس۔۔۔افسردہ انداز میں نازو کچن کی جانب چل دی۔۔۔۔۔۔

احتشام الدین نازو کے والد کے بہت گہرے دوست تھے ہر وقت آنا جانا لگا رہتا تھا ان کا ایک ہی بیٹا تھا جو تعلیم کے حصول کے سلسلے میں لاہور رہتا تھا باقی چار بیٹیاں بیاہی گئی تھیں اور بال

بچوں والی تھیں احتشام الدین چار بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے تو نازو کے والد چوہدری معراج میں انہیں اپنا بھائی نظر آتا اور یہی صورتحال چوہدری معراج کی بھی تھی وہ اکلوتے تھے تو احتشام الدین کو سگا بھائی مانتے اور اپنی تایازادہادی کی والدہ حسینہ بیگم کو سگی بہن۔۔۔احتشام الدین آج اپنی بیگم کے ساتھ رات کے کھانے پر آرہے تھے تو اسی سلسلے میں شاہانہ بیگم نے نازو کو ہدایت کی تھی کہ وہ اچھا سا کھانا بنادے اور نازو کی جان نکل رہی تھی۔

کچن میں اس وقت ہنگامی مناظر تھے مغرب کا وقت ہوا ہی چاہتا تھا ہر جگہ برتن اور سبزیوں کے چھلکے پھیلے ہوئے تھے مختلف مصالحہ جات کے پیکٹ بھی بکھرے پڑے تھے نازو بی بی صرف ایک کڑاہی گوشت اور بریانی بنانے میں لگی ہوئی تھیں۔ بازار سے کھیر منگوا کر فریزر میں ٹھنڈی ہونے کے لیے رکھ دی تھی امی کو سلاد بنانے پر لگایا ہوا تھا اور خود مصالحہ جات سے ہاتھا پائی میں مصروف بال کیچر سے الگ ہو کر کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور منہ سرخ ہو رہا تھا اور اگلہ ایک گھنٹہ نازو کی یہ جدوجہد جاری رہنی تھی کیونکہ نازو وہ والی ہیروئن بالکل نہیں تھی جو جھٹ پٹ پورے خاندان کے لیے کھانا بنا کر میز سجادیا کرتی تھی ہماری نازو ہر کام سکون سے کرنے کی عادی ہے لیکن مقررو وقت پر کام مکمل کر ہی لیتی ہے۔۔۔۔

کاش !! ابا اتنے مہمان نواز نہ ہوتے تو نازو اب سکون سے اپنے کمرے میں سوئی ہوتی۔ نازو کے افسوس بھرے کلمات کام کے ساتھ ساتھ جاری تھے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ارے نازو۔۔۔!!! ناشکرا پن نہ کر مہمان تو رحمت ہوتے ہیں۔ شاہانہ بیگم سلاد کی پلیٹ لیے کچن میں چلی آئیں تھیں اور پھیلے ہوئے کچن کو دیکھ دیکھ کر انہیں ہول اُٹھ رہے تھے۔ بس شاہانہ بیگم تیرا نام ہی شاہانہ رہا اکلوتی اولاد کبھی تجھے شاہانہ زندگی نہیں گزارنے دے گی۔ سلاد کی پلیٹ فریج میں رکھ کر وہ اب جلدی جلدی کچن سمیٹ رہی تھیں اور نازو نے چاول دم سے نکالے اور چکھتے ہوئے امی کو پیش کیے۔

ہاں ٹھیک ہیں چولہا بند کردو اور ہانڈی چڑھادو ساتھ ہی بس تمہارے چچا مغرب کی نماز ادا کر کے نکلیں گے گھر سے اور ہمارے گھر تک دس منٹ میں پہنچ جائیں گے۔۔۔ امی نے ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا۔

کاش تین سے چار گھنٹے کا سفر ہوتا ہمارے گھروں کے درمیان تو چچا سال میں ایک دو بار ہی آ پاتے۔ نازو نے دل ہی دل میں سوچا کیوں کہ یہ خود کلامی اگر وہ تیز آواز میں کرتی تو امی سے ڈانٹ کھانے کا خدشہ تھا۔

اماں کچن سمیٹ کر اور سالن کے لیے پیاز کڑاہی میں ڈال کر جا چکی تھیں۔ نازو نے قدرے سکون کا سانس لیا اب آدھے گھنٹے بعد وہ فارغ تھی اور برتن صبح ماسی سے دھلوانے کا سوچ چکی تھی۔۔۔۔۔

●●●●~~●●●●●

Copyright by New Era Magazine

ساہیوال میں شام رات میں بدل رہی تھی ہادی دو بھاگے ہوئے لڑکوں کو عصر کے وقت مولوی صاحب کو پکڑا کر اور نماز ادا کر کے گھر آتے ہی سو گیا تھا اب آنکھ کھلنے پر بھوک محسوس ہو رہی تھی۔اذان کی آواز سنتے ہی وہ اُٹھ بیٹھا اور وضو کے لیے واش روم کا رُخ کیا۔نماز ادا کر کے کچن چلا آیا جہاں پر اب منجھلی بھابھی رات کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھیں اسے آتا دیکھ کر مسکرا دیں

اُٹھ گئے ہادی تم؟؟؟بھابھی نے پوچھا

ہاں جی۔۔۔!!!بڑی زوروں کی بھوک لگی ہے کیا پکایا ہے؟؟؟ہادی نے پوچھا۔

تمہاری پسند کا کھانا ہے آلو گوشت اور چنے کا پلاو ساتھ سلاد اور رائتہ بھی ہے۔

واہ جی دل خوش کر دتا تسی مہان ہو بھابھی۔۔۔ہادی نے کہا۔

بس اب اچھلو مت۔۔۔وہ پیڑا بناتے ہوئے بولیں۔

بڑی بھابھی کچن میں آتے ہوئے ہادی کی بے چینی دیکھ چکی تھیں ہادی اتنا اتاولہ نہ بنا کر تھوڑا صبر پیدا کر خود میں انہوں نے کہا۔

اچھا بھابھی بڑی بھوک لگی ہے صبح سے ناشتہ کیا ہوا ہے صرف۔۔۔ہادی نے سلاد کی پلیٹ سے کھیرے اٹھاتے ہوئے کہا۔

بڑی بھابھی اب کھانا ڈونگوں میں ڈال کر میز پر رکھتی جا رہی تھیں۔تینوں بھابھیوں نے باری بنا رکھی تھی تو اس کے مطابق کام کرتی تھیں اس لیے خوش اسلوبی سے سارا کام چل رہا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

یہ لو گرما گرم روٹی منجھلی بھابھی نے پہلی روٹی ہادی کو پیش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جگ جگ جیو بھابھی۔۔۔ ہادی نے دعا دیتے ہوئے سالن پلیٹ میں ڈالا اور کھانے لگا۔۔۔

••••~~~••••

احتشام الدین اپنی بیگم کے ساتھ آ چکے تھے نازو نے عشاء کے بعد کھانا لگا دیا تھا اور اب سب کھا رہے تھے نازو تھوڑا سا کھا کر اُٹھ گئی کھانا سب کو پسند آیا تھا ہاجرہ بیگم جو کہ احتشام الدین کی بیگم تھیں انہوں نے تعریف کی۔۔۔ شاہانہ مسکرانے دیں یہ تو نہیں پتا تھا کہ کس طرح صاحبزادی نے منتوں ترلوں کے بعد دستر خوان سجایا تھا۔ پھر امی نے چائے بنالی تھی اور دستر خوان بھی سمیٹ دیا تھا نازورات کو دس بجے بھوک لگنے پر کمرے سے نکلی تو لائٹس آف تھیں۔ مہمان جا چکے تھے اور اماں ابا نماز پڑھ کر سونے لیٹ چکے تھے اُس نے کھانا گرم کیا اور کوک کی بوتل فریج سے نکالے کمرے میں چلی آئی اور کھانے میں مشغول ہو گئی واقعی لذیذ بنا ہے سب کچھ۔۔۔ خود کلامی کرتے ہوئے کھانا انجوائے کرنے لگی۔

www.neweramagazine.com

••••••~~~•••••••

فیصل آباد میں ایک زیر تعمیر کالونی کے ایک مکان میں آئیں تو اس وقت ایک وجود بار بار کھانس رہا تھا یہ وجود کوئی اور نہیں نسرین بیبی کا تھا۔ بیچاری کو کل رات کی آئس کریم کھانا مہنگا پڑ گیا تھا اب برآمدے میں آدھی دھوپ اور آدھی چھاوں میں لیٹی تھی اور ایک بڑے سے رومال سے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بار بار ناک صاف کر رہی تھی اس وقت نسرین اپنے اصلی حلیے میں موجود تھی گندمی رنگت بہت زیادہ سرخ ہو چکی تھی اور ناک سوج گیا تھا۔

یہ لے نسرین قہوہ پی لے کہا تھا نہ کہ اوٹ پٹانگ مت کھائیو، لیکن تو باز نہیں آتی، وہ تیری کسی پنجابی فلم کا سیٹ تھوڑی تھا کہ تو ہیروئن بن کر آئسکریمیں کھاتی رہے اور تجھے کچھ نہ ہو اماں نے قہوے کی پیالی اس کے سرہانے رکھتے ہوئے کہا۔

اماں بس کر دے نسرین کا اکوا ک تو شوق ہے اس کے بھی تم سب دشمن ہو۔۔۔ نسرین نے ہلکی سی آواز میں کہا۔

اماں کی بے اختیار ہنسی نکل گئی کہ زکام نے کس طرح کس کے سارے بل نکال دیئے ہیں۔

اماں مت ہنسو تم پر بھی وقت آئے گا۔۔۔ نسرین نے کہا

میں تیری بیماری پر نہیں تیری اس فقیرنیوں والی حالت پر ہنس رہی ہوں نسرین تو سمجھتی کیوں نہیں۔۔ اماں نے دوبارہ ہنستے ہوئے کہا تھا۔

نسرین نے پاس پڑے ہوئے موبائل کا لاک کھولا اور چہرہ دیکھا اسے اپنے چہرے سے ڈر لگا تھا پھر چپ کر کے قہوہ گھونٹ گھونٹ پینے لگی کیونکہ بولنے کی اس میں ہمت نہیں تھی پرسوں کھائی گئی آئسکریم نے اپنا گہرا اثر دکھایا تھا کل سے ہلکا سا زکام تھا جو کہ آج صبح سے شدید زکام میں بدل چکا تھا۔اماں اب کچن میں ہانڈی بنانے جا چکی تھیں۔۔۔۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

شوکی یونیورسٹی سے آیا تو گھر میں خلاف توقع خاموشی تھی اماں نسرین کہاں گئی ہے اس نے کچن سے نکلتی اماں سے پوچھا۔

کہاں جانا ہے اس نے سوئی ہوئی ہے طبیعت بہت خراب ہے اسکی۔۔۔اماں نے بتایا تھا۔

کیا ہوا ہے؟؟؟شوکی نے پوچھا۔

ہوا کچھ نہیں ہے بس اس آئسکریم کا کمال ہے جو تو اسے کھلانے لے گیا تھا وہ تو جھلی ہے شوکی تیری عقل بھی کیا گھاس چرنے گئی ہوئی تھی۔یہ جاتی سردیوں کے دن ہیں زرا سا ٹھنڈا کھانا بڑا نقصان پہنچاتا ہے۔اماں نے شوکی کو لتاڑا۔

اماں کھانا لگا دو میں بس کھا کر اس کی دوائی لے آتا ہوں۔شوکی نے جرابیں اتارتے ہوئے کہا تھا

اماں باہر چلی گئیں اور دروازہ ہولے ہولے ہوا سے ہل رہا تھا اس بار بڑی ٹھنڈی ہوئیں چل رہی تھیں نومبر کا آغاز تھا۔۔۔۔۔۔

•••••~~••••

ہادی کے ایک دوست کی کچھ دنوں میں شادی تھی تو وہ اسی کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا ابا سے پیسے لیکر خاص شاپنگ کی تھی کرتے اور کاٹن کے جوڑے خریدے تھے اور انہیں درزی کو دے آیا تھا اور اب گھر آکر بھابھیوں کو تفصیل بتا رہا تھا۔

بس تو اب دوبارہ دیور جی کے نخرے شروع ہوں گے۔چھوٹی بھابھی برآمدے میں چنے کی دال سے بھری درمانی سائز کی ٹرے اٹھا کر آتے ہوئے کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بس بھابھی معصوم سادیور ملا ہوا آپکو اپنے شوہر کو دیکھا ہے کیسے نخرے دکھاتے ہیں۔۔۔ہادی نے کہا۔

بس کر دو تمہارے سب سے زیادہ نخرے ہیں۔۔۔ بڑی بھابی سمرین نے چھوٹی بھابھی سمیرا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں کہاں جاؤں میں اب میری بیوی ہوتی نہ تو میں نے کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھنا تھا آپ لوگوں کو۔۔۔ہادی نے کہا تھا۔

آور دونوں بھابھیاں ہنس پڑیں۔

اسی بات کا تو غم تجھے کھائے جا رہا ہے ہادی۔۔۔اندر سے آتی آیت نے کہا تھا۔

بس کر دے چھٹکی تیری شادی اب جلدی کرنی پڑے گی۔۔۔ہادی نے کہا۔

تاکہ تمہاری باری آئے۔۔۔آیت نے کہا تھا۔

جی ہاں۔۔۔ہادی نے کہا تھا اور پھر دوستوں کے پاس جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا۔سرخ پکے اینٹوں والے صحن میں اب دھوپ سمٹتی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

••••~~~•••••

اس وقت خلاف توقع منزہ آپا کے گھر میں سکون تھا چوہدری نواز باہر تھے.بلو کالج اور ببلی سکول منزہ آپا سارے کام نپٹا کر آج جلد ہی کھانا تیار کر چکی تھیں اور اب میکے فون کرنے کا سوچ رہی تھیں کہ اسی اثناء میں نازو نے گیٹ سے اندر قدم رکھا سفید کاٹن کے قمیض شلوار

میں ملبوس بلیک سینڈل پہنے اور بڑی سی چادر میں لپٹے حسین سے وجود کو دیکھ کر منزہ آپا کھل اُٹھیں۔۔۔چوہدری نواز سے بے شک لڑائی تھی لیکن انکے اپنی سسرالی خاندان سے اچھے تعلقات تھے اور سسرال میں تھا ہی کون ساس سسر کب کے اللہ کو پیارے ہو چکے تھے ایک نند ہی تھی بسم اللہ کے ویلے کی بہت ہی نرم مزاج شاہانہ اور انکے شوہر چوہدری معراج نازوان کو بہت پسند تھی اور ساتھ ہی انکی دلی خواہش تھی کہ ہادی کی دلہن نازو بنے لیکن ابھی یہ صرف دل ہی دل میں تھا۔

نازو نے آتے ہی سلام کیا منزہ آپا کھڑی ہو چکی تھیں انہوں نے لپٹا لیا۔۔۔

کافی دنوں بعد چکر لگا نازو بہت یاد آ رہی تھی تمہاری۔۔۔وہ بولیں۔

بس مامی یہی گھر کی مصروفیات وقت ہی نہیں ملا ورنہ میں ضرور آتی۔۔۔۔نازو نے چادر اتارتے ہوئے کہا اب پرپل کلر کا بڑا سا دوپٹہ گلے میں ڈال کر اچھے سے پھیلا لیا تھا لبوں پر لائٹ پنک لپ اسٹک تھی جو کہ بہت بھلی محسوس ہو رہی تھی۔

آپ کو آنا چاہیے تھا نا؟؟ لیکن آپ نہیں آئیں نازو اب باغیچے سے گلاب کا پھول توڑ رہی تھی۔

منزہ آپاں کے باغیچے سے نازو جتنے مرضی پھول توڑ لیتی ان کو کوئی اعتراض نہ تھا اور بھی محلے کے لوگ ان کی اجازت سے توڑ لیتے تھے لیکن سخت پابندی بس شوہر نامدار کے لیے تھی۔نازو اب سلکی سیاہ بالوں میں پھول ٹکا چکی تھی منزہ آپا کچن میں چلی گئی تھیں چاولوں کا پیکٹ نکالا اور جھٹ سے بھگو دیئے اور ساتھ ہی لہسن اور پیاز ٹوکری میں نکال لیے تھے پھر فریج کھول کر

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سبزیوں کے پیچھے چھپائی کوک برآمد کی اور جھٹ پٹ دو گلاسوں میں ڈالی ببلی اور چوہدری نواز کچھ نہیں چھوڑتے تھے کچن میں تو منزہ آپا آئے گئے مہمانوں کے لیے چیزیں چھپا کر رکھتی تھیں اور اس چیز میں کبھی کامیاب ہو جاتی تھیں لیکن اکثر ناکام ہی رہتی تھیں۔نازو اس دوران کچن میں آچکی تھی۔

مامی جو بھی پکا ہے کھالوں گی۔نازو نے پتیلے سے ڈھکن سرکاتے ہوئے کہا۔

تم یہ لو کولڈرنک۔۔۔مامی نے کہا۔

آہ بڑے مزے کی خوشبو آرہی ہے۔نازو نے ماش کی گاڑھی ڈال کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے کہا۔

تم ایک فون ہی کر دیتی میں کچھ اور بنا لیتی آج۔۔۔انہوں نے پیاز چھیلتے ہوئے کہا۔

نہیں بس ٹھیک ہے یہ۔۔۔نازو نے سپ لیا تھا۔

میں چاول ابال لوں گی اور پھر پیاز ادرک اور لہسن کا تڑکہ لگانے کے بعد دال اچار اور سلاد کے ساتھ اچھا دستر خوان بن جائے گا اور ببلو آجائے تو تمہاری پسند کی چیزیں منگوا دیتی ہوں بازار سے۔۔۔منزہ آپا اب خالی گلاس سنک میں دھو رہی تھیں اور نازو چھلے ہوئے لہسن کو ہاون دستے میں کوٹنے لگی۔

گرائنڈر میں پیس لیتیں۔۔۔انہوں نے اب پیاز کاٹنے شروع کر دیئے تھے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے مامی۔۔۔۔ناز واب لہسن پیالی میں نکال چکی تھی لاؤ دو میں اسے دھو لیتی ہوں منزہ بولی تھیں

نازو نے چاول چیک کیے پندرہ منٹ میں نرم ہو چکے تھے کچی بنا سپتی کے چاول تھے اور ایک مشہور کمپنی کے تو کنکر سے پاک تھے۔ٹیکنالوجی نے کتنی ترقی کر لی ہے آج سے پچاس سال پہلے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ چاول پیکٹ میں ملیں گے لیکن اب ایسا ہے انسانی ذہن کچھ بھی کرشمے دکھا سکتا ہے۔

پینتالیس منٹ میں ہی نازو اور منزہ آپا خوشبودار چاول تیار کر کے دم سے اتار چکی تھیں اور دونوں اب ٹی وی لاونج میں موجود تھیں۔

آپ پہلے سے زرا کم لگ رہی ہیں لگتا ہے آج کل ماسی چھٹی پر ہے۔۔۔نازو نے کہا

ہاں بیٹا ہر وقت ہی مصیبت ہوتی ہے ان کی ویسے الحمد اللہ کوئی بیماری نہیں ہے کام میں کر ہی لیتی ہوں بلی اب جھاڑو لگا دیتی ہے میں باقی کام سمیٹ لیتی ہوں کھانا بس دوپہر کو بنتا ہے رات کو سب دودھ یا فروٹ سے کام چلا لیتے ہیں اور یوں چل رہا ہے سب۔۔۔آسمانی رنگ کے کاٹن کے جوڑے میں ملبوس منزہ آپا جچ رہی تھیں گوری رنگت تھی اور ہر وقت لپ اسٹک لگائے وہ اچھی حالت میں ہی پائی جاتی تھیں۔۔۔نازو نے دلچسپی سے ان کا جائزہ لیا تھا۔

کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟انہوں نے کہا تھا۔

دیکھ رہی ہوں کہ ماموں نے آپ کو کتنا خوش رکھا ہوا ہے۔نازو نے ہنستے ہوئے کہا تو منزہ مسکرا دیں۔

ہاں ویسے اچھا آدمی ہے لیکن اس کی زبان کے جوہر اور شجر کاری کے شوق سے عاجز ہوں۔

انہوں نے شکایتی انداز میں کہا۔

نازو نے بے ساختہ قہقہہ لگایا اور وہ مسکرا دی تھیں۔

پتا نہیں بلو کہاں رہ گیا؟؟ اب تک تو آجاتا ہے منزہ آپا نے کہا۔

آجائے گا نازو اب پاؤں پسارے آرام سے بیٹھی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد بلو بیگ کندھے پر ٹکائے بائیک کے آگے شاپروں کا ڈھیر لگائے آموجود ہوا لگتا ہے بلو کو خبر ہو گئی تھی کہ نازو آئی ہے۔منزہ آپا نے کہا اور کھلے دروازے سے باہر چلی گئیں

نازو نے بال سمیٹے اور اب دوپٹہ ٹھیک سے لے کر آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

نازو آپی آپ کب آئیں؟؟؟ السلام و علیکم! بلو نے پیچھے سے آکر فٹ سے سوال کیا اور سلام بعد میں داغا۔

وعلیکم السلام!!! میں بس یہی کوئی دو ہی گھنٹے ہوئے ہیں۔نازو نے اسے غور سے دیکھتے ہو کہا۔

اچھا کیا جو چلی آئیں۔۔۔بلو نے مسکرا کر کہا۔

بلو تمہاری مونچھیں بھی آنا شروع ہو گئیں۔اللہ اتنی جلدی۔۔۔نازو نے ہنستے ہوئے کہا۔

اتنی جلدی کہاں ہے آپی سترہ سال کا ہو جاوں گا اب کے اکتوبر میں۔۔۔بلو نے کہا۔

منزہ آپا کچن سے کھانے پینے کا سامان ٹرے میں لے آئی تھیں۔

میں ذرا یونیفارم چینج کر کے آتا ہوں۔۔۔بلو نے کہا۔

ہاں ٹھیک ہے پھر مل کر کھاتے ہیں۔بلی بھی آجائے جلدی سے بس۔۔۔نازو دھلے ہوئے ہاتھوں کو ٹشو سے صاف کرتی اب ٹیبل کے گرد بیٹھ گئی تھی۔

سموسے پلیٹ میں ڈالے اب دونوں سموسے کھا رہی تھیں۔بلو بھی فریش ہو کر آچکا۔

ابا نے مجھے کال کی کہ وہ بیکری پر سامان خرید چکے ہیں میں جلدی سے ان سے لے لوں۔میں جھٹ سے بائک بھگا کر گیا اور یوں لے آیا۔بلو اب سینڈوچ کھا رہا تھا۔

ہمممم لگتا ہے خبر ہو گئی ہو گی یا شاید نازو کو آتے دیکھا ہو۔منزہ آپا نے کہا۔

چلیں جو بھی ہوا اچھا ہوا۔۔۔نازو نے کہا تھا اور تینوں ہنس دیئے۔

ٹھیک ڈھائی بجے بلی اپنے والد صاحب کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔بیگ ابا نے پکڑ رکھا تھا اور صحت مند سی بلی مٹک مٹک کر آرہی تھی اسکول چونکہ پاس ہی تھا تو چوہدری نواز خود لے آتے تھے یا منزہ آپا اکثر بلو بھی لے آتا تھا آتے ہی چوہدری نواز تو اپنے حصے کے باغیچے میں گھس گئے تھے ان کو یہ باغیچہ جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔

آہ نازو آپی آئی ہیں بلی بھاگ کر نازو سے گلے ملی۔

نازو نے بھی زور کی جھپی ڈالی اور دونوں گال چوم ڈالے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

امی کیا پکایا ہے؟؟؟ بلی نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا کسی بھی قسم کے کھانے کی باقیات ٹی وی لاونج میں نہیں تھی۔

ہاہا سب ختم ہو گیا۔۔۔۔بلو نے کہا۔

بلی اب آنکھیں مٹکا کر ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی نظریں ڈسٹ بن کو گھور آئیں مگر ندارد۔۔۔

پانچویں کلاس کی بچی بہت چٹوری ثابت ہوئی تھی بلو کے بر عکس کھانے پینے کی شوقین۔

نا بلی دال چاول بنے ہیں اُس کے بعد آئسکریم کھائیں گے نازو نے بلی کی پونی کھینچ کر ٹائٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔تو فوراً ہی چہرے کی رونق بحال ہو گئی۔۔۔

اچھا میں یونیفارم چینج کر کے آتی ہوں امی ڈانٹیں گی۔

چوہدری نواز اب صحن کے بیسن سے ہاتھ دھوئے اندر آچکے تھے۔ سفید قمیض شلوار میں پائنچے حسب معمول گھٹنوں سے اوپر تھے اور سر پر رکھی جالی دار ٹوپی اب جیب کے اندر غائب ہو چکی تھی۔

نازو صاحبہ آئی ہیں آج۔۔انہوں نے نازو کے سر پر ہاتھ رکھا۔

نازو احتراماً کھڑی ہو گئی۔

جی آپ نے تو تکلف نہیں کیا لیکن ہم نے سوچا ہم کر لیں۔۔۔نازو نے شوخ لہجے میں کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہاہاہا۔۔۔اُن کا قہقہہ بے اختیار آیا تھا۔میں گیا تھا کسی کام سے تو تمہاری اماں نے کہا نازو ابھی ابھی تمہارے گھر گئی ہے پھر میں نے بلو کو سامان پکڑایا اور یوں کسی کام سے گیا اور اب بلی کو لیکر آیا ہوں۔

جی پہلے اپنے شجر کاری کے حصے کی طرف گئے ہیں سب پودوں کو صحیح سلامت درست حالت میں دیکھ کر پھر بھانجی سے ملنے آئے ہیں واہ بھئی واہ۔۔۔۔نازو نے کہا۔

چوہدری نواز ہنسنے ہی لگے تھے کہ پیچھے سے منزہ آپا نے آکر آواز دی کہ میں دستر خوان لگا چکی ہوں سب ساتھ والے کمرے میں کھانا کھانے آجائیں۔

دیکھو بیٹا یہاں ہنسنے پر بھی پابندی ہے۔۔۔انہوں نے آہستہ سے کہا۔

مامی نے سن لیا تو ابھی آجائیں گی گولہ باری کرنے نازو نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں چلو کھانا کھاتے ہیں۔وہ بولے تھے دستر خوان پر کھانا کھا کر سب اب آئسکریم کھا رہے تھے ایک اچھا دن بخیر و عافیت تمام ہوا تھا پھر شام کو بلو نازو کو گھر چھوڑ کر آیا تو ایک دھماکہ خیز خبر نازو کی منتظر تھی۔

اماں صبح بازار چلی گئی تھیں ان کے آنے پر نازو ماموں کے گھر چلی آئی کل کا کافی کھانا بچ گیا تھا جو دوپہر میں استعمال ہو گیا تھا اب مامی نے ایک ڈونگے میں دال چاول ساتھ دیئے تھے تو نازو رات کے کھانے کی فکر سے آزاد ہو گئی تھی اگر ابا نے کچھ اور کھانا ہوا تو بازار سے لے آئیں گے نازو نے سوچ لیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

شاہانہ بیگم چائے پی رہی تھیں جب نازو نے گھر میں قدم رکھا بلو باہر سے ہی واپس چلا گیا تھا ڈونگہ کچن میں رکھ کے کمرے میں آکر چادر اتاری تو امی آگئیں۔

بیٹا نازو فارغ ہو کوئی کام وام تو نہیں ہے انہوں نے پوچھا۔

نہیں امی مامی نے دال چاول بھیجے ہیں اب رات میں ہانڈی بنانے کا مت کہنا۔۔۔نازو نے کہا۔

نہیں پگلی ہانڈی بن چکی ہے میں نے کریلے گوشت بنایا ہے کچھ دیر پہلے اور روٹیاں بھی بنا کر رکھ دی ہیں۔

نازو کا چہرہ چمک اُٹھا۔

ممانی ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔امی نے پوچھا

تو جواب میں نازو نے سارے دن کی روداد سنادی۔

بیٹا کل تمہارے چچا ایک خاص مقصد کے لیے آئے تھے۔امی پر سوچ لہجے میں گویا ہوئیں۔

اچھا کوئی بزنس کا کام ہو گا۔۔۔نازو نے لاپرواہی سے کہا۔

نہیں وہ رمیز کے لیے تمہارا رشتہ لیکر آئے ہیں۔شاہانہ بیگم نے کہا۔

کیا؟؟؟؟نازو نے زور سے کہا۔

اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔امی نے ٹوکا۔

ہاں لیکن ابا کہاں مانیں گے ہم ارائیں چوہدری اور وہ راجپوت، مجھے نہیں لگتا۔۔۔نازو نے ایک جملے میں بات ختم کی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

واہ میری بیٹی جوڑ توڑ کی ماہر نکلی ایک جملے میں بات ختم کر دی۔۔۔امی نے کہا۔

سچ میں امی دیکھ لینا آپ۔۔۔نازو نے کہا تھ۔

کہیں تیرے دل میں کوئی براجمان تو نہیں نازو۔۔۔شاہانہ بیگم اب لہجے میں خدشات بھرے بیٹی کا خوبصورت چہرہ نظروں میں ٹکائے گویا ہوئی تھیں۔

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔نازو نے فٹ سے جواب دیا۔

شاہانہ بیگم کی نگاہیں بدستور نازو کے چہرے پر جمی تھیں۔

ویسے رمیز اچھا لڑکا ہے۔۔۔نازو نے کہا۔

مجھے ہر لحاظ سے اچھا لگا ہے یہ رشتہ گھر بار دیکھا بھالا بہنیں شادی شدہ صرف تیرے چچا چچی ہیں وہ بھی اچھے مزاج کے ہیں اور گھر بھی پاس ہی ہے اماں نے خوبیاں گنواتے ہوئے کہا۔

بس اماں ہاں ناں تو ابا نے کرنی ہے نازو نے کیچر میں بندھے بالوں کو کھولتے ہوئے کہا۔۔

اُسے حیرانی ہوئی تھی کیونکہ وہ لوگ ارائیں تھے تو رشتہ کسی اور خاندان سے آنا حیرت کی بات تھی آج کل تو یہ عام ہو رہا ہے مگر کچھ لوگ اب بھی ذات برادری سے باہر رشتے طے کرنا اچھا نہیں سمجھتے اور نازو کے ابا ان چند ایک لوگوں میں سے ہی تھے۔

امی اب بات کر کے جا چکی تھیں۔۔۔نازو کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اُس نے جھٹ سے اسماء کو میسج کر دیا اب اسماء فارغ ہو کر میسج دیکھتی تو ہی جواب دیتی۔۔۔۔

رات کو منزہ آپا کو چوہدری نواز نے بتایا کہ منزہ آپاں کے گھر رات کو سب جلدی ہی سو جاتے تھے۔شوہر کے لیے گلاس میں جوس لیکر آئیں تو انہوں نے مسکرا کر بیگم کو دیکھا آو بیگم بیٹھو تمہیں پتا ہے اپنی نازو کا رشتہ آیا ہوا ہے۔چوہدری نواز نے کہا تھا وہ حیران ہو گئیں۔

حیران کیوں ہو رہی ہو؟؟؟انہوں نے پوچھا پر کس کا؟؟منزہ آپا نے فوراً پوچھا۔

اور کس کا آنا تھا بھلا۔۔۔احتشام الدین ڈال کر گیا ہے رشتہ اپنے بیٹے رمیز کے لیے لڑکا پڑھا لکھا ہے۔چٹا سفید،نیک صفت،کھاتے پیتے گھرانے کا ہے اور سب سے بڑی بات احتشام الدین کا بیٹا ہے کہ بھنوئی صاحب جیسا اصولوں کا پکا شخص کشمکش میں ہے کہ انکار کرے یا اقرار۔۔۔

چوہدری نواز نے تفصیلاً بتایا۔

آپکو معراج ماموں نے خود کہا ہے۔منزہ آپا نے اداس سے لہجے میں پوچھا۔

نہیں۔۔۔باجی نے بتایا ہے آج دن میں گیا تھا کسی کام سے۔

لیکن نازو نے تو کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی۔۔۔منزہ آپا نے شوہر کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے پتا ہوتا تو ہی بتاتی رات ہی تو رشتہ ڈالا گیا ہے۔۔۔دن میں وہ ادھر آ گئی تھی اب جا کے باجی نے بتایا ہو گا۔چوہدری نواز نے کہا۔

لیکن آپکو پتا ہے نا میں نے ہادی کے لیے سوچا ہوا ہے نازو کو۔۔۔منزہ آپا نے کہا۔

ہادی بہت اچھا لڑکا ہے لیکن رمیز سے مقابلہ کیا جائے تو کم ہی ہو گا زیادہ نہیں۔۔۔تعلیم صرف ایف اے،ابھی سنجیدہ بھی نہیں ہے۔بڑا سا خاندان ہاں ایک پلس پوائنٹ کے گھر کا بچہ ہے اور

خوشحال گھر سے ہے باقی اپنی ناز واکلوتی ہے بڑی نازک مزاج ہے اتنے بڑے گھر میں گزارا کر سکے گی وہ؟؟؟؟انہوں نے بیگم کے آگے سوال رکھا تھا۔

ہاں تو آج نہیں تو کل سب نے علیحدہ ہونا ہی ہے یہ تو اماں ابا کے جیتے جی سب ساتھ ہیں اور ہادی تعلیم مکمل کرلے تو کہیں سے بھی رمیز سے کم نہیں رہے گا۔۔۔منزہ آپا نے کہا۔

لیکن تم خود سوچو ہادی اور ناز و دونوں مجھے عزیز ہیں لیکن اگر کل کو اپنی بلی کے لیے کوئی ایسا رشتہ آئے تو کیا تمہارا دل مانے گا انکار کو۔۔۔چوہدری نواز نے منزہ آپا کو کٹھرے میں کھڑا کیا تھا۔

ہاں یہ تو ہے لیکن ابھی تو ناز و پڑھ رہی ہے کہاں ابھی شادی ہو گی دو تین سال تک اپنا ہادی بھی اپنے پاؤں پہ کھڑا ہو جائے گا جائے گا۔۔۔منزہ آپا بہن تھیں نا تو باتوں ہی باتوں میں بھائی کی حمایت کر رہی تھیں۔

مجھے تو نہیں لگتا سالے صاحب سدھریں گے۔۔۔وہ اب کمبل اپنے اوپر پھیلاتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

اچھا اب لائٹ آف کر دینا۔وہ منزہ آپا کو سوچ میں چھوڑ کر کہتے ہوئے سو گئے تھے۔

منزہ آپاں کے چہرے پر گہری سوچ کا سایہ تھا آنے والے وقت میں کیا ہونے والا تھا یہ کسی کو نہیں پتا تھا مگر آہٹیں شاید کسی انہونی کی تھیں۔

••••~~••••

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

رات میں نازو اپنا من پسند ڈرامہ دیکھ رہی تھی کہ کسی انجان نمبر سے کال آنا شروع ہوئی تو بار بار ریجیکٹ کرنے پر بھی بند نہ ہوئی نازو کو تھک ہار کر اُٹھانی ہی پڑی لیکن کال آن کرتے ہی اس نے ایک سو بیس کی اسپیڈ میں جو باتیں سنانا شروع کیں کہ اگلا بندہ بوکھلا اُٹھا۔

دیکھیے مس نازنین میں رمیز بات کر رہا ہوں احتشام الدین کا بیٹا جنہیں آپ اپنا چچا مانتی ہیں کوئی لوفر لفنگا گلی کا ٹھرکی نہیں اور میرا رشتہ آیا ہوا ہے آپکی طرف تو ہی کال کی ہے ورنہ آج تک میری طرف سے کوئی نازیبا حرکت کبھی نہیں کی گئی۔۔۔اگلے نے بھی فٹ سے اسی لہجے میں کہا۔

تو مسٹر ابھی صرف رشتہ آیا ہے کوئی منگنی یا نکاح نہیں ہوا ہے جو آپ فون پر لگ گئے ہیں۔۔۔ نازو نے کھری سنائیں۔

جی جی میں نے بھی رومینٹک گفتگو کرنے کے لیے فون نہیں کیا صرف آپ کی رائے جاننے کے لیے کیا ہے۔۔۔رمیز نے اب گھمبیر لہجے میں بات کی تھی۔

ہاں جی تو سنیے میں سیدھی بات کروں گی جو میرے ماں باپ کا فیصلہ وہی نازو کا فیصلہ اور ہاں آج کے بعد مجھے فون مت کیجیے گا اور جو بھی فیصلہ ہو گا اس کو کھلے دل سے قبول کر لیجیے گا۔ نازو نے تیکھے لہجے میں کہا۔

اچھا جی اب فون نہیں آئے گا اللہ حافظ۔۔۔رمیز نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس کے تو پر نکل آئیں ہیں اور کیوں نہیں نکلیں گے یونیورسٹی میں جو پڑھتا ہے شوخا نہ ہو تو۔۔۔ نازو نے خود کلامی کی تھی۔

چلتی ہوئی ٹی وی سے یکدم دلچسپی ختم ہو گئی ٹی وی کو میوٹ پر لگایا ہوا تھا اب اسے آف کر کے کمرے کی لائٹ بند کی اور کھڑکی کھول کر کھڑی ہو گئی ویسا اتنا برا تو نہیں ہے رمیز۔۔۔ لبوں پر مسکراہٹ تھی اور رات لمحہ بہ لمحہ بھیگتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

منزہ آپا نے اگلی صبح ناشتے سے فارغ ہو کر سب بچوں کو بھیج کر میکے فون ملایا۔۔۔ آیت نے اُٹھایا تھا۔

آپا کتنے دن بعد فون کیا آپ نے۔۔۔ سلام و دعا سے پہلے ہی آیت نے جھٹ سے کہا۔

بس مصروفیت اتنی تھی اور تم لوگوں نے کونسا یاد کر لیا ہے۔۔۔ اچھا اماں سے بات کروا دو ضروری کام تھا کچھ۔۔۔ منزہ آپا نے کہا۔

بس بہن سے حال نہ احوال اور ماں کی یاد آ گئی۔۔۔ آیت نے کہا۔

نہیں تم سے بات کرتی ہوں تھوڑی دیر میں آج فراغت ہے میں نے ہانڈی چڑھا دی ہوئی ہے بس بننے والی ہے۔ ابھی اماں سے کروا دو بات۔۔۔۔

ہنہنہہ آپ پھر کہیں گی کہ صفائی وغیرہ کرنی ہے آیت نے کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ارے نہیں میری گڑیا میں لازمی بات کروں گی اور یہ اب اسی ہفتے ہوا ہے ورنہ ہماری دن میں ایک بار تو ضرور بات ہو ہی جاتی ہے۔ منزہ آپا نے پیار سے سمجھایا۔

لیں اماں خود ہی میرے کمرے میں آ گئی ہیں بات کر لیں آیت نے کمرے میں داخل ہوتی حسینہ بیگم کو فون دیا اور بیڈ سے اتر کر پاوں میں جوتے ڈالے اور کچن کی جانب چائے بنانے چل دی اب دھوپ کی تیزی کم ہو گئی تھی سردیاں بس شروع ہونے کو تھیں سرخ اینٹوں والا صحن چمک رہا تھا کسی بھابھی نے شاید رگڑ رگڑ کر جھاڑو لگایا تھا۔

منزہ آپا نے سلام دعا کے بعد رات اپنے میاں کے ساتھ ہونے والی ساری گفتگو ماں کو بتائی تھی حسینہ بیگم کا میکے صرف معراج احمد سے تھا اور اُن کی بھی دلی خواہش تھی کہ نازوان کی بہو بنے وہ بھی فکرمند ہو گئی تھیں میں آج ہی بات کرتی ہوں تمہارے ابا اور ہادی سے وہ جیسے کہتے ہیں وہی کروں گی میں۔۔۔ حسینہ بیگم نے کہا ہلکی سی آہٹ ہوئی تو انہوں نے بات بدل دی۔

آیت ٹرے میں دو چائے کے کپ لیے چلی آئی انہوں نے فون آیت کو پکڑا دیا اور چائے کا کپ لیے اپنے کمرے کی طرف چل دیں جو چند قدم دور تھا۔

چوہدری منظور کمرے میں موجود عینک لگائے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے ساتھ ہی ٹیبل پر بھاپ اُڑاتا چائے کا کپ پڑا تھا جو آیت ابھی رکھ کر گئی تھی۔

آیئے بیگم۔۔۔ حسینہ بیگم کو دیکھتے ہی انہوں نے کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہاں جی میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے آئی ہوں۔۔۔۔موسم کے مطابق اسکن لیلن کے جوڑے میں ملبوس حسینہ بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

آیت نے آپا سے خوب گپ شپ لگائی اور ایک گھنٹے بعد فون رکھا کہ منزہ آپا نے اب گھر کی صفائی کرنی تھی۔۔۔آیت بھی فون رکھ کر اب کمرے کو سمیٹنے لگی تھی اپنے کمرے کی صفائی وہ خود ہی کرتی تھی باقی بھی ہر وقت کسی نا کسی بھابھی کی مدد کرتی پائی جاتی تھی صفائی سے فارغ ہو کر فریش ہو کے کاٹن کے پرنٹڈ جوڑے میں متناسب قد و قامت کی آیت حسین لڑکیوں کی فہرست میں آتی تھی لیکن منزہ آپا حسن کے معاملے میں زیادہ خوش قسمت واقع ہوئی تھیں۔

آیت نے آنکھوں میں کاجل لگایا ہی تھا کہ ہادی کمرے میں داخل ہوا۔

میرا جوڑا جلدی سے استری کر دے آیت!! رات کو ہم دوست رت جگا منا رہے ہیں۔قاسم کی کل مہندی ہے تو ہادی اب بیڈ پر بیٹھ کر ٹی وی کا ریموٹ اُٹھا چکا تھا۔

بس تو جلدی میں رہنا ہر وقت ہادی کے بچے رات کو فنکشن ہے۔آیت نے تلملاتے ہوئے کہا اور جھٹ سے دوپٹہ سر کے گرد لپیٹا ہادی حسب معمول پورا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا اور اب ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی۔

تیرا یہ ہار سنگھار ختم نہیں ہوتا آگے گن کام آئیں گے یہ چونچلے نہیں۔ہادی نے کہا اور ٹی وی آف کر دیا شاید اُسے کچھ اچھا نہیں لگا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

میری فکر نہ کر خود کو دیکھ کوئی بھی لڑکی ویلے نکمے سے بیاہ کے لیے راضی نہیں ہوتی آج کل۔۔۔آیت کہہ کر جھپاک سے کمرے سے نکل گئی اور ہادی اماں ابا کے کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔

اسماء کو آج کل کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔صارم کا فون خراب تھا اور وہ بنوا ہی نہیں رہا تھا پتا نہیں کیا مصیبت تھی چچا کا خاندان اچھا خاصا خوشحال تھا پھر پتا نہیں صارم کو کیا تکلیف پیش تھی اسماء اس لیے فون اُٹھا ہی نہیں رہی تھی۔

اسماء کیا ہوا ہے تجھے؟؟؟ہانڈی نہیں چڑھانی تو نے ایک بج رہا ہے اماں نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

بس اماں آج دل ہی نہیں کچھ پکانے کا ماموں سے کہہ کر کچھ بازار سے منگا لیں۔اسماء نے یہ کہہ کر چادر لپیٹی اور سو گئی۔

آج کل کی لڑکیاں توبہ نخرے آسمانوں پر ہیں۔سسرال جا کر پتا چلے گا ماں تو جیسے دشمن ہے وہ کچن میں داخل ہو گئیں فریج سے قیمہ نکال کر سلیب پر رکھ دیا تھا اور سبزی کی ٹوکری چھری سمیت اُٹھائے ہال میں چلی آئیں جہاں انکی بھابھی پان بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

اسماء رو کر دل کا بوجھ ہلکا کر کے اب سو چکی تھی نیند کتنی خوبصورت چیز ہے ہر دُکھ سے عارضی طور پر آزاد کر دیتی ہے اس لیے تو نیند کو آدھی موت کہا جاتا ہے۔

•••••~~~••••

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کیا؟؟؟؟؟؟ یہ آواز اماں ابا کے کمرے سے آتی ہوئی ہادی کی تھی۔ہادی حیرت کے مارے صوفے سے کھڑا ہو گیا تھا۔

اماں ابا اسے اپنی اور منزہ آپا کی دلی خواہش اور نازو کے آئے ہوئے رشتے کی بابت سب بتا چکے تھے۔

نہیں اس میں حیرانگی کیا ہے ؟؟؟؟ اماں نے پوچھا انہیں بڑا دھچکا لگا تھا ہادی کا رد عمل دیکھ کر۔

نہ اماں نہ نازو جیسی نک چڑی لڑکی نخرہ اس کا آسمانوں پر ہے گھر کا کوئی کام وہ کرتی نہیں ہے چلیں مان لیا جائے کہ میں رشتہ ڈالنے کی حامی بھر لوں لیکن مجھے پورا یقین ہے وہاں سے ناہی ہونی ہے معراج ماموں کے بڑے ہی گہرے تعلقات ہیں اپنے دوست سے اور خواہ مخواہ ہم کیوں گنوائیں اپنی بات کہہ کر۔۔۔ہادی اب دوبارہ سے بیٹھ چکا تھا۔

واہ جی واہ سن رہی ہو حسینہ اپنی اولاد کی گوہر افشانیاں۔۔۔چوہدری منظور نے بیگم کو مخاطب کیا ۔

وہ صدمے میں تھیں کہ ہادی جیسا بظاہر سیدھا سادا سا لڑکا ایسا تجزیہ پیش کر سکتا ہے کیا۔

چوہدری صاحب کے دوسری بار مخاطب کرنے پر انہوں نے نگاہ گھمائی۔

اماں تمہاری بھتیجی ہے تو کیا ہوا؟؟ مجھے لگتا ہے وہ مجھے کوئی خاص پسند نہیں کرتی بس یہیں کہیں قریب ہی رشتہ دیکھ لو اگر اتنی خواہش ہے تو رشتے کی بات چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہادی نے یہ کہہ کر جوتا پاوں میں ڈالا اور کمرے سے باہر نکل آیا پیچھے سے اماں ابا ایک دوسرے کی صورت دیکھتے رہ گئے تھے اب منزہ آپا نے ہی ہادی کو آڑے ہاتھوں لینا تھا۔

عصر تک ہادی کے انکار کی خبر منزہ آپا تک پہنچ چکی تھی اماں نے آیت کو بتا دیا کہ وہ فون پر بہن کو اطلاع کر دے۔منزہ آپا غصے سے بھری بیٹھی تھیں۔ہادی کو کال ملائی پر وہ اُٹھا نہیں رہا تھا۔

چوہدری نواز بیوی کی حالت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

میں نہیں کہتا تھا بیگم تمہارا بھائی کسی معاملے کو سنجیدہ نہیں لیتا۔لو دیکھو لاٹ صاحب نے میری بھانجی کو ٹھکرا دیا ہے۔خود تو جیسے ہیرا ہے نہ وہ۔۔۔نواز احمد نے طنز کیا تھا۔

رہنے دو میاں کم عمر ہے ابھی وہ۔لڑکوں کو کیا خبر رشتوں ناتوں کی۔میں اُسے سمجھاوں گی۔۔۔منزہ آپا نے چادر لپیٹ کر الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔

آور وہ تو تمہارے سمجھانے سے سمجھ جائے گا جیسے۔۔۔انہوں نے لقمہ دیا تھا۔

اگر اب مزید ایک لفظ کہا تو رات کو باہر سے کچھ کھانے کا انتظام کر لینا میں کچن کو لاک کر دوں گی بچوں کو کھانا کھلا کر۔۔۔منزہ آپاں نے دھمکی دی اور یہ ثابت کر دیا کہ گھر عورت کی راجدھانی ہوتا ہے اور کچن اس کی ملکیت جہاں وہ جب چاہے جو چاہے قانون لاگو کر سکتی ہے۔

چوہدری نواز پر یہ دھمکی اثر کر گئی اور وہ اب ریموٹ کی تلاش میں تھے منزہ کمرے سے باہر آگئی تھیں۔

••••~~••••

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہادی اور سب دوستوں نے مل کر قاسم کے ڈیرے پر رت جگا منایا تھا سب خوب ناچے اور قاسم کو بھی نچایا تھا رات کو عشاء کے بعد جو ڈیک چلنا شروع ہوا وہ صبح اذان کے لیے جاتے مولوی صاحب نے بند کروایا اور سب لڑکوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر مسجد لے گئے نماز کے لیے اور اب سب اپنے اپنے گھروں میں دنیا جہاں سے بیگانہ سوئے ہوئے تھے۔

••••~~~••••

منزہ آپاں صبح سے ہادی کا نمبر نجانے کتنی بار ملا چکی تھیں مگر وہ اُٹھا نہیں رہا تھا اور منزہ آپا کے غصے کا گراف بڑھتا جا رہا تھا۔ چوہدری نواز اپنے شجر کاری والے حصے کی صفائی کر کے باہر جا چکے تھے آج انہوں نے زمینوں پر جانا تھا بلآخر ہادی نے فون اُٹھایا تو انہیں سکون آیا تھا۔

آپا وہ نازو کی بچی بڑی ہوشیار ہے ہر وقت تمہاری چمچہ گیری کرتی رہتی ہے اس لیے تمہیں لگتا ہے کہ اپنے چاند سے پیارے بھائی کو قربانی کا بکرا بنا دیا جائے۔ ہادی نے منزہ آپا سے کہا۔

ہادی نازو تجھے کبھی لفٹ جو نہیں کراتی اس لیے تجھے اُس سے چڑ ہے۔۔۔ اپنے آپ میں مگن وہ خوش رہتی ہے منزہ آپا نے کہا۔

www.neweramagazine.com

نہیں آپا وہ اپنے آپکو شہزادی سمجھتی ہے۔ ہادی نے کہا۔

ہادی سدھر جا اچھی لڑکی ہے ہمارے گھر کے لیے اچھا ثابت ہو گی۔۔۔ منزہ آپا نے کہا۔

آپا جو بھی کہہ لو میری طرف سے نا ہے نا ہے نا ہے ہادی نے تین بار انکار کہہ کر جیسے اس بات کو پکا کرنا چاہا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

ہادی مجھ سے بات مت کرنا اب۔۔۔منزہ آپا نے کہا۔

ناراض تو مجھے ہونا چاہیے میری نیند خراب کردی اُس نازو کے پیچھے ہمنہہ۔۔۔ہادی نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور کمبل درست کرکے دوبارہ سوگیا دوسری طرف منزہ آپا دانت پیس رہی تھیں۔۔۔

••••~~••••

اسماء آج خوش تھی صبح صبح صارم کی کال آگئی تھی جس میں اس نے معذرت کی تھی کہ مصروفیت کی وجہ سے وہ فون ٹھیک نہیں کرواسکا اور دوسری خبر اس نے بڑی بہن کی شادی کی سنائی تھی کہ جلد ہی سعدیہ کی شادی کی تاریخ رکھی جائے گی اسماء بہت خوش تھی کیونکہ بزرگوں کے درمیان پہلے سے ہی طے پاگیا تھا کہ سعدیہ باجی کی شادی کے بعد ہی اسماء اور صارم کی شادی ہوگی اس لیے اس نے آج نہا دھو کر نیا جوڑا بھی پہنا تھا اور بارے بجے تک دوپہر کا کھانا بھی بنالیا تھا

اور اب ہولے ہولے عاطف اسلم کا گانا گنگنارہی تھی اور سلاد کے لیے کھیرے کاٹ رہی تھی ایک فون کال نے کتنے دنوں سے طبیعت پر چھائی بیزاری کو ختم کردیا تھا۔واہ رے محبت!!! تیری مہربانیاں تو کیسے اچھے اچھوں کو سیدھا کیے رکھتی ہے محبت کے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ہر فرد تیرے تابع ہے تیرے پاس ایک سحر ہے جو دودل والوں کو جکڑلیتا ہے اور تیرے نقش

قدم پر چلتے چلتے کبھی کوئی وصل کو پالیتا ہے تو کوئی ہجر کاٹتا ہے سب تیرا قصور ہے اے محبت

••••~~•••

موسم نازو پر بھی خاصا اثرانداز ہو چکا تھا آج دوپہر میں بر گر کے ساتھ پی گئی کوک نے جیسے ناک کورواں کر دیا تھا ٹشو کا ایک رول ختم ہو چکا تھا امی ماتھے ناک اور گلے پر وکس لگا کر جا چکی تھیں دوائی لینے کے بعد اُس پر ہلکی ہلکی غنودگی چھا رہی تھی-----------

••••~~•••

نسرین چار دن بعد مکمل صحت یاب ہو گئی تھی تو آج اس نے نہا دھو کر شوخ گلابی لباس پہن رکھا تھا اور ساتھ میچنگ لپ اسٹک گھر میں پنجابی گانے دوبارہ سے لگ چکے تھے ابھی وہ دوپٹہ کمر کے گرد کس کر ڈانس کرنے کے لیے پلنگ سے اتری ہی تھی کہ فون بج اُٹھا۔ نسرین نے فون اُٹھا لیا اور ڈیک بند کر دیا تھا۔

سمرین چوہدری منظور کی منجھلی بہو تھی اور نسرین کی بڑی بہن تو اس کا فون تھا سمرین سے بات چیت کر کے نسرین اماں کو کچن میں فون دے آئی اور اب آنکھوں کا کاجل مزید گہرا کر کر ڈانس شروع کر دیا تھا اور کمرے کا دروازہ بند کرنا نہیں بھولی تھی کیونکہ شوکی بہت ناراض ہوتا تھا اُس کے یوں ناچنے گانے پر۔

ماہی آوے گا------

ماہی آوے گا۔۔۔۔۔۔

میں پھلاں نال دھرتی سجاواں گی۔۔۔

دنیا تو نسرین جیسے لوگوں کی ہے کھایا، پیا، بنا سنورا ماہیے ٹپے گائے اچھل کود کی اور سو گیا ذرا سا بھی پریشانی کا عنصر دنیا میں نہیں تھا جو نسرین کو پریشان کرتا البتہ نسرین دوسروں کو پریشان اور ناک کی حد تک عاجز کر دینے والے اوصاف سے مالا مال تھی جس کا اُس کو پوری طرح اندازہ تھا

۔۔۔۔۔۔

••••~~••••

قاسم کی شادی ختم ہو گئی تھی مگر اس میں ایک شوخ لڑکی شبنم ہادی کو پسند آچکی تھی اور وہ شبنم کا ندیم بننے کے لیے بے قرار تھا اماں ابا کو ضد کر کے اُس نے منا ہی لیا تھا لیکن درمیان میں رُکاوٹ صرف منزہ آپا تھیں اور آیت بھی۔ہادی دونوں بہنوں سے بہت چڑا ہوا تھا یہاں تک کہ چوہدری نواز کو فون لگا دیا کہ منزہ آپا دن رات فون کر کے اُسے نازو کے لیے منا رہی ہیں لیکن وہ نازو سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔وجہ تو نواز احمد کو پتا تھی اس لیے زیادہ نہیں کرید ا اور اُسے کہہ دیا کہ وہ بیگم کو لیکر آئیں گے ہادی بس منگنی کی تیاریاں شروع کرے۔

بھابیوں کو بھی فکر لگی ہوئی تھی کہ گھر میں آج کل کیا کھچڑی پک رہی ہے جو چھوٹے دیور جی دن رات ماں باپ کے گھٹنوں سے لگے بیٹھے ہیں۔کنیز اور سمیرا کا تو ظاہر و باطن ایک تھا مگر سمرین میٹھی چھری تھی باہر سے میٹھی اندر سے کینہ رکھنے والی وہ چاہتی تھی کہ نسرین اس گھر

میں آئے تا کہ اس کے قدم جم جائیں وہی روایتی سوچ مگر نسرین کے طور اطوار جو تھے وہ اس گھر میں کسی کو پسند نہیں تھے اسکی اماں بھی یہی چاہتی تھیں اور نسرین کی رال تو ویسے بھی ٹپک پڑتی تھی ہر اچھی چیز پر اُسے ہادی سے زیادہ آسائشوں کا ہو کا تھا ایک شو کی ہی تھا گھر میں ڈھنگ کا بندہ۔ باپ تو ایک ایکسیڈنٹ میں فوت ہو چکا تھا اب آنے والے دنوں میں کیا ہونے والا تھا یہ تو ابھی ظاہر نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

••••~~~•••

معراج صاحب اپنے کمرے میں موجود گہری سوچ میں تھے چہرے پر سنجید گی کا سایہ تھا شاہانہ بیگم کب سے چائے رکھ کر گئیں جو کہ اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ رمیز کا رشتہ بہت ہی اچھا تھا ان کی نازو کے شایان شان اور مانگنے والے بہت چاہت سے مانگ رہے تھے بس ذات پات کا چکر تھا جو معراج صاحب کو الجھائے ہوئے تھا وہ روشن خیال شخص تھے مگر اس معاملے میں وہی سوچ کہ چلو برادری سے باہر ہو جائے تو ٹھیک لیکن ذات ایک ہی ہونی چاہیے احتشام الدین کا ایک بار فون آچکا تھا لیکن انہوں نے مزید وقت مانگ لیا تھا۔ شاہانہ بیگم کا ووٹ رمیز کی طرف پہلے دن سے تھا اور نازو نے سب ابا پر چھوڑا ہوا تھا اب کیا فیصلہ ہونا تھا یہ تو وقت آنے پر ہی پتا چلنا تھا۔۔۔۔۔۔

•••••~~••••

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ساہیوال میں اس وقت چوہدری منظور اور حسینہ بیگم شبنم کے گھر موجود تھے اور رشتہ ڈال چکے تھے جس کا شبنم کے گھر والوں نے خوشدلی سے خیر مقدم کیا تھا اور امید تھی کہ چند دنوں میں ہاں ہو جانی تھی۔

شبنم بھی ارائیوں کے خاندان سے تھی اور دور پار کا کوئی رشتہ بھی نکلتا تھا تو یوں اماں ابا آسانی سے مان گئے تھے۔

شبنم نازک سی بہت ہی گوری رنگت والی لڑکی تھی ہادی کو تو آج کل وہ آسمانی پری لگ رہی تھی لیکن شبنم کو پھیکا شلجم کہا جائے تو ٹھیک رہے گا حد سے زیادہ گوری رنگت اور عام سے نقوش والی شبنم کی اداوں نے ہادی کے دل کو جکڑ لیا تھا کہ وہ اس گوڑی چمڑی کو بہت ہی خوبصورت سی ناز و پر فوقیت دے رہا تھا اور جانے کیا کھیل تھا نصیب کا کہ سب بہت اچانک ہو رہا تھا۔

•••••~~•••••

نسرین کے گھر میں اس وقت اماں نے اودھم مچار کھا تھا شوکی یونیورسٹی سے آکر اماں سے بحث کر رہا تھا لیکن وہ اپنا دس سے پندرہ دنوں کا سامان بڑے سے بیگ میں ڈالے جا رہی تھی اور مسلسل یہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ سمرین کے پاس جا رہی ہے اس کی طبیعت خراب ہے۔

اماں اس کا بھرا پرا سسرال ہے شوہر قدر دان ہے تمہاری کیا ضرورت پیچھے میرے لیے کھانا کون بنائے گا؟؟؟؟ شوکی سوالیہ نظروں سے اماں کو تک رہا تھا۔

ہاں اپنی پھوپھی شمع کے گھر رک جانا اس کے لڑکے ساجد کے ساتھ کچھ دن گھر کو تالا ڈال دینا۔۔۔اماں کے پاس شوکی کے پانی روٹی کا حل موجود تھا۔

اماں تم نسرین کو بھی ساتھ لیکر جا رہی ہو؟؟؟شوکی نے اپنے بال نوچے تھے۔

ہاں تو اور کیا؟؟؟جوان جہاں لڑکی کو اکیلا چھوڑ جاؤں نا بھئی اپنا جگرا نہیں ہے یہ۔۔۔اماں نے بیگ کی زپ بند کی اور چار پائی پر بیٹھ گئی۔

وہ جو تو جوان جہاں بیٹی کو سمرین کے گھر اس کے ہر بچے کی پیدائش سے پہلے بھیجتی ہے وہاں تیرا جگرا کرتا ہے کیا؟؟؟شوکی نے چمک کر کہا۔

وہاں سمرین ہوتی ہے اس کی حفاظت کے واسطے۔۔۔اماں نے جواز پیش کیا۔

وہ سمرین جو ہل کر پانی بھی نہیں پی سکتی کئی کئی ماہ وہ حفاظت کرتی ہے تمہاری اس چھمک چھلو نسرین کی۔۔۔شوکی غصے سے بولا۔

تو کیا منظور بھائی کے لڑکے آوارہ ہیں جو ہر وقت نسرین پر نظریں رکھی جائیں اور تو اپنی بہن کے لیے کیسے لفظ استعمال کر رہا ہے شوکی تیرے دیدوں کا پانی مر گیا ہے۔اماں نے آنکھیں نکالیں۔

اماں منظور چچا مذہبی قسم کے آدمی ان کو نہیں پسند کے ایک کنواری لڑکی ان کے ہاں اتنے اتنے دن رہے اور وہ بھی پورے گھر میں دندنانے والی پھرکی کی طرح گھومنے والی نسرین انہوں نے کبھی کہا نہیں ہے لیکن میں جانتا ہوں سمرین کے سسرال والوں کو۔۔۔شوکی نے کہا۔

ہنہہ مجھے نہ پڑھا۔۔۔اماں نے منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اماں اگر تو نسرین کو ساتھ لیکر گئی تو میں تجھ سے بات نہیں کروں گا شمع پھوپھی رہ لے گی یہاں بس ساجد یہاں سے کھا پی لیا کرے گا۔۔۔شوکی نے کہا۔

نہ میں کیوں اُس پھاپھا کٹنی شمع کے حوالے اپنی گھر گرہستی کر کے جاوں میری بچی پر کوئی تعویز کر دے تو کیا کروں گی میں۔۔۔نسیم نے تیز لہجے میں کہا۔

بس تم نہیں سمجھنے والی اماں جو دل چاہے کرو ایک دن تم پچھتاو گی اپنی ان عادتوں پر۔۔۔شوکی نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

بڑا آیا ماں کو سبق پڑھائے گا اب۔۔۔اماں نے ہولے سے کہا اور نسرین کو آواز دی بارہ بجے ڈیو کی ٹکٹ اماں اڈے پر جا کر کرا آئی تھی اور اب گیارہ بج رہے تھے کھا پی کر انہوں نے نکل جانا تھا اور وہاں شام کے بعد ہی پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

••••~~••••

نازو اسماء سے سخت ناراض تھی اور اب اس کے کسی فون یا میسج کا جواب نہیں دے رہی تھی وہ شیشے کے سامنے بیٹھی ریشمی بالوں کو برش کر رہی تھی کہ اماں نے پکارا تھا۔

آئی اماں۔۔۔نازو نے بالوں کا جوڑا بنایا اور باہر صحن میں آ گئی وہاں آ کر فوراً صحن میں لگے بیسن سے ہاتھ دھوئے پانی اب ذرا ٹھنڈا محسوس ہوتا تھا کہ نومبر کا وسط تھا۔

تمہارے ابا بتا رہے تھے کہ حسینہ کے چھوٹے لڑکے عبدالہادی کا رشتہ طے ہو گیا ہے ایک ہفتے بعد منگنی ہے۔اماں نے بتایا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اچھا مزہ آئے گا پھر تو ساہیوال جائیں گے منزہ مامی اور ہم سب۔۔۔نازو نے خوشی سے کہا۔

ہاں لیکن منزہ راضی نہیں ہے۔اماں نے سویٹر بنتے ہوئے کہا۔

لیکن کیوں؟؟؟؟نازو نے پوچھا تھا۔

بس اسے وہ لڑکی شبنم پسند نہیں آئی۔۔۔اماں نے بتایا۔

ویسے دیکھا ہوا تو میں نے بھی نہیں منظور بھائی کے دور کے رشتے داروں میں سے ہے وہ۔سنا ہے کہ گوری رنگت کی دبلی پتلی سہ لڑکی ہے۔اماں نے تفصیلاً بتایا۔

مامی کا لاڈلا ہے ہادی مامی تو ضرور جائے گی۔نازو نے اب سرخ دھاگے کو انگلی کے گرد لپٹا تھا۔

ہاں جائے گی تم بازار چلی جانا منزہ کے ساتھ جو خریدنا ہو وہ خرید لینا۔۔۔امی نے مزید کہا۔

آہ بڑا مزہ آئے گا سچی امی نازو نے امی کو گلے لگا لیا اور شاہانہ بیگم بیٹی کی گرم جوشی پر مسکرا رہی تھیں صحن میں دھوپ اب کم ہو رہی تھی اور ہلکی ہلکی سی ہوا چلنا شروع ہو گئی تھی۔۔

\-----------

ہفتہ یوں پر لگا کر گزرا تیاریوں میں کہ پتا ہی نہ چلا منگنی سے ایک دن پہلے سب ساتھ ہی روانہ ہوئے منزہ آپا کا منہ بنا ہوا تھا لیکن وہ صرف ماں باپ کی وجہ سے جا رہی تھیں کہ نی جانے سے خاندان میں بدنامی ہوتی منزہ آپاں ماں باپ کی عزت کو مقدم رکھنے والی بیٹیوں میں سے تھیں لیکن وہ ہادی کو آڑے ہاتھوں لیں گی یہ دل ہی دل میں ٹھان چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ایک ہفتے سے اماں نے شوکی کے ساتھ منہ بنایا ہوا تھا اُس دن اماں اور نسرین رکشے پر اڈے گئیں تو وہاں سے بس پہلے ہی روانہ ہو چکی تھی کیونکہ شوکی نے پہلے اماں سے کھانا بنوایا اور پھر رکشہ کروا کے دیا تھا نسیم بیگم کا ارداہ تو رات کا فریج میں رکھا سالن استعمال کرنے کا تھا لیکن شوکی کی وہی رٹ کہ کھانا تازہ بناؤ گی تو گھر سے باہر نکلنے دوں گا تو اماں کو بنانا پڑ گیا۔

اب شوکی کی گنگناہٹ عروج پر تھی جبکہ اماں اور نسرین کے منہ بنے ہوئے تھے اور تو اور یہ دونوں اب ہادی کہ منگنی پر بھی نہیں جا رہی تھیں۔ سمرین فون پر فون کر رہی تھی مگر اماں کی ایک ہی بات تھی نا اب نہیں آسکتی۔

نسرین کو بڑا افسوس ہوا تھا یہ سن کر کہ ہادی بھی اب گیا ہاتھ سے۔ہائے نی نسرین تیری قسمت ہی ماڑی ہے جس منڈے کی طرف تو نے نگاہ کی ہے تاریخ گواہ ہے اُس منڈے کا دنوں میں ویا ہوا ہے ہائے وہ نجمہ کا بھائی لیاقت سوہنڑا منڈا، شمع پھوپھی کا ساجد اچھا کمانے والا اور پچھلے محلے کا وہ پٹھان شاہ زمان ہائے نی نسرین بیٹھ کر اپنی قسمت کو رو نسرین!! خود کو کوستے کوستے وہ سو گئی اس بات سے بے خبر کے مستقبل میں اس کی عنقریب لاٹری نکلنے والی تھی لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں ناازل سے ناشکرے جھولی میں جتنا کچھ بھی ڈال دیا جائے ہمیشہ سے مزید کی تمنا کرنے والے تو نسرین ان ناشکرے لوگوں کی جماعت میں سب سے اول آنے کا ریکارڈ بنانے والی تھی۔۔۔

●●●●~~~●●●●●

Copyright by New Era Magazine

شبنم کے تو وارے نیارے ہو گئے تھے اُسے پتا ہی نہیں تھا کہ ہادی کب اس پر دل ہار بیٹھا ہے قاسم کی بہن شبنم کی پکی سہیلی تھی تو یوں قاسم کی شادی میں شبنم پیش پیش تھی اس بار اس کا دھیان ماہیے ٹپے گانے میں ہی تھا کیونکہ پچھلی دفعہ اماں سے اتنی مار کھا چکی تھی کہ اب توبہ تائب ہو چکی تھی کہ کسی منڈے کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھے گی شبنم اپنے آپکو فلم اسٹار شبنم ہی سمجھتی تھی اور کافی لڑکوں سے آنکھ مٹکا کر چکی تھی ہاں بات ابھی اشاروں کنائیوں میں ہوتی کہ اماں کو خبر ہو جاتی یا شبنم کے کمرے سے لکھے ہوئے خط اماں برآمد کر لیتی تھیں پھر دروازہ بند کر کے وہ مار لگاتیں اس لیے شبنم کچھ حد میں تھی ورنہ تو نجانے اب تک کیا کر چکی ہوتی اس لیے بات دبی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

•••••~~••••

ہادی بہت خوش تھا اک ہفتے میں اُس نے نجانے ندیم کی کتنی فلمیں دیکھ ڈالی تھیں۔آیت آتے جاتے ٹوک مار جاتی مگر سب بے سود تھا اس بات سے بے خبر کہ وہ ندیم نہیں بلکہ شبنم کے ہاتھوں الو بننے والا تھا۔۔

کنیز اور چھوٹی بھابھی سمیرا دونوں تو بہت خوش تھیں لیکن منجھلی بھابھی سمرین کے اندر تو آگ لگی ہوئی تھی اس کا سالوں کا سپنا پل بھر میں تباہ ہو گیا تھا۔یہ تو اس کے ہاں بچہ آنے والا تھا تو ہی اس کے چڑچڑے پن کو سب خراب طبیعت سے جوڑ رہے تھے اماں اور نسرین بھی نہیں آرہی

تھیں اس بات نے تو اس کے اندر آتش فشاں کو جنم دے دیا تھا جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا تھا

••••~~••••

جمعے کی شام کو پاکپتن کا قافلہ ساہیوال پہنچ چکا تھا اور سب نے نہایت جوش و خروش سے استقبال کیا تھا منگنی کل دن میں تھی اور اتوار کو عصر کے وقت پاکپتن واپسی تھی۔۔۔۔۔۔۔

••••~~••••

اتنے دنوں بعد اس نے الماری کو سیٹ کیا تھا تو وہاں سے پرانا البم نکلا تھا ہر تصویر یادوں کا ایک جہاں اپنے اندر بسائے وقت کی تیزی سے لی گئی کروٹ کو بیان کر رہی تھی اس کے لبوں سے آہ نکلی' پھر اس نے البم دوبارہ واپس رکھ دیا تھا اور واش روم وضو کرنے چل دی آج کتنے مہینوں بعد وہ سجدہ ریز ہونے والی تھی شاید خدا کو اُس پر رحم آ گیا تھا شاید اس کی آزمائش اب آسان ہو گئی تھی شاید اب زندگی کا بدترین دور ختم ہونے والا تھا۔

www.neweramagazine.com

گھر میں رونق میلا لگا ہوا تھا۔ہادی بہت خوش تھا۔نازو منزہ آپاں اور ہادی کے درمیان چھڑی سرد جنگ سے انجان تھی۔لیکن اتنا ضرور جانتی کہ ہادی اکھڑا اکھڑا رہتا ہے اسے کوئی خاص پسند نہیں کرتا۔وہ خوشی خوشی ہر چیز میں شریک تھی۔نومبر ختم ہونے کو تھا اور دسمبر کی آمد آمد تھی۔۔۔۔۔۔

"اماں !اب بھی وقت ہے،سوچ لو" منزہ آپا ں اماں کے کمرے میں لیٹے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"میں کیا سوچوں جس نے زندگی گزارنی اس کی مرضی......"

'اماں ہادی سے ناراض لگتی تھیں۔ان کا دل بہت دکھا تھا لیکن وہ اولاد کی خوشی کو مقدم رکھنے والی ماں تھیں۔ان کے ذہن میں یہ کبھی نہیں آیا تھا کہ روایتی مشرقی ماوں کی طرح بیماری کا بہانہ کر کے اولاد کی مرضی کے بغیر ہی اپنی منوائی جائے'۔

"ہنہہ ...."

'منزہ آپاں نے اب منہ پر دوپٹہ ڈال لیا تھا۔یہ شدید ناراضگی کا اظہار تھا اماں تاسف سے سر ہلا کر رہ گئیں'۔

منگنی کا دن آن پہنچا تھا۔'ہادی سفید کلف لگا کرتا پہنے اپنی طرف سے ندیم بنا ہوا تھا اور ساتھ ہی ساتھ فلمی گانوں کی گنگناہٹ جاری تھی۔ہادی کے پاوں گویا زمین پر ٹک ہی نہیں رہے تھے'۔

خمار چھایا ہے

اس کی زلف کا سایہ

دل و جان پر

بن آیا ہے....

www.neweramagazine.com

"آئے ہائے کتنی سوہنڑی ہے شبنم، آج سے میری منگ بن جائے گی۔ہائے پورے ساہیوال میں ایسی سوہنڑی کڑی نہیں ملے گی" ۔

ہادی نے مونچھوں کو آئینے میں درست کرتے ہوئے خود کلامی کی۔

آج کل وہ داڑھی نہیں رکھ رہا تھا۔بس بل دار مونچھیں نمایاں تھیں۔۔۔

"وے ! زیادہ شوخانہ ہو" ، آیت نے ہادی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

وہ گلابی جوڑا پہنے گلابی شام سی لگ رہی تھی۔

ہادی نے اسے مسکرا کر دیکھا اور پھر سیٹ کیے ہوئے بال دوبارہ سیٹ کرنے لگا آیت اب اپنی مطلوبہ چیز لیکر جا چکی تھی۔

'شبنم کو انگوٹھی پہنائی جا چکی تھی ہادی نے اماں سے ضد کر کے خود پہنائی تھی۔

دیکھ "! ناگن کیسے خوش ہوئی جا رہی ہے" "شبنم کو کسی بات پر مسکراتے دیکھ کر منزہ آپاں نے آیت کے کان میں سرگوشی کی" ۔

"بس آپا! گورا رنگ اور لمبے بالوں کے علاوہ کیا خوبی ہے اس رنگ برنگی تتلی میں جو ہمارا ہادی پاگل ہوا پڑا ہے"؟؟؟ آیت نے سوالیہ نظروں سے بہن کو دیکھا۔

آہ ' منزہ آپاں نے ٹھنڈی سانس لی اور خاموش ہو گئیں۔

شبنم نے اپنی پسند کا جوڑا بنوایا تھا۔جس میں تین کلر نمایاں تھے اس طرح سے واقعی وہ رنگ برنگی تتلی لگ رہی تھی۔خوشی نے تو اس کے چہرے کا احاطہ کر لیا تھا۔لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

جیسی نیت ویسا پھل 'تو شبنم کو جلد ہی اپنی نیت کا پھل ملنے والا تھا ،اور شاید یہ خوشی عارضی تھی۔۔۔۔۔

گھر واپسی پر ہادی نے سب کو کمرے میں اکٹھا کیا اور کیا دھمال ڈالا۔ منزہ آپاں بھی مصنوعی مسکراہٹ سجے چہرے کے ساتھ موجود تھیں، لیکن جلد ہی آیت کے کمرے میں آ گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

"آہ بیگم !!! موڈ تو آپکا ایسا ہے جیسے ابھی کچا چبا ڈالیں گی کسی کو" چوہدری نواز منزہ آپاں کے پاس چلے آئے۔

"منزہ آپاں نے سر تا پا مجازی خدا کو گھورا "اور پھر سامنے دیکھنے لگیں۔

"اب خاموشی کی موت تو نہ مارو بیگم " وہ پھر گویا ہوئے۔

میاں تمہارے زبان میں بہت کھجلی ہو رہی ہے جاو کسی اور کے ساتھ چونچیں لڑاو مجھے بخش دو ' منزہ آپاں گویا ہوئیں۔

بیگم تمہارے علاوہ کسی اور سے لڑنے کا مزہ کہاں آتا ہے' وہ اب کان کھجاتے ہوئے بولے تھے ۔

بس ' چپ کر جاو' وہ اب اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

کیا ہوا نواز بھائی' ہادی چلا آیا

www.neweramagazine.com

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کچھ نہیں میاں بس بیگم کا موڈ خراب ہے'خاموش ہے تمہاری آپاں 'وہ بولے تھے۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے'ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

بس بیگم خاموش اچھی نہیں لگتی'انہوں نے کہا تھا۔۔۔

معراج صاحب یہاں حسینہ بیگم اور ان کے شوہر سے نازو کے رشتے کے بارے میں بات کر چکے تھے ' ان لوگوں نے یہی کہا تھا کہ سوچ بچار کے بعد ہی کوئی قدم اُٹھایا جائے تو بہتر ہو گا،لیکن حسینہ بہت اداس تھیں نازو کو بہو بنانا ان کی دلی خواہش تھی۔

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا جب سے وہ نماز پڑھنے لگی تھی،اس کا دل کچھ سکون پا رہا تھا،اسے نہیں پتا تھا کہ وہ مجازی سے حقیقی عشق کی طرف جانے والی ہے،آج کل وہ اپنے آپکو ملامت کر رہی تھی کہ اب تک کی زندگی میں اس نے کیا کیا ہے،لیکن اللہ نے اُسے چن لیا تھا ایک بہت ہی اچھے مقصد کے لیے جس کا اُسے ابھی اندازہ نہیں تھا۔۔

عشق جدوں ہو جاوے

اے جندڑی خالی ہو جاندی

دل پیاسے ساہ لیندا

انکھ اجڑ جاندی

روم روم وچ اداسی گھر کر لیندی

جدوں محبوب نظر نہ آوے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اودی اک نظر وچ دنیا وسدی

جھیڑا ویکھ کہ وی

راضی نیں سانوں

عشق جدوں ہو جاوے

ٹھڈے ساہ ہر دم آندے نے

بیبا پریت کدی نہ لاویں

دل ہر سو روندا اے

تے انکھ ہر ویلے بھر جاندی۔۔

عشق نے لٹیا سوہنی نوں

صاحبہ وی تے امر ہوئی

تاج محل ایویں نیں بڑیاں

داڑھی عشق آتش اے ہوندی

نہ انکھ لگدی راتاں نوں

نہ دن کٹدے محبوب بنا

اے ہستی مک جاندی ہے

اے جندڑی رل جاندی ہے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

عشق جدوں ہو جاوے

بیبا پریت کدی نہ لاویں --

دل ہر دم اجڑار ہندا--

لوکی وی مخول بنالیندے

اے دل کسی تے آجاوے

او سنگدل ہر جائی بن جاندا

لکھ ساہ وار یے

لکھ منتاں کریے

اس نوں لکھ پروا نیں ہوندی

عشق جدوں ہو جاوے

اے جندڑی خالی ہو جاندی اے

دل دھاڑاں مار کے روندا اے

ول ول محبوب دے خیال آندے

نہ بھک لگدی نا پیاس لگدی

اک محبوب لگدا

تے ول ول لگدا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بیبا پریت کدی نہ لاویں

سوہنی دا کل وی گھڑا کچیا سی

تے اج وی گھڑا کچا اے۔۔۔۔۔

بیبا پریت کدی نہ لاویں۔۔۔۔۔

بیبا پریت کدی نہ لاویں۔۔۔۔۔۔۔

'رمیز نازو کو جانتا تو بچپن سے تھا، لیکن لڑکپن میں داخل ہوتے کے ساتھ ہی اس کا داخلہ معراج چوہدری کے گھر بند ہو گیا تھا۔وہ تبلیغی جماعت سے منسلک تھے، تو اس وجہ سے احتشام الدین بھی احتیاط کرتے۔کچھ دینا دلانا ہوتا تو رمیز دروازے سے ہی واپس چلا جاتا۔شاہانہ اس کی شرافت کی قائل تھیں۔رمیز کو سو فیصد امید تھی کہ نازو اسی کو ملے گی'۔"اماں معراج چچا خاموش کیوں ہیں؟ اب تک، جواب کیوں نہیں دے رہے"؟...

رمیز نے سوالات کر کر کے اماں کا سر کھا رکھا تھا۔

"جھلا ہے رمیز تو ..."

'بیٹی والے ہیں، ایسے تھوڑی ناہاں کر دیں گے۔چاہے اگلا دیکھا بھالا ہی کیوں نہ ہو بندہ سوچ وچار تو کرتا ہے نا، اماں نے تفصیلی جواب دیا تھا'۔

"ہاں پر انکار نہ کر دیں چچا ...."تشویش بھرے لہجے میں رمیز نے کہا۔

'جب سے رشتے کی بات چلی تھی تب سے ہی نازو اس کے دل میں کھبی جا رہی تھی۔ وہ دن رات نا زو کو سوچنے لگا تھا۔ اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ دلہن بنا کر اسے لے آئے۔ یہ سب اچانک ہی ہوا تھا جیسے کہ واردات ہوتی ہے۔ بس رمیز بیچارے کا دل اس کا نہیں رہا تھا وہ نازو کا ہو گیا تھا۔

'ساہیوال واپسی کے بعد سے منزہ آپاں بہت اداس تھیں، گم سم سی، چپ چپ سی تھیں۔ کسی سے رابطہ بھی نہیں کیا تھا۔ چوہدری نواز کے آج کل دن پھیکے سیٹے سے تھے۔ بیگم سے زرا سی نوک جھونک ہی تو ان کی زندگی میں بہار کیے رکھتی تھی۔ اب تو وہ بھی نہ تھی۔ آج کل تو باغیچے کے پھول بھی اداس تھے۔ منزہ آپاں نہ ان کو پانی دے رہی تھیں، نہ اضافی جڑیں کاٹ رہی تھیں'۔ بیگم تم خاموش اچھینھیں لگتی ہو ..."نواز صاحب سے رہا نا گیا، تو اظہار کر بیٹھے۔

'منزہ آپاں نے گھور کر دیکھا تھا اور کپڑے استری کرنے لگی تھیں'۔

'وہ گئے اور باغیچے سے پھول توڑ کر گلدستہ بنا لائے۔ اور بیگم کی خدمت میں پیش کیا'۔

' منزہ آپاں نے حیرانگی سے دیکھا۔ وہ اب کپڑے ہینگر میں ڈال کر الماری میں رکھ رہی تھیں'۔

"اب بولو بھی کچھ ...."وہ اصرار پر اترے۔

"رہنے دو میاں ...."جب پیار جتانے کا وقت تھا، اس وقت تو سارا دن تبلیغی جماعت اور میلادوں میں مصروف رہتے تھے۔اب کب کی عمر ڈھل گئی،تو کنوارے لڑکوں کا شوق چرا نے لگا۔منزہ آپاں نے زبان کھول ہی دی تھی۔

"شکر ہے میرے مولا ....!"

انہوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی۔

"اچھا گلدستہ تو بڑا اچھا بنایا ہے ....."

پھولوں کو دیکھتے ہوئے کہا گیا۔بہت ہی نفاست کے ساتھ بلی کے ربن سے پھولوں کو باندھا گیا تھا۔

"تمہاری محبت میں بنایا ہے تو کیسے اچھا نہ بنتا ...." وہ گویا ہوئے۔

بس میاں! پرے ہٹو بہت لاڈ ہو گئے میں کھانا بنانے جا رہی ہوں، میرا ببلو آتا ہو گا

انہوں نے گلدستہ میاں صاحب کی گود میں رکھا،اور چل دیں۔انداز ایسے تھا جیسے احسان جتا رہی ہوں، لیکن پیار پوشیدہ پیار جھلک رہا تھا۔

"مجازی محبت کی یہ صفت بہت ہی بھلی ہے،اسے جتنا چھپایا جائے اتنی ہی ظاہر ہوتی ہے" ۔

"مجال ہے پیار سے بات کرنے پر یہ عورت خوش ہو جائے ...."خیر خدا خدا کر کے چپ کا روزہ تو ٹوٹا،خود کلامی کی گئی تھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"ہنہ... جوانی گزر گئی دو پیار کے بول سننے کو مولوی سے، بڑا آیا پھول دینے والا ...."

انہوں نے بر نزآن کرتے ہوئے سوچا۔لبوں پر اب مسکان تھی۔

"تو پس ثابت ہوا کہ پھولوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اداسی دور کر سکتے ہیں۔اداس لبوں پر مسکان لا سکتے ہیں۔اور تو اور منزہ آپاں کے باغیچے سے توڑ کر انہیں پیش کیے جائیں، تو جھٹ سے موڈ ٹھیک ہو جاتا ہے۔اور اندر سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے پھول بھی مسکرا رہے تھے۔شاید ان کی مالکن پہلی دفعہ کسی اور کے توڑنے پر ناراض نہیں ہوئی تھی "۔

'دھوپ تیز ہو رہی تھی۔شاہانہ بیگم حسب معمول باقی کاموں سے فارغ ہو کر اون کا گولہ ہاتھ میں پکڑے اب کچھ بنا شروع کر رہی تھیں۔'

"یہ اون کے دھاگے کیسے ہوتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوئے، جیسا کہ انسانی رشتے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ۔اور نیٹنگ ایسا کام ہے جو احتیاط مانگتا ہے۔بالکل ایسے رشتے بھی تو بہت احتیاط سے نبھائے جاتے ہیں نا۔صاف دل کے ساتھ۔جیسے نیٹنگ صاف ستھرے ہاتھوں سے کی جاتی ہے۔مختلف رنگ اس میں مختلف مزاجوں کو نمایاں کرتے ہیں۔جیسا کہ یہ دنیا امتزاج ہے طرح طرح کے لوگوں کی، مزاجوں اور رنگوں کی۔"

"اماں اور کتنا بناؤ گی آپ یہ؟؟ اب بس کر دو ...."نازو نے تخت پر جگہ بناتے ہوئے کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کیوں تجھے کیا ہے؟؟؟.....ساتھ میں سلمی کا نواسا ہوا ہے اس کے لیے بنا رہی ہوں

....."انہوں نے جواب دیا تھا۔

"ہنہہ ....بس مروت آپ پر ختم ہوتی ہے اماں، ورنہ کون آج کل کے دور میں ایسا کرتا

ہے... "نازو نے بات جاری رکھی۔

"بس میری ماں نا بن ..." ! جا کر ہانڈی چڑھا " شاہانہ بیگم نے نظریں اُٹھائے بغیر کہا تھا

۔

نازو نے پاوں پٹخے اور اندر چل دی۔

اماں نے غور نہ کیا کیونکہ یہ نازو کی عادت تھی۔

'اب کچن میں جنگ کا سماں تھا جیسے تیسے مسور کی دال بنائی۔اور ابا کو باہر سے روٹیاں لانے کا میسج کر دیا۔اور اب نازو بی بی اپنی پسندیدہ جگہ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔یعنی شیشے کے آگے اور ماتھے کی تھریڈنگ جاری تھی۔

www.neweramagazine.com

'ہادی تو آج کل آسمانوں کی سیر پر تھا۔پتا نہیں شبنم کی کونسی ادا ہادی کو بھا گئی تھی کہ اسے ہر جگہ شبنم ہی نظر آ رہی تھی۔نہ بھابیوں سے تکرار کرتا نہ آیت سے تو تکار۔ اور اماں کی باتیں بھی ہنس کر برداشت کرتا تھا۔مسجد میں پانچ وقت کی نماز بھی جاری تھی۔سب گھر اور محلے والے حیران تھے۔اور تو اور حاجی کی دوکان پر بھی اب وہ پہلے سی رونق نہ رہی تھی۔ہادی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

منگنی کے بعد خود کو ذمہ دار تصور کر رہا تھا۔چوہدری منظور خوش تھے کہ لاڈلا انسان بن گیا ہے، لیکن شاید یہ سب عارضی تھا۔یہ رشتہ موسم کی طرح مستقبل میں ناپائیدار ثابت ہونے والا تھا'۔

"ہادی آج کل تیری زبان سے اتنا شہد کیوں ٹپک رہا ہے مولا خیر کرے، مجھے اچھے آثار نہیں لگ رہے ......"آیت نے کہا تھا۔

"بس کر دے جنگلی بلی تو ....." ہادی نے بحث سے بچنا چاہا تھا۔

"ہاں اب بہن کہاں اچھی لگے گی ....."آیت نے منہ بنایا،اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہاہاہا....." پیچھے سے ہادی کا قہقہہ گونجا تھا۔اس بات سے بے خبر کہ چند دنوں تک یہ قہقہے گھر میں سب لگائیں گے۔سوائے ہادی کے'۔

'شبنم کی تو دسوں انگلیاں دسوں چراغ والی حالت تھی۔بھابھیوں سے تو اس کی خوشی دیکھی نہ جاتی تھی۔چھوٹی بھابھی اور شبنم میں تو اینٹ کتے کا بیر تھا۔وہ موقعے کی تاک میں تھی ایک دن شبنم اور اماں محلے میں کہیں شادی پر گئیں۔تو پیچھے سے بھابھی کو موقع مل گیا۔ کمرے کی تلاشی لی۔اور کچھ پہلے کے لکھے ہوئے خط برآمد کر لیے۔اور ساتھ ہی نکاح نامے کی فوٹو کاپی بھی چرا لی۔جو اس کے شوہر نے الماری میں رکھا ہوا تھا۔اور اپنے چھوٹے بیٹے کے ہاتھ وہ ہادی کے ہاں بھجوا دیئے۔بس شبنم کی خوشی کی مدت مختصر سی تھی'۔

سونا نہ چاندی نہ کوئی محل جانے من تجھ کو میں دے سکوں گا۔۔۔۔

ہادی اپنے کمرے میں بیٹھے ندیم کے گانے پر سر دھن رہا تھا۔اور خیالوں کے محل بنا رہا تھا ۔جب شبنم کے بھتیجے نے اسے ایک چھوٹا سا لفافہ پکڑایا۔ وہ خوش ہو گیا کہ شاید شبنم نے کوئی پیغام بھیجا ہے۔بچہ تو چلا گیا ہادی نے درووازہ بند کیا اور کاغذات کھولے۔ایک کے بعد ایک خط میں شبنم نے اپنی بے قراری اور عاشقی کو بیان کیا ہوا تھا۔کبھی ساجد کو کبھی ہاشم کو کبھی عاقب کو، آخر میں نکاح نامہ تھا اور ساتھ ہی چٹ تھی۔

"نکاح نامہ پر دستخط اور خطوط کی لکھائی ایک جیسی ہے۔دیکھ لو! کرتوت اپنی ہوتی سوتی کے " ۔

"فقط تمہاری خیر خواہ "۔

ہادی کے سپنوں کا محل دھڑام سے آ گرا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ شبنم ایسی نکلے گی ۔اسے بہت افسوس ہوا تھا۔

"بعض اوقات ہم زندگی کے فیصلے بہت جلد بازی میں کرتے ہیں۔جن کے غلط ہونے کا ادراک بعد میں ہوتا ہے۔اور پھر ہمیں شدید قسم کا پچھتاوا گھیر لیتا ہے۔لیکن اس بات کا شکر بھی ادا کرتے ہیں کہ پانی سر سے اونچا ہونے سے پہلے ہی خبر ہو گئی ورنہ بعد میں نجانے کیا کرتے "۔

ہادی سارے خط لیکر کھڑا ہوا۔چادر اوڑھی،اور سیدھا شبنم کے بھائی کے اسٹور پر جا پہنچا ۔ وہاں اس کو پیچھے لے جا کر سب بتایا۔اور ساتھ ساتھ ہی نکاح نامے کی فوٹو کاپی سے لکھائی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بھی دکھائی۔اس کے استفسار پر بتا یا کہ کسی خیر خواہ نے بتایا ہے۔اور منگنی ختم کر کے چلا آیا۔نہ کوئی وضاحت مانگی، نہ کوئی جھگڑا کیا۔ہادی کو چپ لگ گئی۔رشتہ بننے اور ٹوٹنے میں صرف دس دن لگے تھے۔

'شام تک اطلاع پھیل چکی تھی۔اماں ابا کے کمرے میں ہادی کی پیشی ہوئی۔وہاں اس نے ساری صورتحال سرخ چہرے سے پھر سے بتائی۔اور اماں ابا کو آگے کی ذمہ داری سونپ کر کمرے میں چلا آیا۔حیرت انگیز طور پر کسی کو بھی خاص افسوس نہیں تھا۔اور سب خوش تھے۔سمرین کی طبیعت خراب ہوگی تو اسے ہسپتال لے جایا گیا۔دو گھنٹے میں ایک نیا مہمان دنیا میں آگیا تھا۔منزہ آپاں کو منگنی ٹوٹنے اور بھتیجے کے پیدا ہونے کی خبر ایک ساتھ ملی تھی۔ وہ فوراً شکرانے کے نفل پڑھنے لگ گئیں۔

"ایک چیز ایک وقت میں ایک شخص کی خوشی کا باعث ہوتی تو دوسرے کے لیے غم کا باعث۔یہ دنیا تنوع کا شکار ہے۔ہر شخص کے جذبات ایک ہی چیز کو لیکر مختلف ہوتے ہیں"۔

حسینہ بیگم نے پوتے کی پیدائش کی خبر سن کر جھٹ سے بھائی معراج کو فون کیا۔

سلام دعا کے بعد پوتے کی پیدائش کی خبر دی وہاں ہادی کی منگنی ٹوٹنے کا بتایا۔اور ساتھ ہی نازو کے لیے رشتہ ڈال دیا۔معراج احمد پہلے حیران ہوئے، پھر خوش ہوئے۔لیکن ہادی کی رضامندی کا پوچھا۔تو حسینہ بیگم نے ساری بات تفصیل سے بتائی۔کہ کیسے سب ہوا اور کیسے ہادی نے ہمارے ہاتھ میں فیصلہ کا اختیار سونپا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

شام کو شبنم کے گھر میں سب حال میں جمع تھے تو ساری بات کھلی۔ چھوٹی بھابھی کے بیٹے نے باپ کو سب بتادیا تھا۔ شبنم نے اقرار کیا کہ اس نے خط لکھے ضرور ہیں لیکن خطوں میں سب کچھ یکطرفہ تھا۔ کبھی کسی کو دینے کی ہمت نہیں کی۔ بھائی بھابھی کو طلاق دینے ہی والا تھا اور شاید شبنم کو مار ہی ڈالتا، کہ اماں نے بچاو کرالیا۔ اور بھابھی نے اپنے اکلوتے بھائی کے لیے شبنم کا رشتہ جھٹ سے مانگ لیا۔ اور ہمیشہ کے لیے خطوط والی بات کو صیغہ راز میں رکھنے کی قسم کھائی، تو ہی معاملہ سلجھا تھا۔ شبنم کی حالت تو ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ چند دن میں ہی اسے یہ رشتہ جان سے عزیز تر ہو چلا تھا اور وہ ان دنوں میں کتنی بار دل ہی دل میں اور نمازوں کے بعد اللہ تعالٰی سے معافی مانگ چکی تھی۔ شاید اسکی خوشی کو نظر لگ گئی تھی اور وہاں چھوٹی بھابھی کو پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اگر راز رکھ لیتی تو کیا جاتا۔ اس کا میکے میں ایک ہی بھائی تھا۔ جس کی چلتی ہوئی کراکری کی دوکان تھی۔ ماں باپ تو فوت ہو چکے تھے۔ اب سب اسی کو ہی دیکھنا تھا۔

اس سب میں بس یہی ہوا ہوا کہ شبنم کا ہاتھ ہادی سے اسلم کے ہاتھ میں چلا گیا۔ میٹرک پاس دراز قد اسلم بھی کوئی برا نہیں تھا۔ لیکن ہادی کی تو بات ہی اور تھی۔

معراج چوہدری کی تو جیسے دلی مراد بر آئی تھی۔ خاندان سے اچھا خاصا رشتہ آگیا تھا۔ ہاں تعلیم میں ہادی پیچھے تھا۔ ورنہ رمیز اور ہادی ٹکر کے تھے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ تعلیم مکمل ہوتی رہے گی۔ خاندان برادری ایک ہی ہے اور مطمئن ہو گئے تھے۔ شاہانہ بیگم سے بات

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کی۔چوہدری نواز کو مشورے کے لیے بلوایا۔نواز صاحب کا ووٹ رمیز کے حق میں تھا۔جبکہ شاہانہ بیگم گومگو کی کیفیت میں تھیں۔انہیں کبھی ہادی اچھا لگتا،اور کبھی رمیز۔معراج چوہدری نے نواز صاحب سے رمیز کہ بابت دریافت کیا،تو انہوں نے رمیز اور ہادی کا موازنہ کر کے سب سامنے رکھ دیا۔لیکن معراج صاحب کا دل ہادی کی طرف تھا۔نواز چوہدری نے نظر ثانی کرنے کا کہا اور گھر چلے آئے۔

'یہاں شوخ گلابی گھر میں خوشگوار سماں تھا۔منزہ آپاں پر تو جیسے خوشی طاری تھی۔ ہادی کی منگنی ٹوٹنے کی خبر سننے کے بعد تو جیسے پھر سے جی اٹھی تھیں۔کچھ بھتیجے کی دنیا میں آنے کی خوشی بھی تھی۔

"ارے بیگم تم کیوں اتنا تیار ہو کر بیٹھی ہو،پڑوس میں کوئی تقریب ہے کیا؟ "نواز صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا تھا۔

"نہیں ،بس میرا بھتیجا ہوا ہے اور ہادی کی منگنی ٹوٹی ہے تو اس خوشی میں،تیار ہونا تو بنتا ہے نا " انہوں نے جواب دیا تھا۔

"خدا کا خوف کرو منزہ بیگم ایک لڑکی بیچاری کا دل ٹوٹا ہے اور تم یہاں چھمک چھلو بنی ہوئی ہو...."نواز صاحب نے سنائی تھیں۔

"ارے میاں !اس کے لچھن تھے میرے میکے میں رہنے کے؟؟ بڑے آئے طرف داری کرنے والے "منزہ اب منہ بنا کر گویا ہوئی تھیں۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"بس کرو، اس کی بھابھی نے آگ لگائی ہے،" ہاں تھوڑی بہت لڑکی کی غلطی ہے، لیکن اس نے خطوط کسی کو دیئے تو نہیں تھے نا، مجھے اس کے بھائی نے فون کیا اور معذرت کی ہے ، سارا معاملہ بھی بیان کیا ہے، اسی مہینے میں ہی نکاح ہے اور ساتھ رخصتی اسی بھابھی کے بھا ئی سے"۔ انہوں نے تفصیلاً سنایا تھا۔

"تم ٹھہرے ہمدرد میاں" ....

منزہ آپاں نے ٹوک ماری۔

"تم بھی ایک بیٹی کی ماں ہو کچھ عقل کو ہاتھ مارو"..... وہ کہتے ہوئے واش روم میں چلے گئے تھے۔

"ہہنہ.... "

یہ شخص میری خوشیوں کا دشمن ہی رہے گا۔ "وہ بولی تھیں۔

ہادی دو دن سے کمرے میں بند تھا۔ اداس گانے اور چائے پر گزارا تھا خیر آج بھوک نے ستا یا تو اماں کے کمرے میں آ کر بیٹھ گیا، اور آیت سے کھانا مانگا۔ آیت خوشی خوشی کھانا لے آئی اور اب آہستہ آہستہ کھانا کھا رہا تھا۔ ایک طرح تو اماں خوش تھیں، دوسرا افسوس بھی تھا کہ بیٹا کتنا خوش تھا، اور یکدم سے یہ سب ہو گیا۔

" خیر جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔ کیونکہ قدرت کے کام قدرت ہی بہتر جانتی ہے۔ ہم تم تو صرف قیاس آرائیاں ہی کر سکتے ہیں، جو کہ ہم شد و مد سے کرتے ہیں۔ اُٹھتے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے غرض جب بھی ہمیں فراغت حاصل ہو۔ اگر نہ بھی ہو تو پھر بھی ہم اس شغل کے لیے وقت نکال ہی لیتے ہیں۔"

فیصل آباد میں نسرین کے گھر خوشی کی لہر دوڑ گئی، جب ساہیوال سے نواسے کے عقیقے کا بلاوا گیا تھا۔ خیر اب تو چوہدری منظور نے فون کیا تھا اور وہ بھی اصرار سے کے سب آئیں۔ اور پھر سمرین بھی فون پر ماں کو ہادی کی منگنی ختم ہونے کا بتا چکی تھی۔ اماں کی ہمت پھر جوان ہو چکی تھی۔ شوکی امتحانات کے بعد فارغ تھا تو وہ بھی ساتھ جا رہا تھا، اماں نے لاکھ ناک بھوں چڑھائی تھی لیکن وہ اپنا بیگ باندھ چکا تھا۔

نسرین بھی بڑی پر جوش تھی۔ لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ قدرت اسے ایک سنگین امتحان کے لیے چن چکی ہے وہ ہولے ہولے گنگناتے ہوئے ہر کام سرانجام دے رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کے کچھ سفر کایا پلٹنے والے ہوتے ہیں، یکدم تبدیل کر دینے والے، بالکل سوچ کے مخالف جہاں کا خواب و خیال بھی نہیں ہوتا وہ منظر زندگی پر حائل ہو جاتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، شاید یہی زندگی ہے۔ جس کے سفر میں آنے والے پڑاو بڑے سے بڑا سبق دے جاتے ہیں۔

پاک پتن میں نازو ابھی اسما سے ایک گھنٹہ گپ شپ لگا کر فارغ ہوئی تھی۔ اس کا داخلہ جا چکا تھا تو اب فکر مند تھی۔ ہادی کی منگنی ٹوٹنے کی خبر وہ سن چکی تھی اور اسے دل میں انجانی سی خوشی محسوس ہوئی تھی۔ شاید محبت کی کونپل نازو کے دل کے سونے آنگن میں کھلنے والی تھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اماں نے عقیقہ پر پاک پتن جانے کی خبر سنائی تو نازو کا دل انجانے میں دھڑکا تھا۔ اس بار تو وہ ساہیوال جانے کی ایسی تیاری کر رہی تھی جیسے اسی کی شادی کی ڈیٹ بھی ساتھ ہی فکس ہونے جا رہی ہو۔

رمیز بہت بے چین تھا۔ معراج چچا نے فون پر ان کو کہا تھا کہ وہ اتوار تک فائنل فیصلہ دیں گے۔ رمیز کو اتوار صدیوں کی دوری پر لگ رہا تھا۔ پتا نہیں انتظار کے کتنے اتوار اس کی زندگی میں شمار ہونے تھے۔ یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔ ابھی تو وقت اس کی بے چینی کا مزہ لے رہا تھا۔

آخر پانچ دن بعد

ہادی آج معمول کے مطابق ناشتہ کر کے گھر سے نکلا تھا۔ اور حسب معمول دن گزار کر مقررہ کھانے کے وقت واپس آیا تو سب نے سکون کا سانس لیا۔ پھر شام میں کلف لگا جوڑا چڑھا کر گاڑی لیکر دوستوں کے ساتھ لاہور نکل گیا تو سب نے سکون کا سانس لیا۔ خیر ہادی جیسے بندے نے شبنم کا پانچ دن غم منایا تھا جو کہ بہت تھا۔ ورنہ ہادی کسی چیز کو سنجیدگی سے کم ہی لیتا تھا۔ شاید اللہ تعالی نے ٹریلر دکھایا تھا ہادی کو کے سوگ کیسے منایا جاتا ہے۔ وہ ہادی کی زندگی کا پہلا سوگ تھا لیکن ایک بہت بڑا سوگ مستقبل میں ہادی کو پیش آنے والا تھا۔ جس کے لیے گھات بچھا دی گئی تھی۔ ہادی کے پاس تھوڑی بہت مہلت ہی بچی تھی۔

ہادی کے روانہ ہونے کے بعد ہی شوکی اماں اور نسرین کو لیے پاک پتن پہنچ چکا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

وہاں ان کاوالہانہ استقبال کیاگیا۔ہادی کی غیر موجودگی کاسن کرنسرین کاجوش ٹھنڈا پڑ گیا تھالیکن کچھ ہی دیر میں وہ پھر سے نارمل ہو گئ تھی۔کسی کی مجال تھی،جو نسرین نامی لڑکی کو اداس کر سکے نابابانا ، غم کو کسی اور جگہ پڑاو کرناہوگا۔فی الحال نسرین نو ویکینسی کا بورڈ لگائے ہوئے تھی۔چاروں طرف سے ایک مضبوط بے حسی کاتالا دل پر لگ چکا تھا۔اور اس کو کوئ بہت ہی وکھرے دل والاہی توڑ سکتا تھا۔اور خدا جانے اس دل والے نے کب نمودار ہوناتھا۔فی الحال توپنجابی گانےاور ہار سنگھار ہی نسرین کے دل میں اولین نمبروں میں شمار ہو تے تھے۔لیکن یہ جو دل ہے ناکب اس کی پسند بدل جائے کون جانے؟؟

منزہ آپاں بہت خوش تھیں ان کابس نہیں چل رہاتھا کہ ہادی کاہاتھ جھٹ سے پکڑ کرنازو کے ہاتھ میں دے دیاجائے۔

نواز احمد چاہتے تھے کہ رمیز اور نازو کاساتھ بنےاور دونوں نہیں جانتے تھے کہ ان کی خواہشات ایسے وقت میں پوری ہوں گی جب وہ یہ سب نہیں چاہتے ہوں گے۔خیر وقت گزر رہاتھااس کاکام ہی گزرنا ہے۔

جمعہ کادن آپہنچاتھاجب عقیقہ اور نازواور ہادی کانکاح ہوناطے پایاتھا،ساراخاندان وہیں جمع ہو رہاتھااور دو مہینے بعد شادی کی تاریخ رکھی جانی تھی۔

معراج چوہدری نے احتشام صاحب کوانکار کر دیاتھااور ساتھ ہی نکاح کی خبر بھی سنائ تھی۔

انہوں نے بجائے اناکامسئلہ بنانے کے خوش دلی سے قبول کیاتھااور مبادکباد بھی دی تھی۔

www.neweramagazine.com

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

یوں معراج صاحب پرسکون ہوگئے تھے کہ بچپن کا یارانہ تھا اگر کچھ اونچ نیچ ہوتی تو تکلیف ہو نی تھی۔

ہادی پرسکون تھا نہ اداس نہ خوش۔نوازاحمد نے بجائے مخالفت کے دل سے قبول کرلیا تھا کیو نکہ سارا خاندان خوش اور راضی تھا۔ان کا خیال تھا کہ ہادی کے کان وہ کھینچتے رہیں گے اگر اس نے زرا سا بھی نازو کو تنگ کیا۔۔۔

نازو بہت خوش تھی۔ہادی اس کے دل میں سمائے جارہا تھا اور وہ اسے سموئے ہی جارہی تھی، عارض کھل اُٹھے تھے۔ایک جائز رشتہ جو بننے جارہا تھا۔لیکن کوئی ایک دل تھا جو بہت ہی ناراض تھا اور اسے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ نازو اس کی نہیں ہوسکتی وہ رمیز تھا۔

سا ہیوال میں اس وقت چوہدری منظور کے گھر خاصی رونق تھی آج دن میں عقیقہ تھا اور شام میں نکاح تھا۔آیت اور منزہ آپاں۔نے بھاگم بھاگ شاپنگ کی تھی۔دونوں بہنیں بہت خوش تھیں۔بس ایک زرا سمرین کا موڈ خراب تھا لیکن اس کی کسی کو کوئی خاص پرواہ نہیں تھی۔نسرین تو ان سب سے بے نیاز اپنا بو تھا چمکا رہی تھی اسے کوئی خاص افسوس نہیں تھا اور تھا بھی تو یہ کہہ کر دل سے کھٹک دیا۔تو نہیں اور سہی۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اماں بھی بظاہر توخوش نظر آ رہی۔ تھی لیکن دل میں جوار بھاٹا اُٹھ رہا تھا جو دبانا اس کی مجبوری تھی اور پھر شو کی ساتھ تھا تو کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ سمرین کی اپنی طبیعت خراب تھی سو نسیم بیگم خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔

"بہت خوش ہو رہی ہے تو؟ "ہادی نے عقیقہ کے لیے تیار ہوتی آیت سے پوچھا تھا۔

"ہاں توکیوں نہ ہوں، میرے بھتیجے کا عقیقہ ہے۔ "جھٹ سے جواب آیا تھا۔

ہادی نے منہ بنایا تھا۔

"ویرے توخوش نہیں ہے کیا؟؟ "آیت جھٹ سے ہادی کے پاس آ بیٹھی تھی۔

"نہ خوش ہوں نا اداس ہوں، بس حیران ہوں "..ہادی اب سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔

اچھا جی یہ تو بات ہی کوئی نہیں، ایویں پریشان کر دیا تھا تم نے، اب نازو کو دیکھو گے تو خود ہی ٹھیک ہو جاوگے، وہ ہے اتنی سوہنڑی "..آیت اب مطمئن لہجے میں بول رہی تھی۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو "..اس کے دل نے بے ساختہ دعا کی۔ وہ اب آنکھیں بند کر چکا تھا۔

عقیقہ ہو چکا تھا کچھ لوگ جا چکے تھے قریبی عزیز موجود تھے جنھوں نے نماز جمعہ کے بعد رسم نکاح میں شرکت کرنی تھی۔

شگن کا لال جوڑا پہنے نازو لشکارے مار رہی تھی۔ چاند چہرہ، ناگن زلفیں سر تا پاد لکشی بڑھا رہی تھیں۔

"بیٹا یہ سب انتہائی جلدی ہو رہا ہے تم مطمئن تو ہو نا؟ "منزہ آپاں کو ڈھونڈتے ہوئے نواز صاحب نازو کے پاس آ پہنچے تھے ۔

"جی ماموں میں مطمئن ہوں، دل سے ہامی بھری ہے "..شرمیں لب گویا ہوئے۔

"اللہ خوش رکھے نازو"..انہوں نے دعا کی۔نازوان کو بیلی جتنی ہی عزیز تھی اس بات کا اندازہ نازو کو بھی تھا۔

جمع کی نماز کے بعد نکاح پڑھایا گیا۔

بہار حاضر ہوئی

افق روشن ہوا

ہوائیں محو رقصاں ہوئیں

سورج نے بدھائی دی

کوئل نے گیت گائے

ملن کی سہانی رت وارد ہوئی

ایک پری کی آج" رسم نکاح "ہے

بابل کا انگنا اب پرایا ہوا

شہنا ئیاں گونج اُٹھیں

عروس شب کے چہرے پر

www.neweramagazine.com

سرخ لالی کا نزاول ہوا

بندھن کی گھڑی آن پہنچی

پور پور سجائی گئی دلہن

سرخ دوپٹا اوڑھایا گیا

قبول ہے کی صدا گونج اُٹھی

فرشتوں نے سلامی بھیجی۔۔۔

زمین پر ایک مقدس کام کی تکمیل ہوئی

اور آنکھ سے بھل بھل کرتے آنسو

بابل کے جوڑے کو تر کیے جا رہے ہیں

اور کہے جا رہے ہیں

مبارک باد وصول کروائے سکھی !!

آج سے تم سہاگن ہوئی۔۔۔۔

رسمِ نکاح مکمل ہوئی۔۔۔

رسمِ نکاح مکمل ہوئی۔۔۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

حسب معمول سفید کلف لگے جوڑے میں موجود ہادی اور ساتھ سرخ جوڑے میں بیٹھی ہوئی نازو، بلاشبہ چاند سورج کی جوڑی ثابت ہو رہے تھے۔ منزہ آپاں کی آنکھوں میں خوشی کے مارے آنسو آجاتے جنہیں وہ بار بار صاف کر لیتی تھیں

نازو کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھیں۔ آج سے وہ ہادی کی دلہن تھی۔ چند لمحوں کا کھیل تھا اور حقدار بدل چکا تھا۔

شاہانہ بیگم بہت اداس تھیں کیونکہ ایک ہی رونق تھی ان کے آنگن کی وہ بھی اب پرائی ہو چکی تھی۔

مرد حضرات باہر جا چکے تھے۔ نسرین کو اپنا پسندیدہ کام کا موقع مل گیا تھا۔ منزہ آپاں نے گھسیٹا تو وہ آگئی اور سب حاضرین اب نسرین بی بی کے جلوے دیکھ رہے تھے۔ اور تو اور اندر سے تلملائی ہوئی نسیم بیگم بھی بیٹی کے رقص پر تالیاں پیٹ رہی تھیں ۔

"آہ کیسا لگ رہا ہے میری بھابھی بن کر؟ "منزی آپاں نے صوفے پر جگہ بنائی تھی ۔

"بہت اچھا امی "..جواب آیا تھا۔

"آج کے دن تو بھابھی کہو نا "..فرمائش کی گئی۔

نازو نے سر جھکا دیا تھا۔ اور منزہ نے اس کا ماتھا چوما اور سدا سہاگن رہنے کی دعا دی تھی۔

رمیز ساہیوال سے لاہور واپس جا چکا تھا۔ ایک آتش فشاں تھا جو اس کے اندر ابل رہا تھا۔

اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ نازو کسی اور کی بنا دی گئی ہے ایک بے یقینی سی تھی۔ اس نے

اماں ابا کو کوئی خاص احساس نہیں دلایا تھا۔اماں اس کے دل سے واقف تھیں۔ لیکن اتنا نہیں جانتی تھیں کہ رمیز گوڈے گوڈے نازو کے عشق میں ڈوب چکا ہے۔

"یہ عشق خطرناک تھا۔ضروری نہیں کہ ہر عشق قربانی دینے کا حوصلہ پیدا رکھتا ہو۔کچھ عشق قربانی لیناہی جانتے ہیں۔منہ زور عشق رمیز کو نازو سے ہونے جارہا تھا۔اور سیانے کہتے ہیں کہ ایسا عشق جو آپ کو بدلحاظ کر دے نہ ہی تو بہتر ہے۔لیکن وہ عشق ہی کیا جو سمجھ کو رہنے دے۔یہ تو دیوانہ کر دیتا ہے۔قیس کو مجنوں بنا دیتا ہے۔

"بہت ناچ رہی تھی تو، بڑے جشن ہو رہے تھے "..رات کو اکیلے میں موقع پاتے ہی سمرین نے بہن کو لتاڑا تھا۔

بس رہنے دو باجی! نسرین خود غرض ہے، ندیدی ہے لیکن کسی کے حق پر ڈاکہ ڈالنے والوں میں سے نہیں ہے"..پراندہ لہراتے ہوئے جواب آیا تھا۔

سمرین اسے گھور کے رہ گئی تھی وہ نسرین کا علاج نہیں کر سکتی تھی۔اس سمے وقت نے مسکرا کر نسرین کو دیکھا تھا اور کیا تھا کہ اس نیک نیتی کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔'آیت جاگ رہی ہو ؟"نازو نے بیڈ پر ساتھ سوئی آیت کا بازو ہلایا تھا۔

"ہاں بولو "...آیت نے کروٹ لی تھی۔

ہادی اسے رشتے سے خوش تو ہے نا، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے اس کی رضامندی نہیں تھی ""..

نازو نے اپنے دل میں پلتے خدشات کا برملا اظہار کیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"نہیں ،بس وہ حیران ہے کہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے "... پوری آنکھیں کھولے آیت نے نیم اندھیرے میں نازو کے چہرے پر نگاہ ڈالی تھی۔

"اچھا اللہ کرے ایسا ہی ہو ".. نازو نے اب کی بار خوش کن لہجے میں کہا تھا۔

پتا نہیں کیا ہے ؟؟؟؟ہر کوئی دوسرے سے پوچھ رہا ہے کہ تم خوش ہو نا، خدا خیر کرے۔

رات کے اس پہر آیت نے بے ساختہ سوچا تھا۔دن بھر کی تھکی ہاری نازو اب محو خواب تھی

سب لوگ واپس گھروں کو جا چکے تھے۔ساہیوال میں اب صرف گھر کے افراد ہی تھے کیونکہ سب کی پڑھائی کا مسئلہ درپیش تھا ۔اب سب نے دسمبر کی چھٹیوں میں ہی آنا تھا۔

آج بہت دنوں بعد منزہ آپاں اپنے باغیچے میں بیٹھیں گلاب کے پودے کی تراش خراش میں مصروف تھیں۔

"آہا،، آج تو نصیب جاگ اُٹھے باغیچے کے"..

گیٹ سے اندر داخل ہوتے نواز احمد گویا ہوئے۔

"ہاں تو اور کیا، میں خوب سمجھتی ہوں میاں، تم اسی چکر میں تھے کہ میری دلچسپی کم ہو جائے گی اور تم اپنے ٹینڈے اور کدو اگاوگے یہاں ".. دو دھاری تلوار کی طرح منزہ آپاں نے وار کیا تھا۔

"میں کوئی سٹھیا گیا تھا "... فٹ سے جواب آیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"جاو میاں، اپنا کام کرو "... منزہ آپاں نے کہا۔

"خیال کرنا بعض اوقات اپنی ہی نظر لگ جاتی ہے خوشیوں کو ".. انہوں نے چہکتی ہوئی بیوی سے کہا اور اندر کمرے میں داخل ہو گئے۔

ہہنہ ،یہ شخص رنگ میں بھنگ ڈالنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے گا، اپنی سگی بھانجی کی خوشیوں کو خود ہی نظر لگائے گا ".. وہ اب کھرپی اُٹھا چکی تھیں۔

نازو کے تو اطوار ہی بدل گئے تھے۔ اسماء کو فون پر ساری تفصیل بتا رہی تھی۔

"نازو مجھے ایک فون کر دیتی میں کراچی سے سیدھی ساہیوال پہنچ جاتی "..اسماء کی ایک ہی رٹ تھی۔

"بس سب اچانک ہو یار "... نازو نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"بس کر دو، زیادہ بنو مت "... اسماء کا افسوس جاتا ہی نہیں تھا۔

"شادی پر مہینہ پہلے آجانا تم "..نازو نے بہلانا چاہا تھا۔

"ہاں جیسے نکاح پر آئی تھی میں "..اسماء جل کر گویا ہوئی تھی۔

"میرے اللہ "..نازو کو پہلی بار اندازہ ہوا تھا کہ اگلا خواہ مخواہ نخرے دکھا رہا ہو تو کتنی کوفت ہوتی ہے، ابھی تو زندگی کے امتحاں اور بھی تھے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

آ ج نکاح کے چار دن بعد ہادی سویا تو چھن سے سرخ جوڑے میں ملبوس نازو کا سراپا نظروں کے سامنے آگیا تھا۔بیچارہ اتنے دن سخت کنفیوز تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟زندگی نے ایک نیا دروا کیا تھااور بس اس کسوٹی پراب وہ پرکھا جانے والا تھا۔۔۔

"زندگی سے شاید کچھ بن گئی تھی۔اس کے شب وروز میں ٹھہراؤ آ تا جارہا تھا۔تو کیا عشق مجازی سے عشق حقیقی کی طرف سفر گامزن ہورہا تھا۔سیاہ جوڑے میں لپٹے نازک وجود پر پھر سے زندگی اپنا رنگ جما رہی تھی اور یہ رنگ بہت دلکش تھے۔"

یہاں ساہیوال میں آئیں تو ہادی صاحب اس وقت بڑے صحن میں دیوار کے ساتھ چار پائی لگائے آنکھیں موندے پڑے تھے۔

"پتا نہیں یہ نازو اب میری عزت بھی کرے گی یا نہیں؟؟؟"

"میری تو تعلیم بھی اس سے کم ہے؟؟"

"ہائے کیا بنے گا میرا؟کیا ساری زندگی اس نخریلی نازو کی منتیں کرتا رہوں گا؟؟"

"بس کردے سوچنا.اب اُٹھ کر کام پر لگ یار.."آیت نے سامنے سے آتے ہوئے کہا تھا۔

"اُفف ساری نیند کا ستیاناس کردیا.."وہ اُٹھ بیٹھا تھا۔

"تم سو کب رہے تھے میرے ویر؟؟"آنکھوں میں شرارت بھرے آیت کہہ رہی تھی۔

بچھل پیری ہے تو آیت 'اتنی خوشی نہ مناؤ اس نازو کو بھابھی بنانے کی..کہ سب کچھ اُلٹا نہ ہو جائے"ہادی اب پاؤں جوتے میں ڈال چکا تھا۔

"اب بھاگ کہاں رہے ہو مجھے زرا بازار کام ہے لے چلو.."آیت نے خوشامدانہ لہجے میں کہا تھا۔

"اچھا تو پھر ایک شرط ہے کہ سموسے اور بوتل تمہاری جیب سے ہوں گے 'بولو منظور ہے؟" ہادی نے مونچھوں کو بل دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے.."سرمئی جوڑے میں آسمان کا رنگ معلوم ہوتی آیت بولی تھی۔

بیگم کہاں ہو تم؟؟؟ شوخ گلابی رنگ والے گھر میں معمول کی رونق تھی۔

"کیا ہے میاں کیوں اتاؤلے ہو رہے ہو؟؟"اسٹور سے نکلتے ہوئے منزہ آپا نے کہا تھا۔

"ان پندرہ منٹ میں محلے کے کتنے لوگ مجھے مبارک باد دے چکے ہیں 'نکاح ہی ہوا ہے نہ تمہارے بھائی کا کوئی شادی تو نہیں ہوئی جو صبح سے تم مٹھائی کے ٹوکرے بانٹ رہی ہو؟؟؟" نواز احمد خفگی بھرے لہجے میں بولے تھے۔

"بس کرد و میاں! تمہاری جیب سے نہیں نکالے پیسے 'میرے اپنے جمع کیے ہوئے تھے" منزہ آپا نے غصے سے کہا تھا۔

"اچھا پھر بھی اب شادی ہونی تھی ناچند مہینوں میں پھر بانٹ دیتی.."نواز احمد کا لہجہ اب قدرے نرم تھا۔

"بس پڑ گی ٹھنڈ کلیجے میں جو پتا چل گیا کہ تمہارا نہیں میرا پیسہ لگا ہے"..

"لاحول ولا.."نواز احمد کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولے تھے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"میرا بھائی تھا تو تمہاری بھی تو اکلوتی بھانجی تھی نامیاں؟ لیکن تمہیں اس سے کہا لینا دینا بس ٹوپی چڑھا کر آ جا رہے ہو محلے میں ہہنہ.." منزہ آپا اب پوری طرح سے خفا ہو چکی تھیں۔

"اللہ معافی.." نواز احمد نے بیگم کے ماتھے پر تیوریاں دیکھیں اور گڑبڑا کر اپنے باغیچے میں آ گئے

۔

نازو کو دیکھ کر لگتا تھا کہ چہرے پر شمعیں روشن ہیں اور چراغ جل رہے ہیں۔بس یکدم ہی ہادی اس کے دل میں بہت اونچی مسند پر براجمان ہو چکا تھا۔ایک لاابالی سا گھبرو جوان کسی من پسند خوشبو کی طرح دل میں گھسا جاتا تھا۔

منزہ نے مٹھائی بھیجی ہے کھاؤ گی کیا؟" اماں اندر آتے ہوئے بولی تھیں۔

"جی اماں کیوں نہیں؟" نازو نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"اچھا کچن میں رکھی ہے تم ایسا کرو ہانڈی بھی بنا لو آج.." اماں اب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی تھیں۔

"جی اماں.." نازو نے گلے میں دوپٹہ ڈالا اور کچن کی جانب چل دی۔

شاہانہ بیگم مسکرا دی تھیں۔نازو آج کل بغیر کسی نخرے کے سارے کام نپٹا رہی تھی۔

"اللہ خیر سے نازو کو اپنے گھر کا کرے تو ہم حج پر جائیں.."انہوں نے دل ہی دل میں دعا کی تھی ۔بعض اوقات ہم ایک کے بعد دوسری پھر تیسری دعا مانگتے رہتے ہیں۔یہ جانے بغیر کہ کونسی دعا پوری ہو گی تو ہمیں خجالت اُٹھانی نہ پڑ جائے۔اب نازو کی شادی اور حج دونوں ہی نیک اور جائز خواہشات تھیں لیکن بعض اوقات خدا ہمیں جائز کاموں کے ذریعے ہی آزماتا ہے نا؟؟؟؟

ویسے تیری نازو سے بات ہوئی اب تک ؟؟؟ بازار سے واپسی پر بھٹہ کھاتے ہوئے ہادی کے پیچھے بائک پر بیٹھی ہوئی آیت نے پوچھا تھا۔

"نہیں ہوئی.."ہادی نے منہ بنا کر جواب دیا تھا۔

"ویسے تم اُس سے اتنا چڑتے کیوں ہو بھائی؟؟"آیت نے راستے میں پڑے بڑے سے کوڑا دان میں ختم کیا ہوا بھٹہ پھینکا تھا۔

"بس شروع سے ہی نخریلی ہے نازو.."ہادی نے کہا تھا۔

آیت نے قہقہہ لگایا تو ہادی نے بائیک کی اسپیڈ بڑھا دی تھی-----

آج اتنے دن بعد نازو کا دل چاہا تھا کہ دربار پر حاضری دے تو اس نے مامی کو فون کر دیا تھا کہ وہ فارغ ہو کر آجائیں تو وہ دونوں ساتھ جائیں گی۔رشتہ اگرچہ بدل چکا تھا مگر نازو کے لیے وہ مامی ہی تھیں۔

رمیز تک نازو کی نکاح کی خبر پہنچ چکی تھی۔وہ کانٹوں پر کھیل رہا تھا۔اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔اس کا دل چاہ رہا تھا سب کچھ تہس نہس کردے۔ہادی کو منظر سے ہٹا کر زوجیت کے خانے میں اپنا نام لکھوالے۔رمیز کو دیکھ کرایسا لگتا تھا کہ طوفان کی آہٹیں قریب تر ہیں۔بلیو جینز پر ہم رنگ ٹی شرٹ پہنے اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ بے نیاز سا تھا۔ایک کے بعد ایک سگریٹ پھونکنا اس کا معمول بن گیا تھا۔سفید رنگت جذبات کی شدت سے سرخ ہو چکی تھی

تمہیں کہا تھا نا صاحب !

یہ محبت ہے

کوئی کھیل نہیں

یہ الفت ہے

کوئی ہیر پھیر نہیں

اس میں جاں بھی ہے سلگتی

اس میں دل بھی ہے پگھلتا

یہ تو جاں کا عذاب ہے

یہ محبت تو اک سراب ہے-----

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

آف وائٹ کاٹن کا جوڑا اس پر مہرون چنری پہنے گہری آنکھوں میں بھر بھر کے کاجل ڈالے ناز و اس وقت آنکھیں بند کیے مزار کے احاطے میں دعا مانگ رہی تھی۔

ساتھ ہی بلیک چکن کے جوڑے میں منزہ آپا تھیں جو دعا مانگ کر اب ناز و کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"کیا مانگا پھر..؟" انہوں نے پوچھا تھا۔

"بس وہی جو پہلے مانگتی ہوں.." ناز و نے بتایا تھا۔

"واقعی..؟" انہوں نے بات بڑھائی تھی۔

ناز و اب زیر لب مسکرائی تھی۔

ہم انسانوں نے کتنے وسیلے بنا رکھے ہیں۔ ہم اپنے دل میں تو جھانکتے ہی نہیں جو واقعتاً خدا کا گھر ہے۔ بس ہمارا ایک نفسیاتی مسئلہ بن چکا ہے کہ درباروں پر سلام کرنے سے ہمارے رُکے ہوئے سارے کام ہو جائیں گے۔ کسی بزرگ کی قبر پر فاتحہ پڑھنا گناہ نہیں ہے لیکن وہاں جا کر اس یقین سے دعا مانگنا کہ ہمارے سارے مسئلے حل ہو جائیں گے یہ غلط ہے۔

منزہ آپا کی غیر موجودگی میں نواز احمد گھر واپس آئے تو ببلو آج خلاف توقع صحن میں گھومتے ہوئے رٹے لگانے میں مصروف تھا۔

"میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آج کمرے سے نکلنے کی جسارت کیسے کر دی آپ نے؟؟"

نواز احمد نے ببلو سے پوچھا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"بس جی گھبرا رہا تھا تو نکل آیا کمرے سے.." بلو نے عینک کو پیچھے ٹکاتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"اچھا شکر ہے آپکا جی گھبرایا ورنہ ہمیں تو لگتا تھا کہ آپ کمرے کی دیواروں کو ہی پیارے ہو چکے ہیں.." نواز احمد بولے تھے۔

لائٹ پرپل جرسی کے نیچے بلیک جینز میں بلو مسکرایا تھا۔

"اچھا اب کے چائے بنانا تو ایک کپ مجھے بھی دینا.." انہوں نے کہا اور پنیری کی طرف آ گئے۔

بلو نے اب ہیڈ فون پر نعتیں لگا رکھی تھیں۔ نازو اور منزہ آپا اب گھر واپس آ چکی تھیں۔

ڈرائنگ روم میں قہقہوں کی برسات تھی۔

بس کردو منزہ اتنا ہنسنا ٹھیک نہیں ڈرائی فروٹس کی پلیٹ اُٹھاتے ہوئے شاہانہ نے کہا۔

"جی کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں، بس میں چاہتی ہوں کہ شادی جلدی سے ہو جائے درمیان میں کوئی رکاوٹ نہ آئے.." منزہ آپا نے چلغوزے پلیٹ سے اُٹھائے تھے۔

"ہاں بس اللہ پاک خیر کا وقت لائے.." شاہانہ بیگم نے دعا کی تھی۔

www.neweramagazine.com

"آمین ثم آمین.." منزہ آپا نے کہا تھا۔

"کیا دعائیں ہو رہی تھیں.." چائے کے کپ ٹرے میں لاتی ہوئی نازو نے پوچھا تھا۔

"تمہارے لیے دعا کر رہے تھے.." منزہ آپا بولی تھیں۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اچھا شکریہ جناب.." نازو نے شرمگیں مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے کہا تھا۔ نازو عموماً ایک تیز چلبلی سی لڑکی تھی۔ شرم سے اس کا واسطہ کم کم ہی پڑتا تھا۔

لیکن شاید نکاح کے دو بول ساری تیز طراری کہیں بھگا کر لے گئے تھے۔

ساہیوال میں آئیں تو چوہدری منظور کے گھر اس وقت سب لوگ چار پائیاں صحن میں ڈالے سرما کی دھوپ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"واہ بھائی اب پڑھائیاں ہونگی، دیور جی نے بھی ہماری دیورانی کے برابر کی ہی تعلیم حاصل کرنی ہے اب.." کنیز بھابھی نے کہا تھا۔

"ہاں بھابھی ہماری گوری چٹی ذہین نازو کے برابر تو اب ہادی کو آنا پڑے گا نا.." کپڑا چہرے سے ہٹاتے ہوئے آیت نے کہا تھا۔

"ہنہہ.." یہ آواز سمیرا بھابھی کی طرف سے آئی تھی۔

ہادی سمیت سب نے حیرت سے دیکھا تو وہ اٹھ کر اندر چل دی۔

"ویسے بھابھی کو بہت مرچیں لگتی ہیں اپنی نازو سے.." آیت نے ہلکی آواز میں کنیز سے کہا تھا۔

"تو ہادی کو کونسا اپنی نازو شہد لگتی ہے"..

کنیز نے کہا تھا۔

آیت اور کنیز کے بے ساختہ قہقہوں سے گھبرا کر ہادی پاؤں پٹختا اندر چلا گیا۔

"لو جی یہ بھی گئے.." آیت بولی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

ہادی دراصل آج ہی بی اے کا داخلہ بھر کے آیا تھا۔دو مہینوں کے بعد تھرڈ ایئر اور فورتھ ایئر کے اکٹھے پیپر زدینے تھے۔جس کی وجہ سے صبح سے ہی بیچارے کی دھلائی ہورہی تھی۔

نسرین کے وہی روزوشب تھے۔دن بھر گھر کے کام اور ساتھ ہی ماہیے ٹپے گنگنانا۔اماں کو پتا نہیں آج کل کونسا غم کھائے جارہا تھا ساہیوال سے واپسی کے بعد سے ماتھے پر پٹی جو باندھی تھی وہ آج ہی اتری تھی۔

فیصل آباد میں آج موسم قدرے سرد تھا۔نسرین دوجرسیاں چڑھائے صحن میں پوچا لگارہی تھی اور گنگناہٹ ہولے ہولے جاری تھی۔

"بس تیری زندگی میں یہی پوچا لگانا رہ گیا ہے اب کچھ گن ہوتے تو اب تک بیاہی گئی ہوتی"..

اماں نے کچن سے لائی ہوئی ٹرے تپائی پر پٹخی.چائے چھلک پڑی تھی اور اماں کا اتنے دن سے اندر دبا ہوا غصہ بھی۔

ماجرا کچھ یوں تھا کہ نسرین نے وہ گانے گائے اور لڈیاں ڈالی تھیں کہ اماں کو غصہ آگیا اور تو اور حسینہ بیگم سے ہادی کے نکاح کی خوشی میں جوڑا اور جوتا بھی لیا۔اور تو اور منزہ آپا نے بھی چند نیلے نوٹ پکڑائے تھے۔سچ میں نسرین ہی اتنی رونق ڈال سکتی تھی اور کوئی نہیں۔

سمرین کو بہت غصہ تھا اس نے اگلے دن ہی اماں کو روانہ کردیا تھا اور نسرین کو بہت سنائی تھیں ۔اس دن سے اماں اور سمرین کا بائیکاٹ تھا۔جبکہ شوکی اور نسرین کی بہت بن رہی تھی۔

"بس کردے اماں.."نسرین نے گیلے ہاتھ خشک کر کے چائے کا کپ اُٹھایا تھا۔

"یہ مت سمجھنا کہ مان گئی ہوں میں، یہ صرف اسی لیے بنائی ہے کہ سردیوں میں ہر دوسرے دن تو بیمار ہو جاتی ہے.. پھر مجھ نمانی کو تیری خاطریں کرنی پڑتی ہیں.."اماں نے بات کر کے دوسری طرف منہ کر لیا۔ جبکہ نسرین ٹھنڈی ہوتی چائے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

شوکی کا تیسرا سمیسٹر تھا وہ بہت مصروف تھا۔ آجکل عصر کی نماز یونیورسٹی میں ہی ادا کر کے گھر واپس آتا تھا۔ آج تو اور بھی لیٹ ہو گیا تھا۔

شوکی گھر آیا تو کھانا ٹرے میں تیار ملا تھا۔ یونیفارم بدلے بغیر ہی کھانا کھایا تھا اس نے۔ آخری لقمہ لے رہا تھا کہ نسرین چائے لے آئی تھی۔

"ویسے کیا فرمائش ہے؟"شوکی نے چائے کا کپ اُٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"کچھ خاص نہیں، بازار سے کچھ سامان لینا تھا.."نسرین نے لہجے کو گڑ میں ڈبو کر بات کی تھی۔

"اچھا جی.."شوکی نے جواب دیا اور چائے کی چسکیاں لینے لگ گیا۔

"اچھا تو میں ہاں سمجھوں.."پلنگ کے پاس سنہری جوڑا پہنے نسرین نے جیسے مدھ سرائی کی تھی

۔

شوکی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"میں نے کونسا لطیفہ سنایا ہے؟؟ "

نسرین کو فوراً مرچیں لگ گئی تھیں۔

"قسم سے نسرین تم جب آرام سے بات کرتی ہو تو ہنسی چھوٹ جاتی ہے ایسا لگتا ہے کہ ایکٹنگ کرتی ہو.."وہ بول کر پھر سے ہنسا تھا۔

"اچھا.."نسرین نے دانت پیستے ہوئے کہا اور ٹیبل پر دھرا گلدان اُٹھالیا تھا۔

"وہ دیکھو سامنے چھپکلی.."شوکی نے نسرین کو ڈرایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔

پیچھے سے آنکھیں بند کیے نسرین چیخ رہی تھی۔

" یار اتنا ظالم شخص ہے ابھی تک نئی نویلی بیوی سے کوئی رابطہ نہیں کیا.."نازو رات میں شال اوڑھے صحن میں ٹہلتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

"اس شبنم کی دفعہ تو بہت خوش تھا.."نازو نے پھر خود کلامی کی۔سرمئی جوڑے پر سفید شال اوڑھے وہ سرما کی رات کا ایک خوبصورت حصہ معلوم ہو رہی تھی۔سر تا پا ہادی سے ناراض نظر آتی..آسمان نازو کی بے چینی پر کھل کر مسکرا رہا تھا۔

"آج تمہارے صاحبزادے نے داخلہ جمع کروا دیا ہے بی اے کا.."منظور احمد نے رات کو لحاف سے سر نکال کر کہا تھا۔

"جی پتا ہے صبح سے سارے گھر والے رگڑ ادے رہے تھے اُسے 'سر شام اپنے کمرے میں گھس گیا تھا.."حسینہ بیگم اپنی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولی تھیں۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اتنے میں دستک ہوئی اور کنیز سلگی ہوئی انگیٹھی اندر لائی تھی۔ گھر میں جدید دور کی سب سہولیات تھیں لیکن ان کو مزہ صرف انگیٹھی کے آگے ہاتھ سینکنے سے ہی آتا تھا۔ کنیز شدید سردیوں میں یہ ڈیوٹی بغیر ماتھے پر شکن لائے نبھاتی تھی اور ڈھیروں دعائیں وصول کرتی تھی۔ ہمیں زندگی میں صرف دعائیں ہی تو چاہیے ہوتی ہیں جو ہمارا مقدر بدل دیتی ہیں۔ ہمیں اندھیر راہ سے روشن راستے میں لے آتی ہیں۔ اور کنیز دعائیں لیتے نہ تھکتی تھی اور ساس سسر دیتے نہ تھکتے تھے۔

"بہت شکریہ.." منظور چوہدری جو عشاء کے بعد بستر میں گھس گئے تھے اُٹھ بیٹھے تھے۔

"بیٹھو بیٹا.." حسینہ بیگم نے کہا تھا۔

"میں ابھی آئی آپ لوگوں کے لیے گجریلا لیکر....." کنیز نے کہا اور چل دی۔

"وہ کچن کی جانب جا رہی تھی جب اسے سمیرا کے کمرے سے آوازیں آئی تھیں "..

"اففف یہ بیٹھے بٹھائے سمیرا اسٹھیا گئی ہے.." کنیز نے سوچا تھا۔

سمیرا نے اپنے شوہر سے بے جا ضد لگائی ہوئی تھی کہ دوبئی جا کر کماؤ۔

بیچارہ میٹرک پاس اپنے کاروبار سے اچھا خاصا کما رہا تھا۔ سمیرا کا بہنوئی جب سے دوبئی گیا تھا اس کے طور طریقے ہی بدل گئے تھے۔ ہر وقت یہی روتی تھی کہ اسکا شوہر بھی وہیں جائے۔ بہنوئی ایم بی اے تھا تو اسی حساب سے ملازمت تھی۔ اب یہ بیچارہ دوبئی میں مزدوری ہی کر سکتا تھا۔ حالانکہ یہاں اچھا خاصا کما رہا تھا اور سمیرا کو کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔ لیکن موازنہ جو ہے یہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

انسان کو موت تک لے جاتا ہے۔بندہ اپنی اچھی بھلی زندگی کے روز و شب کو دوسروں کی زندگی کے ترازو میں تولتا رہتا ہے اور اپنے آپ کو حاصل شدہ نعمتوں کی ناقدری کرتا رہتا ہے۔

وہ ایک مشہور قول ہے نا..

"Comparison will kill you."

سمیرا اسی لیے آج کل سب سے کٹی کٹی سی رہتی تھی۔پہلے سمرین کیا کم تھی جو اس نے بھی اپنی الگ مسجد بنالی تھی۔

کنیز بیچاری نالاں تھی۔اب سمرین کے ساتھ ساتھ سمیرا کے نخرے بھی برداشت کرنے پڑ رہے تھے۔

وہ ایک پلیٹ میں گجریلا لیکر واپس ساس سسر کے پاس آئی تو انہوں نے موڈ سے اندازہ لگالیا تھا۔

"پرایا گھر دیکھ کر اپنے گھر میں آگ نہیں لگاتے بیٹا.." چوہدری منظور گویا ہوئے۔

"جی چچا! لیکن سمیرا کو کون سمجھائے"

کنیز نے لقمہ دیا تھا۔

"ہاں رشتوں کو برباد کرنے کے لیے ایک زرا بھر چنگاری ہی کافی ہوتی ہے.." حسینہ بیگم سرخ کوئلوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"جی چچی آپ بس دعا کیا کریں کہ سمیرا کے سر سے یہ بھوت اتر جائے.." کنیز نے کہا تھا۔

"آمین.." دونوں میاں بیوی نے جھٹ سے کہا تھا۔

نسرین کے ایک دو رشتے آئے تھے۔ آج کل نسیم بیگم کا موڈ کچھ اچھا تھا۔ شوکی سے کہا ہوا تھا کہ پتا کرائے وہ۔ کہیں بات وات بنے تو جھٹ سے نسرین کو بیاہ دے۔ سمرین تک بھی خبر پہنچ چکی تھی وہ خاصی خوش تھی۔ اس نے ساس سسر سے بھی تذکرہ کیا تھا۔ چوہدری منظور نے سارا جہیز دینے کا کہا تھا۔ جس کی وجہ سے سمرین کے دل میں بڑی زور کی لگی ہوئی گرہ ڈھیلی ہو کر کھل گئی تھی۔ آج کل اس کا موڈ اچھا تھا۔ اپنے گھر والے کے ساتھ بھی اور بچوں کے ساتھ بھی۔ سردیوں کی چھٹیوں میں وہ فیصل آباد جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ خیر سمرین کی یہ عادت بہت اچھی تھی کہ وہ پرانی باتوں کو زیادہ دیر تک دل سے لگا کر نہیں رکھتی تھی۔ اگر اگلے نے ایک قدم بڑھایا ہے تو سمرین دو نہیں تو تین قدم اس کی جانب ضرور بڑھائے گی۔ ہم سب خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہیں تو سمرین کی یہ خوبی کافی خامیوں پر بھاری تھی۔۔۔

www.neweramagazine.com

نازو آج کل دل جمعی سے پڑھائی کر رہی تھی۔ ڈیٹ شیٹ آ گئی تھی۔ امتحانات سر پر تھے لیکن اس بار صرف امتحان ہی حاوی نہیں تھے۔ ہادی بھی دن رات آنکھوں میں آ بستا تھا۔ کتاب کھولتی تو صفحہ پر وہ مسکراتا ہوا نظر آتا۔ آئینہ دیکھتی تو جھٹ سے ایسا لگتا کہ وہ مجسم آ کھڑا ہے۔

نازو کو ہادی سے مجازی محبت ہو چکی تھی۔ لیکن ابھی ہادی کی طرف سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ ایک میٹھی کسک دن بدن نازو کے وجود کا احاطہ کر رہی تھی۔

کیا پوچھتی ہو؟؟

کہ کیسے ہیں وہ؟؟

سنگ دل بڑے

ہر جائی وہ

کوئی خبر نہ

نہ کوئی پتا ان کا

رہتے ہیں کار جہاں

میں مصروف

دکھائی وہ....

نہ چھٹی

نہ کوئی پیغام آیا

لیکر ان کی یادوں کا سایہ

ہم ہارے ہوئے شیدائی ہیں

وہ سنگ دل اور ہر جائی ہیں۔۔۔

www.neweramagazine.com

ہادی پر آج کل پڑھائی کا بھوت سوار تھا۔گلی محلے والے سب اب ہادی کی صورت دیکھنے کو ترستے تھے۔ لیکن مجال ہے جو ہادی کی جھلک نظر آئے۔اُسے اس ایک مہینے میں بھرپور تیاری کر کے فسٹ ڈویژن سے پاس ہونا تھا۔تا کہ ایم اے والی بیوی کے سامنے اس کی بے عزتی نہ ہو۔ایک تو ناز و بہت نخرے والی تھی۔ کیا پتا؟؟ ہادی کو بات بات پر پڑھائی کا طعنہ دیتی...نہ بھئی ہادی تو پڑھ کر رہے گا۔اس نے سوچ رکھا تھا کہ بی اے کلئیر کرنے کے بعد وہ ماسٹر ز کرے گا اور فائنل کے امتحانات سے پہلے رخصتی کے لیے ہر گز نہیں مانے گا۔لیکن انسان پلان کچھ اور کرتا ہے۔اور تقدیر کے اپنے قصے ہیں۔ لیکن اس سے ایک فائدہ تو ہادی کو ہونے والا تھا چار سال سے چھوڑی ہوئی تعلیم کو مکمل کرنے کا اور تعلیم تو ایک زیور ہے جو انسان کو چار چاند لگا دیتا ہے۔اس کو حاصل کرنے کے لیے نہ عمر کی قید نا کوئی ذات پات کا رولا۔۔یہ تو کبھی بھی کسی بھی وقت حاصل کی جا سکتی ہے۔ماں کی گود سے لیکر گور تک۔ تعلیم نے ہر آواز پر لبیک کہا ہے۔ہر شخص کو اسکی بساط کے مطابق نوازتی ہے۔یہ تعلیم بڑی کمال کی شے ہے۔اس کو حاصل کرنے کے فائدے ہی فائدے ہیں۔ کوئی نقصان نہیں۔ہادی کو اس بات کا اندازہ بہت جلد ہونے والا تھا اور یہ تعلیم اس کی زندگی بدلنے والی تھی۔وہ سونے سے کندن ہونے جا رہا تھا ۔وہ خام وقت کو بہترین مصرف میں گزارنے والا تھا اور سب سے بڑی بات وہ کاروبار بڑھانے والا تھا اور چوہدری منظور صاحب کا سب سے انمول رتن ثابت ہونے والا تھا۔اس چیز کا سہرا

نازو کے سر تھا۔وہ ہادی کی زندگی میں داخل ہوئی تھی تو ہی ہادی نے آگے بڑھنے کا سوچا تھا۔اور بلاشبہ ٹھیک وقت پر درست سوچا تھا۔

منزہ آپا آج کل اسی انتظار میں تھیں کہ کسی طرح نواز احمد کہیں تبلیغی دورے پر جائیں۔تو انہوں نے پیچھے سے ساری سبزیاں اتار کر باغیچے میں پھول لگانے تھے اور لکڑی کی خوبصورت میز و کرسیاں خرید کر روز شام کی چائے یہیں پینی تھی لیکن اس بار نواز احمد کا کوئی دورہ آکر نہیں دے رہا تھا۔بیچارے اس بات سے بے خبر تھے کہ بیگم کے کیا عظائم ہیں۔

رمیز کو نوکری مل گئی تھی اور ساتھ ہی فلیٹ اور گاڑی بھی۔معراج احمد کو پتا چلا تو احتشام کے گھر مبارک باد دینے گئے اور ساتھ مٹھائی بھی لے گئے تھے۔رمیز کے زخموں پر تو جیسے کسی نے نمک چھڑک دیا تھا۔وہ آج کل پاک پتن آیا ہوا تھا۔وہ بس چند منٹ ہی بیٹھا تھا پھر باہر چلا گیا تھا ۔اور اب سارے شہر میں سڑکوں پر بے مقصد آوارہ گردی میں مصروف تھا۔

دل تھا کہ چین ہی نہیں پا رہا تھا۔کیسی کیسی لڑکیوں نے اسکی زندگی میں آنا چاہا تھا لیکن وہ پہلے پڑھائی مکمل کر کے ہی ان کاموں میں پڑنا چاہتا تھا۔اب جو دل کو نازو بھائی تھی تو وہ فوراًہی کسی اور کی ہو گئی تھی۔دل روز بھر آتا تھا۔اور وہ اونچا لمبا مرد راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتا تھا۔سیانے درست کہتے ہیں کہ اگر آپکی سمت ٹھیک نہ ہو تو عشق کسی بلا سے کم نہیں ہے۔بے ضرر

Copyright by New Era Magazine

اور یکطرفہ عشق اور چیز ہے۔لیکن ایسا عشق جس میں صرف حصول کی خواہش ہو اور یہ خواہش ناجائز ہو تو پھر ایسا عشق زندگیوں میں طوفان ہی لاتا ہے۔اور نجانے رمیز کے اس طوفانی عشق نے کیا دن لانا تھا؟یہ بات تو ابھی صرف کاتب تقدیر کو پتا تھی۔

ہادی کے امتحانات شروع ہو چکے تھے۔اور محلے کا ایسا کوئی گھر نہیں تھا کہ جس سے ہادی کے لیے کچھ کھانے کو نہ آیا ہو۔جس طرح ہادی بڑھ چڑھ کر ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا ۔اس بار سب اس کی پڑھائی کے سبب اسکی خدمت کر رہے تھے۔محلے کے تمام گھروں میں اس کے دوست یار تھے۔جو اپنی ماؤں بہنوں اور بیویوں سے اس کے لیے روز کوئی نہ کوئی سوغات بھیج رہے تھے۔سب کا خیال تھا کہ وقتی بھوت ہے اتر جائے گا لیکن یہ خیال غلط تھا ۔ہادی اب اس تعلیم کے سمندر میں غرق ہونے والا تھا۔جا.جی کی دوکان کی بہاریں ختم تھیں۔ اب مسجد سے کوئی لونڈے بھاگتے تھے تو مولوی صاحب کسی اور کو دوڑاتے تھے۔گلیاں سنسان تھی اور صرف ہادی کا کمرہ آباد تھا۔بعض اوقات ایک چیز ویران ہوتی ہے تو ہی دوسری آباد ہوتی ہے۔وہ کمرہ جہاں رات میں فلمیں اور گانے سننے کے لیے ٹی وی یا ڈیک لگایا جاتا تھا ۔وہاں اب ہادی صاحب رات گئے تک پڑھتے رہتے تھے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"ہمارے بزرگ کہہ گئے ہیں کہ سر پھرے مرد کو صرف ایک عورت ہی نتھ ڈال سکتی ہے.."

حسینہ بیگم نے چوہدری منظور سے کہا تھا۔

"ہاں دیکھ لو اپنا ہادی.. کیسے کایا پلٹی ہے اس کی.." وہ بولے تھے۔

"ہاں بس اب یہ مستقل ہی ہو..." حسینہ بولی تھیں۔

"ہاں انشاءاللہ ایسا ہی ہو گا نیک بخت..." انہوں نے کہا تھا۔.........

نازو نے جیسے تیسے امتحانات کی تیاری کر کے امتحانات دے دیے تھے۔ آج کل پھر سے فارغ تھی۔ ہادی کے خیالات ہی دل و دماغ پر چھائے ہوئے تھے۔ دوسری طرف وہ واقعتاً پتھر ثابت ہوا تھا۔

منزہ مامی سے نازو کو ہادی کی خبریں ملتی رہتی تھیں۔ نازو دل مسوسنے کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتی تھی۔ خیر چند دنوں میں اسماء پاکپتن آ رہی تھی کہ اس کی بڑی نند کی شادی تھی۔ تو نازو کے لیے یہ خیال خوش کن تھا کہ کچھ وقت اچھا گزر جائے گا۔ ورنہ وہی روز و شب تھے.....

ہادی کے امتحانات ہونے میں اب چند دن رہ گئے تھے۔ اسے دنیا جہان کی کوئی خبر نہ تھی۔

آیت بیچاری بدمزہ سی ہوئی پھرتی تھی۔ ہادی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔

سمیرا کی ہنوز وہی منطق تھی۔ وہ اپنی ضد سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی اور یہ ضد اسے جلد ہی سبق سکھانے والی تھی۔ سمرین نے بھی کچھ دنوں میں فیصل آباد جانا تھا..........

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نواز احمد آج چالیس دن کے لیے تبلیغی دورے پر جا رہے تھے۔منزہ آپا کی تو من کی مراد بر آئی تھی۔خوشی خوشی ہر کام کر رہی تھیں۔نواز احمد جب بھی جاتے تھے سب سے زیادہ اپنے پودے کے بارے میں ہی تحفظات کا شکار رہتے تھے۔اس باران کے سارے خوف سچ ثابت ہونے والے تھے۔کیونکہ منزہ آپا نے باغیچے کی کایا پلٹنے کا سوچ رکھا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ دنوں سے ایک نارمل انسان کی طرح گھر کی سرگرمیوں میں شریک ہو رہی تھیں۔آج تو کچن میں شام کی چائے بھی بنائی تھی۔اب اپنے کمرے کی صفائی بھی کرتی تھیں۔ایک آن لائن اسلامک سینٹر میں بھی روز ایک گھنٹے کی کلاس لیتی تھیں۔دل جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔بالکل چپ ساکت۔جیسے بہت بڑے طوفان کے بعد معمولات زندگی ٹریک پر آ جاتے ہیں۔وہ بس اپنے آپکو مصروف رکھتی تھی۔لیکن ایک جو کسک تھی جو دن رات اپنی لپیٹ میں لیے رکھتی تھی اور چبھتی رہتی تھی۔اس کسک سے چھٹکارا مل گیا تھا۔ایک میٹھا درد تھا جو دل کو بھا رہا تھا۔اور کئی مہینوں بعد اس کے دل نے شکر کا کلمہ پڑھنا شروع کیا تھا۔ورنہ وہ تو انتہائی ناشکری تھی۔بعض اوقات اللہ ہمیں ایک دم پر سکون اور بے فکر زندگی سے اُٹھا کر موت کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہے تاکہ ہمیں اس زندگی کی قیمت کا اندازہ ہو۔اور صرف خدا کی یہ شان ہے کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ اسی کو چاہا جائے۔جہاں ہم انسانوں نے کسی چیز یا انسان کو پوجنا شروع کیا وہاں سے خرابی شروع۔ہم لوگ بلندی سے تنزلی کا سفر دنوں میں طے کر لیتے ہیں جب ہم دل کی

مسند پر کسی ناخدا کا راج بحال کرتے ہیں۔ خیر غلطیاں ہماری سرشت میں شامل ہیں۔ وہ بھی سنگین غلطیوں کے بعد صراط مستقیم پر چل پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی بیچارا بہت پریشان تھا۔ اس نے دن رات پڑھائی میں دماغ کھپایا ہوا تھا۔ ایک بیچاری نازو کے لیے وہ کیا کیا جتن کر رہا تھا۔

بیچارے کے سر پر پڑھائی چڑھی ہوئی تھی۔ ہر وقت رٹا رہتا تھا۔ اور پڑھتا رہتا تھا۔ پھر کیا ہوا کہ اس توجہ نے پاس کرا دیا۔ ہاں جی اب عبد الہادی صاحب بی۔ اے پاس ہو گئے تھے۔ ٹور ہی وکھری ہو گئی تھی۔ ڈریسنگ میں سلیقہ آگیا تھا اور تو اور آوارہ گردی بھی بند تھی۔

نازو کا بھی رزلٹ آگیا تھا وہ بھی پاس تھی۔

ہادی اور نازو کی شادی کی تیاریاں باقاعدہ شروع ہو گئی تھیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رمیز اپنے دوستوں کے ساتھ فیصل آباد گھومنے گیا ہوا تھا۔ وہاں پر اس کی ملاقات اچانک ہی نسرین سے ہو گئی تھی۔ ہوا یوں کہ راستے میں جاتے ہوئے کسی نے نسرین کا بیگ کھینچا تھا نسرین کیا کم تھی دوڑ پڑی پیچھے۔ رمیز اور اسکے دوستوں نے دیکھا تو اکیلی لڑکی کی مدد کو پہنچ گئے نسرین اس دن کچھ اچھے حلیے میں تھی۔ رمیز کو بہت اچھی لگی زندہ دل لڑکی ہٹ کر باقی سب سے۔ اس نے سوچا کہ یہ ٹھیک رہے گی۔ بلکہ یہی لڑکی اس کی زندگی میں رنگ بھرے گی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اسنے سوچا اور ایک ہفتے کے اندر ہی وہ رشتہ ڈال کر منوا چکا تھا۔ اس نے چوہدری معراج کو ساتھ لیا تھا کیونکہ پتا کروانے پر نسرین سے ان کی رشتہ داری نکل آئی تھی۔ اور دس دن میں ہی نکاح ہو گیا تھا۔ نازو کے دل سے جہاں بوجھ اترا وہیں رمیز کا دل بھی ہلکا پھلکا ہو گیا۔ ساتھ ہی سمرین اور نسیم بیگم بھی خوش تھیں۔ نسرین بہت خوش تھی۔ اس نے شوکی کے کہنے پر اب اپنا لائف اسٹائل بدلنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

نازو اور ہادی کی شادی سر پر تھی۔ چوہدری نواز کی اب تک کوئی خبر نہ تھی۔ وہ تیس دن سے باہر تھے۔ اب تو ان کا لان بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتا تھا۔ منزہ آپاں نے گلاب کی کیاریاں لگائی تھیں ساتھ ہی کرسیاں اور میز خرید لائی تھیں۔ بلو اور بلی اپنا شام کا کام اکثر وہیں پر نپٹاتے تھے۔ گھر میں ایک خوبصورت اور خوش کن منظر تھا۔ سب بہت ہی خوش تھے۔ منزہ آپاں اندر سے ڈری ہوئی تھیں۔ لیکن خوش بھی تھیں۔ ہر عورت کی اپنی راجدھانی ہوتی ہے۔ جس کے لیے وہ زرا سا بھی کمپرومائز نہیں کرتی ہے۔ اور گھر کو جنت بنانے میں عورت کا ہی ہاتھ زیادہ ہوتا ہے اس لیے اسے حق ہے کہ وہ من مانی کرے۔ یہ حق اسے مذہب نے دیا ہے۔

منزہ آپاں کے آج کل تو دن رات بازار کے چکر لگ رہے تھے۔

\-

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نازو کو معراج احمد نے ایک فلیٹ لیکر دیا تھا اور ساتھ ہی کیش دے رہے تھے۔ کیونکہ گھر کو فرنشڈ پہلے ہی کروالیا گیا تھا۔ یہاں ساہیوال میں پرانی طرز پر بنے ہوئے گھر کے ایک سائیڈ سے پورشن کو الگ کیا گیا تھا، جس میں پہلے سے ہی دو کمرے ایک کچن اور ایک اٹیچ باتھ بھی تھا۔

سب بہت خوش تھے اور دھوم دھام سے تیاریاں کر رہے تھے۔

اور سمیرا کا دماغ بھی ٹکانے آگیا تھا جب اس کے بہنوئی کو غبن کے سلسلے میں جیل جانا پڑا تھا ۔بہن بہت تنگ تھی۔ سمیرا نے سب سے معافی مانگی تھی۔اور ساتھ ہی کہا تھا کہ وہ آئندہ اپنی زندگی کا دوسرے سے موازنہ نہیں کرے گی۔

سمیرا بہت خوش تھی اب اور پہلے کی طرح کچن میں باری نپٹا رہی تھی۔

نازو کا دل کبھی بہت خوش ہوتا تو کبھی اداس۔ دوسری طرف سے ابھی تک کوئی پیشکش نہیں کی گئی تھی۔ نازو کبھی غصے میں کوسنے لگتی کہ اس کی بیوی ہوں اور کوئی پروا نہیں اور کبھی پھر سے پیار و محبت کے گیت سننے لگتی تھی۔یوں زندگی گزر رہی تھی۔

اسماء اب کزن کی شادی کے بعد اپنی اماں کے ساتھ اپنے پورشن میں ہی رک گئی تھی۔ اس نے نازو کی شادی کے بعد ہی جانا تھا۔ کراچی سے شاپنگ کرنی تھی پھر اس کی شادی بھی قریب آ جاتی غرض راوی ابھی چین ہی چین لکھ رہا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

رمیز کو پتا چلا کہ نسرین فلموں کی شوقین ہے تو اس نے ولیمہ ایک فلمی پارٹی کے طور پر ارینج کرنے کا سوچا تھا۔اس نے سوچا تھا کہ جتنا جلدی وہ نسرین کی پسند کو اپنائے گا اتنا ہی بہتر ہو گا۔

نازو کی شادی کے ہفتے بعد نسرین کی شادی طے پائی تھی۔سب مطمئن تھے اور دل بھی سب کے خوش تھے۔

تبلیغی دورے سے رات کو بارہ بجے نواز احمد لوٹ چکے تھے۔گھر میں ہلچل تھی۔فوراً لائٹ جلا کر سبزیوں کو دیکھنا چاہا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہاں پر ہرا بھرا لان تھا۔شدت غم سے آنکھیں بھینچ لیں۔صبح بدلہ لینے کا سوچا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے؟؟؟؟" صبح نماز کے وقت منزہ آپاں سے کیا جانے والا سوال تھا۔

"بس میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے" منزہ آپاں بولی تھیں۔

"کیوں..."؟؟؟انہوں نے غصے سے پوچھا

"میرا گھر میری مرضی یہ آنکھیں کسی اور کو دکھانا۔۔۔" منزہ اپاں نے کہا تھا۔

"بہت اکڑ گئی ہو، مظلوم سبزیوں پر رحم کھا لیتی "...

"بس کرو میاں یہ ڈرامے میرے بچے فضول کا ڈرامہ برداشت کرتے رہیں تم ہر وقت تبلیغ پر میں کہاں جھاڑ جھنکار پھرولتی پھروں۔باغیچے سے بلو کتنا خوش ہے باہر بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ "

"اچھا۔۔" وہ کچھ دھیمے پڑے تھے۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"جی ہاں! میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھیں"...

"کمال ہے۔۔۔"نواز احمد بولے تھے۔

"باکمال ہو تم میاں..."وضو کرنے جاتی ہوئی منزہ بولیں تھیں

"لاحول ولا۔۔۔"وہ ہولے سے بڑبڑائے تھے۔

نسرین کی درست معنوں میں لاٹری نکلی تھی۔ہادی اور نازو ایک دوسرے کی قسمت میں تھے۔ رمیز کا ساتھ نسرین کے ساتھ جڑنا تھا۔

رمیز دل سے تمام غصہ مٹائے زور و شور سے شادی کی تیاریوں میں مگن تھا۔ایک طوفان نے گویا راہ بدلی تھی یا رات کی تاریکی میں فناہ ہو گیا تھا۔یا شاید نازو یا ہادی کی کوئی نیکی آگے آگئی تھی ۔ورنہ رمیز کے ارادے خطرناک تھے۔خیر اب معاملہ سلجھ چکا تھا۔

ہادی نے نیا آفس بنوایا تھا پراپرٹی کا بزنس نئے سرے سے ترتیب دے رہا تھا۔سب خوش تھے۔ نازو کے دل سے بھی ان دیکھے اندیشے نکل چکے تھے۔وہ سب بھلائے شاپنگ کی دنیا میں مگن تھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کبھی دوپٹے رنگائے جارہے ہیں تو کبھی گوٹا کناری لگوائی جارہی ہے۔ صبح مارکیٹ جارہی ہے تو شام کو درزی کے پاس غرض اسی طرح دنوں ورات کے چکر سے شادی کا دن آن پہنچا تھا

اور وہ وقت آگیا تھا جب ایک شہزادہ اپنی شہزادی کو لینے آجاتا ہے شان وشوکت اور دھوم دھام سے۔

منزہ آپاں تو بہت خوش تھیں۔ان کے تو گویا قدم زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔ان کی ناز واب ہادی کی ہوگئی تھی۔

اور ناز واس کی تو چھب ہی نرالی تھی۔

جب سے تجھ سے ناطہ جوڑا ہے!!

میرا دھیان نہیں ہے پاس رے

رہا تیرے سوا کچھ نہیں خاص رے

بس تو ہی آس پاس رے

ہمیں یہ پیا ملن راس رے۔۔۔۔

ولیمہ پر کاپر کلر کے جوڑے میں کھلتی نازو نے یہ مہر ثبت کردی کہ ہادی نے واقعی محبت کو قبول کرلیا ہے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سب لوگوں کو جلدی تھی تو مہمان جلد ہی چلے گئے۔ کیونکہ ایک ہفتے بعد پھر خاندان میں شادی تھی۔ نسرین نے شادی میں شرکت نہیں کی تھی۔ وہ مایوں بیٹھی تھی۔ ہادی اور نازو نے تو لازمی شادی پر جانا تھا۔ کیونکہ دونوں طرف سے کارڈ تھا۔ سمرین ولیمہ کے اگلے دن میکے چلی گئی۔ منزہ آپاں کے اصرار پر ہادی نازو کو دوبئی لے گیا تھا۔ ہنی مون پر ان لوگوں نے نسرین کی مہندی پر آنا تھا۔

پورا ہفتہ پر لگا کر اُڑ گیا۔ نازو اور ہادی نے تمام گھر والوں کے لیے تحائف خریدے۔

وہ لوگ نسرین کی مہندی کے دن صبح پہنچے تھے۔۔۔

سب کو تحفے تحائف دے کر ریسٹ کیا پھر دوپہر میں سب نے فیصل آباد کا رخ کیا۔ پاک پتن سے منزہ آپاں اور نواز احمد پہلے ہی بچوں کو لیکر پہنچ چکے تھے۔

سبز جوڑے میں سجی نسرین بہت کھل رہی تھی۔ آج قدرے ہٹ کے میک اوور تھا تو اچھی لگ رہی تھی۔

بارات اور ولیمہ پر فلمی پارٹی نے نسرین کو دراصل ایک سرپرائز دیا تھا۔ وہ بہت خوش تھی۔ دونوں جوڑے بہت خوش تھے۔ خیر تصویر کا ایک رخ اور بھی تھا۔

تین سال بعد

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

بس کردو آیت بہت ہو گیا روگ اب چھوڑدو جان سراب کی۔نازو نے سفید جوڑے میں ملبوس آیت سے کہا جو ابھی ہی ایک گھنٹے قرآن کی آن لائن کلاس لیکر بیٹھی تھی۔

"میں کیا کروں بھابھی وہ بھولتا نہیں ہے ".

نازو نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لوگوں سے تعلق اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ انسان کہ دل میں وہ موجود رہتے ہیں چاہے نظر آئیں یہ نہیں لیکن ان سے رشتہ گہرا ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگوں سے تعلق بہت ہی پاکیزہ اور دل سے جڑا ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے ہی جینے کا دل کرتا ہے۔بس آیت بھی اسی سانول کے لیے جی رہی تھی۔

تین سال بعد۔۔۔۔۔۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔۔۔۔۔

مجھے سانول مل کبھی ستے میں

کسی گاؤں کے کچے رستے میں

میری سوہنی روٹی کھا کے دیکھ

میرے ہاتھ کی لسی پی کے دیکھ

میری ہانڈی پہ تُو واہ واہ کر

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

میرے مکھنا میرا امکھن چکھ

میرے گھر کے کچے آنگن میں

کبھی آ کے جھلے بیٹھا کر

میرا ہاتھ جلے بس چولھے سے

مگر ہستی تیری جل جائے

کبھی زخم پہ میرے مرحم رکھ

کبھی ہونٹ تُو دھر میرے ماتھے پر

شانے سے سرکتے آنچل کو

کبھی بڑھ کے تُو بھی تھاما کر

نہ ایسے تُو شرمایا کر

کبھی پاس تو میرے آیا کر

میری جھمکی، چوڑی پائل کو

کبھی تُو بھی شہر سے لایا کر

کبھی مجھکو سمجھ عزت اپنی

کبھی مجھکو دیوی سمجھا کر

بس اتنا میرے مجنوں کر

www.neweramagazine.com

Copyright by New Era Magazine

مجھے لیلی اپنی مانا کر

عشق میں کب دیکھا جاتاہے

وصل ملے گا کہ ہجر ملے گا

اس میں تو ہر حال میں محبوب کے نام کا وردہ کیا جاتا ہے۔

آیت کو کب کیسے شوکت عرف شوکی سے محبت ہوئی یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

بس نسرین کی شادی میں دل ہار بیٹھی۔ پھر کیا تھا شوکی نے آیت کی بدلتی نظریں محسوس کر لیں مگر دل میں نرم گوشہ محسوس کرنے کے باوجود اس نے زرا سی بھی حوصلہ افزائی نہ کی۔ سمرین آیت کی بھابھی تھی شوکی رشتے پیچیدہ نہیں کرنا چاہتا تھا تو پیچھے ہٹ گیا۔البتہ آیت کا وہ عشق تھا وہ کیسے پیچھے ہٹتی۔اس کے دل میں تو وہ کھب گیا تھا۔دن رات گردش بن کر لہو میں دوڑتا تھا ۔ہر دن گزرنے کے ساتھ محبت تھی۔گھر میں سب یہی سمجھتے تھے کہ آیت پڑھائی کی وجہ سے سنجیدہ ہو گئی ہے اور شاید لڑکپن سے نکل کر کچھ لڑکیاں جوانی میں میچور ہو جاتی ہیں سو یہی لیا گیا ۔لیکن یہ صرف چند لوگوں کو پتا تھا کہ یہ عشق کا روگ ہے جو آیت کو کھائے جا رہا ہے بار بار اور وہ گھلتی جا رہی ہے۔

شوکی اسپیشلائزیشن کے لیے اسکالر شپ پر امریکا چلا گیا۔ لیکن آیت کا قبلہ نہ بدلا وہ ڈٹی رہی کہ بس عشق ہے تو آیت ہے۔اس سے فرق نہیں پڑتا کہ محبوب متوجہ ہے یا نہیں۔ کب لاابالی اور چلبلی آیت سے ایک سنجیدہ لڑکی میں تبدیل ہوئی پتا نہ چلا۔ایک سال پہلے ماسٹرز مکمل ہوا تو

رہی سہی مصروفیت بھی ختم ہوئی۔اب آیت تھی اور دن رات کسی ناسور کی طرح بڑھتا عشق تھا۔اسی دوران رشتے بھی دیکھے جاتے رہے۔ہادی ناز واور منزہ آپاں کو صرف یہ آگاہی تھی۔ ہادی چونکہ آیت کی فطرت سے واقف تھا وہ کہیں بات بننے ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بچے اب بڑے ہو گئے تھے۔بلو یونیورسٹی میں تھا اور ببلی نائنتھ گریڈ میں آ گئی۔منزہ آپاں اور نواز احمد کی نوک جھونک ویسے ہی جارہتی تھی۔منزہ آپاں کا لان اب ہرا بھرا تھا۔نواز احمد کا دل اب بھی سبزیاں اگانے سے نہیں بھرا تھا۔گھر کے پیچھے زمین خرید کر وہاں سبزیاں اگا رکھی تھیں۔منزہ آپاں اپنے باغیچے سے خوش تھیں۔۔۔۔۔

نسرین اور رمیز کے دو جڑواں بچے تھے۔وہ آج کل دوبئی میں ہوتی تھی رمیز کی جاب کی وجہ سے ہر دو تین مہینے بعد پاکستان چکر لگتا تھا۔نسرین کا میکہ تو اب سمرین کا گھر تھا کیونکہ نسیم بیگم کا چھ ماہ پہلے انتقال ہو چکا تھا۔شوکی تدفین کے لیے آیا تو گھر کرائے پر چڑھا دیا۔زندگی تیزی سے گزر رہی تھی۔نسرین اب ایک خوبصورت اور تعلیم یافتہ عورت تھی۔پرائیویٹ ایف۔اے کر چکی تھی۔رمیز کے ساتھ نے نسرین کو نکھار بخشا تھا۔اب وہ خوش تھی۔شوکی بھی مطمئن تھا۔اب تو اسے شوکی کہنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔کیونکہ وقت نے اسے بدل دیا تھا۔کہاں وہ شوخ بات بات پر ماں اور بہن سے لڑنے والا شوکی اور کہاں اب پی ایچ ڈی کرتا ایک ہینڈسم اور بردبار مرد جو لاکھوں کماتا تھا۔ سمرین کو اب میکے کا کمپلیکس ختم ہو گیا تھا۔شوکت نے تو اپنی

Copyright by New Era Magazine

زندگی ہی بدل لی تھی۔اب نسرین کنیزاور سمیرا کی طرح مضبوط میکے کی ٹور مار سکتی تھی۔ہر دو تہن ماہ بعد کسی آتے جاتے کے ہاتھ قیمتی تحفے تحائف نسرین اور سمرین دونوں کو ملتے تھے

"بس اب کی بار جو رشتہ آئے وہ فائنل کر دینا۔۔۔"چوہدری منظور نے اپنی بیگم سے کہا۔

"ہاں جی میں یہی چاہتی ہوں پر یہ ہادی اپنی لاڈلی کے لیے پتا نہیں کونسا ہیرا ڈھونڈھنا چاہتا ہے ۔۔۔"حسینہ بیگم بولی تھیں۔

"بس دماغ خراب ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے۔۔۔"وہ بولے تھے۔

حسینہ بیگم نے اداسی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔۔

امریکہ میں اس وقت سردیاں عروج پر تھیں۔ برف باری نے معمولات زندگی کو بڑی حد تک متاثر کیا تھا۔سب لوگ سردی کی شدت سے تنگ تھے۔لیکن ان سب میں ایک ایساوجود تھا جسکے اندر باہر آگ ہی آگ تھی۔اسے سردیاں بہت پسند تھیں۔شاید تب سے جب سے دو نین کٹوروں میں دل الجھا تھا۔

وہ نسرین کی مہندی تھی جب گجرے لے جاتی ہوئی آیت پل بھر ٹھٹھکی تھی اور وہیں دونوں ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے تھے۔شوکت نے تو دل پر پاؤں رکھ لیے تھے۔لیکن آیت کے دل کا حال بیان ہو چکا تھا۔بظاہر ایسی کوئی بات نہیں تھی۔اب تو آیت کے بھائیوں سے بھی

مضبوط پوزیشن میں تھا شوکت لیکن وہ سمجھتا تھا کہ رشتے پیچیدہ ہو جائیں گے۔یوں وٹہ سٹہ بن جائے گا۔ لیکن ایسی بات نہیں ہونی تھی۔ یہاں ساہیوال میں سب سمجھ دار تھے۔ لیکن جو دل اور دماغ کی جنگ ہے نا یہ بڑی خطرناک ہوتی ہے بندہ اس میں پھنس کر کہیں کا نہیں رہتا ہے۔ شوکت بھی اسی جنگ میں اٹکا ہوا تھا۔اب کچھ عرصہ سے یہی لگتا تھا کہ وہ ہار جائے گا مگر اس نے شاید اپنی انا کو مقدم رکھا ہوا تھا۔وقت نے ثابت کر دیا تھا کہ شوکت کے اندر ایک انا پرور مرد چھپا ہوا ہے۔

آیت نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ شوکت کے عشق میں یوں مبتلا ہو جائے گی۔چند لمحوں کا کھیل تھا اور وہ بازی ہار آئی تھی۔اور اسی دن سے جیسے نظمیں اور غزلیں گنگنانا اس نے سیکھ لیا تھا۔-----

آیت جس طرح ایک سنجیدہ لڑکی کا روپ دھار چکی تھی تو سمرین کے دل میں یہ توپ گھر کر گیا تھا۔اس کی خواہش تھی کی آیت اس کی بھابھی بنے۔مگر شوکت شادی کا نام سنتے ہی بدک اٹھتا تھا۔آج نہیں تو کل آیت نے پرائے گھر جانا تھا۔

منزہ آپاں کے معمولات زندگی وہی تھے۔بس میکے کی طرف سے آیت کی پریشانی تھی۔ہادی کے سنبھلنے کے بعد اب آیت نے انہیں زچ کیا ہوا تھا۔شاید میکے کے غم ہی ان کو لاحق رہنے

تھے ورنہ سسرال میں کسی چیز کی کوئی کمی نہ تھی۔آیت کو سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی وہ لیکن وہ کسی لٹے پٹے مسافر کی طرح زندگی جی رہی تھی۔آج کل تو پھر بھی اس کی حالت کچھ بہتر تھی ورنہ پچھلے تین سالوں میں آیت کے ساتھ منزہ آپاں اور ہادی برابر ہی جلے تھے۔

"کیا سوچ رہی ہو بیگم۔۔۔؟"منتشر خیالات کو نواز احمد نے توڑا تھا۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔"انہوں نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن مجھ سے ایک کام ہوا ہے۔۔۔"وہ معصوم سے لہجے میں بولے تھے۔

"کچن میں برتن توڑ آئے ہو گے میاں حسب معمول۔۔۔"منزہ آپاں نے شوہر نامدار کو گھور کر دیکھا تھا۔

"نہیں میں نے باغیچے کے سارے پھول مسجد بجھوا دیئے ہیں آج محفل میلاد ہے ناتو ہی۔۔۔"

"اچھا کوئی نہیں ثواب کا کام ہے۔اگر کہیں اور بھیجے ہوتے تو پورا ہفتہ کھانا بند کر دیتی میں۔۔۔۔"

"واہ بھئی آج تو کمال ہو گیا۔۔۔"وہ مسکرائے تھے۔

"ہاں میاں تمہیں تو ہر کام کمال لگتا ہے کبھی مجھے تو نہیں کہا کہ کمال لگ رہی ہو۔۔۔۔"

انہوں نے سامنے شیشے میں اپنا سراپا دیکھا تھا۔ان تین سالوں میں ان کا وزن تیزی سے کم ہوا تھا۔

"وہ تو تم روز لگتی ہو اب روز روز قصیدے پڑھتا اچھا لگوں گا۔۔۔"چوہدری نواز بولے تھے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"قصیدے اور تم رہنے دو تم صرف دم درود پڑھ سکتے ہو لوگوں کے لیے۔ کبھی بیوی بچوں سے راضی مت ہونا۔۔۔"منزہ آپاں نے سنائی تھیں۔

"آہا بیگم !! اگر میں آپکے حسن میں قصیدے پڑھنے لگ جاؤں تو بچے کیا کہیں گے اب اس عمر میں ہمارے باپ کا دماغ چل گیا ہے۔۔۔"

"نہیں کہتے میرے بچے ہیں وہ۔۔۔"منزہ آپاں بولی تھیں۔

"ہہنہ۔۔میرے کچھ نہیں لگتے کیا۔.."نواز احمد نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

"بس میاں رہنے دو یہ شرمیلی محبوبہ جیسی ادائیں ہمیں نہ دکھایا کرو۔۔۔"

"کیا۔۔؟؟؟"وہ شاک میں تھے۔

"ہاں جی میں باہر جا رہی ہوں.بلو کے ساتھ بازار زرا کام ہے تم کھانا لے آنا مجھے شاید دیر ہو جائے۔۔۔۔"

"ظالم بیوی۔۔۔"وہ بدمزہ ہو کر بڑبڑائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ویسے تم آج کل کچھ زیادہ ہی اداس ہو۔۔"

ہادی نے رات کو نازو سے پوچھا تھا۔

"ہاں بس آیت کی فکر رہتی ہے۔۔۔"گلابی جوڑے میں گلابی رنگت لیے ہوئے نازو بولی تھی۔

www.neweramagazine.com

"اللہ ٹھیک کردے گا سب۔۔۔"ہادی نے کہا۔

"ہاں لیکن کب تین سال کم نہیں ہوتے۔وہ گھلتی جارہی ہے۔۔۔"نازو کی آنکھوں آنسو آگئے تھے۔

"یہ تو ہے۔۔۔"ہادی نے نازو کو مرمریں ہاتھ پکڑا تھا۔ان تین سالوں میں انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں بے پناہ مشکلات پیش آئی تھیں۔لیکن دونوں کے درمیان محبت نے خندہ پیشانی سے دونوں کو ساتھ جینا سکھادیا تھا۔دوسال کے عاشر کے ساتھ ان کی زندگی مکمل تھی۔وہ بلاشبہ ایک آئیڈیل کپل تھے۔اب کے اور تین سال پہلے والے ہادی میں زمین آسمان کا فرق تھا۔اب ہادی تعلیم یافتہ اور ایک پراپرٹی کے چلتے ہوئے بزنس کا سربراہ تھا۔تینوں بھائیوں کے الگ کاروبار تھے۔زندگی مشکل ترین دور سے نکل کر سہل ہوئی تھی۔سب نے کچھ نہ کچھ بھگتا تھا جو آج سوغات لیے ہوئے مطمئن دلوں کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑ کر زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"بس آج کل ایک میرا مسئلہ ہی قابل غور ہے بھابھی۔۔۔"آیت نے عاشر کو اُٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اور نہیں تو کیا سب کی شادیاں ہو گئی ہیں اپنے گھروں میں خوش ہیں تمہیں کب تک ہم چھرا چھانٹ گھومنے دیں گے۔بس تم دل مضبوط کرو۔تم ایک اچھی لڑکی ہو۔اور شریف لڑکیاں دل کو کسی غیر کی دہلیز پر رولنے کے لیے سرے عام نہیں رکھ دیتی ہیں۔۔"نازو نے کہا تھا۔

"جی بھابھی! بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔یہ عشق دراصل سراب ہے۔اس عشق کو دماغ کا خناس ایسے ہی تو نہیں کہا گیا ہے۔اس میں دل پگھلتا ہے اور جان گھلتی رہتی ہے۔۔۔"آیت نے اب عاشر کو کھلونا اُٹھا کر دیا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔عاشر بہت ہی نک چڑا بچہ تھا۔ماں باپ کے علاوہ وہ صرف آیت کے پاس ہی جاتا تھا۔

"اچھا چائے لو ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔"نازو نے کپ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

آیت نے کپ اُٹھا لیا اور آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا۔آنکھیں اب ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں سمیٹتے سمیٹتے بوڑھی ہو چکی تھیں۔۔۔۔

"اللہ کا لاکھ شکر ہے نازو اپنے گھر میں خوش ہے۔اور دوسری بات احتشام الدین سے دوستی بھی ویسے قائم ہے۔ورنہ مجھے تو لگتا تھا کہ برسوں کا یارانہ چلا جائے گا۔۔۔۔"

معراج صاحب نے بیگم سے کہا تھا۔

"ہاں جی جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔۔۔"شاہانہ بیگم نے تسبیح سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔

وقت چند قدم آگے سرک آیا تھا۔اب کام کاج کے لیے ایک ماسی آتی تھی۔نازو مہینے میں دو بار

Copyright by New Era Magazine

چکر لگا لیتی تھی تو ڈھیروں کھانے بنا کر فریز کر لیتی تھی۔ کیونکہ شاہانہ بیگم کو جوڑوں کا مسئلہ تھا ۔وہ لاکھ منع کرتی تھیں۔ مگر شاید بیٹیوں کو ماؤں کی قدر شادی کے بعد ہی ہوتی ہے۔ نازو کے مزاج میں عاجزی آچکی تھی۔ یہ ہادی کے ساتھ رہنے کا نتیجہ تھا۔ ہادی کی فطرت میں وہی پہلے دن جیسی سادگی تھی۔ وہ اب بھی گھر اور محلے میں ہر دل عزیز تھا۔۔۔۔۔

"نازو کب آئے گی۔۔" وہ بولے تھے۔

ابھی دس دن پہلے تو گئی ہے۔ آپ اسے سسرال بھی رہنے دیا کریں۔ سب کی بیٹیاں رہتی ہیں ۔یہاں انوکھا سلسلہ چل نکلا ہے۔۔۔۔" شاہانہ بیگم بولی تھیں۔

"بس نازو سے زیادہ عاشر پیارا ہے۔۔۔" معراج احمد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ تو ہے۔۔۔۔" شاہانہ بیگم بولی تھیں۔

اسی اثناء میں فون بج اُٹھا۔ اور فون نازو کا تھا۔

"رمیز ایک بات کہنی تھی آپ سے۔۔۔" نسرین نے ناشتے کی میز پر کہا تھا۔

"ہاں بولو۔۔۔" رمیز نے چائے کی چسکی لی تھی۔

"آپ شوکت بھائی سے کہیں اب شادی کر لے۔۔۔" نسرین نے کہا تھا۔

"تم کیوں نہیں کہتی بلکہ سمرین آپا سے کہو ان کی تو سنے گا۔۔۔۔" رمیز نے کہا تھا۔ براؤن قمیض شلوار میں ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار رمیز نسرین کے دل میں اتر رہا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اگر اس نے ہماری بات مانی ہوتی تو میں یہاں بیٹھ کر آپ سے نہ کہہ رہی ہوتی۔۔۔" نسرین نے ناک سکیڑی تھی۔

"اللہ بیگم ناراض ہو گئی تم تو۔۔۔" رمیز نے مسکرا محبت سے دیکھا تھا۔

"ہاں اور کیا۔۔؟؟" نسرین نے کہا تھا۔ فیروزی جوڑے میں گندمی رنگت چمک رہی تھی۔

"اچھا کروں گا بات۔۔۔" رمیز نے کہا تھا۔

اتنے میں کمرے سے رونے کی آواز بلند ہوئی تھی۔

"بس اُٹھ گئے دونوں۔۔۔" نسرین نے چائے کا خالی کپ رکھا اور چلی گئی۔

رمیز اس کی بڑابڑاہٹ سے بہت لطف اندوز ہوتا تھا۔ نسرین نے اس کی زندگی میں واقعی حقیقی رنگ بھرے تھے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بس تم آج بتادو کہ تم نے شادی کرنی ہے یا نہیں؟" نسرین نے فون پر شوکی کی کلاس شروع کر دی تھی۔

"آپا کر لوں گا اسی سال۔۔۔" تنگ آکر شوکی نے ہامی بھر ہی لی تھی۔ کیونکہ پچھلے کچھ عرصے سے مسلسل انکار کے باعث پاکستان میں سب اس سے ناراض رہنے لگے تھے اور فون بھی کم کم کرتے تھے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"صدقے میرا ویر پھر کوئی کڑی ڈھونڈوں یا میموں میں دل لگا لیا ہے؟" نسرین نے خوش ہو کر پوچھا۔

"ارے نہیں۔۔" وہ فوراً تردید پر اتر آیا تھا۔

"اچھا تو پاکستانی چلے گی۔۔۔" نسرین نے کہا تھا۔

"ہاں آخیا۔۔۔" اس نے کہا تھا۔ چھم سے کوئی چہرہ نظروں میں آیا تھا اور لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"بھابھی یہ لیں اپنے بیٹے کو سنبھالیں کچن میں کوئی کام نہیں کرنے دے رہا۔۔۔" آیت جھٹ سے دروازہ کھول کر آئی تھی اور سمرین کے چھوٹے بیٹے کو پکڑا کر چلی گئی تھی۔ فون کے دوسری جانب کوئی ساکت ہوا تھا۔ یہ آواز تین سالوں بعد سنی تھی۔ دل کے تار جیسے بج اُٹھے تھے۔ لگتا تھا اسی ایک جملے نے ساری انا کو ختم کر دیا تھا۔ دیارِ غیر میں بیٹھے وجود کا دل چاہا کہ وہ بھاگ کر جائے اور پاکستان میں دن رات یہی آواز سنتا رہے۔ ساہیوال کی ہیر نے بلا آخر اپنے رانجھے کو متوجہ کر ہی لیا تھا۔ آیت کا تین سال کا عشق رنگ لے آیا تھا اس بات سے ابھی وہ واقف نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

آج پھر رت جگا تھا۔ لیکن سماعتوں میں کسی کا میٹھا لہجہ بار بار سر بکھیر رہا تھا۔ وہ پشیمان تھا۔ کاش پہلے یہ آواز سن لیتا۔ کبھی فون ہی کر لیتا۔ وہ ہمیشہ فیصل آباد ہی رکتا تھا۔ سمرین آپا کو وہیں بلوا لیتا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تھا۔اگرساہیوال جاتا بھی تھاتو کھڑے کھڑے باہر مردوں سے ملاقات کے بعد واپسی ہو جاتی ۔وہ آیت کی شدتوں سے ڈرتا تھااسے ڈر لگتا تھا کہ وہ کہیں محبت کاراز سرعام افشانہ کردے۔ لیکن یہ سب اب خاک میں مل گیا تھا۔وہ پچھتارہا تھا۔ تین سال سے سلگتے سلگتے وہ تھک چکا تھا۔ اب شاخید وہ جلد پاکستان چلا جاتا۔ محبت نے اسے بھی آخر چن ہی لیا تھا۔شوکت گھٹنے ٹیک چکا تھا۔اور یہ محبت ہے جو شہزادوں کو صحرا کی خاک چاٹنے پر مجبور کردے۔وہ توپھر ایک پڑھا لکھا باشعور شخص تھا۔۔۔۔۔

پاکستان میں ساہیوال میں آئے تو آیت اس وقت پر سکون نیند سوئی ہوئی تھی۔یکدم ہی کسی انجانے احساس سے اُس کی آنکھ کھلی تھی۔ایسا لگتا تھا کسی نے پکارا تھا۔دل میں آج پہلی بار نارسائی کادرد نہیں جاگا تھا۔اس نے خیالات کو جھٹکااور تہجد پڑھنے کے لیے وضو کرنے چل دی ۔آیت نے عشق حقیقی میں قدم رکھ دیا تھا۔اس کادل بے نیازی کی سیڑھیاں بہت تیزی سے چڑھ رہا تھا۔اور دوسری طرف کوئی ٹوٹ رہا تھا۔بکھر رہا تھا۔لیکن قصور بھی ٹوٹنے والے کا اپنا تھا توہم یا آپ کیا کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی کچھ دنوں کے لیے کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جارہا تھا۔تو نازو نے جھٹ سے پاک پتن کا پلان بنالیا تھا۔یہاں سسرال میں کسی نے نازو کو کبھی احساس نہیں دلایا تھا کہ بی بی! یہ

سسرال ہے میکے کے چکر کم کرو۔ بلکہ حسینہ بیگم کبھی کبھی ساتھ بھی چل دیتی تھیں۔ نازو کا میکہ ہونے کے ساتھ وہ ان کا بھی میکہ تھا۔ بھائی کا گھر تھا۔ وہ کیوں نہ جاتیں۔ ہادی ان کو چھوڑتا ہوا ملتان جارہا تھا پھر واپسی پر ساتھ لے آتا۔۔۔

"نازو کا فون آیا تھا وہ اور اماں آج شام پاک پتن پہنچ گے۔۔۔" منزہ آپاں نے کہا تھا۔

"اچھا تو آپ تو پھر نظر نہیں آئیں گی دو دن خیر سے ہفتے کا اختتام ہے۔۔" نواز احمد نے سیب کھاتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں میں اسی لیے ہانڈی بھون رہی ہوں۔ ببلی ساتھ جارہی ہے میرے۔ ببلو کا ٹرپ ہے۔ تم میاں دل کرے تو وہاں کھانا کھانے آجانا ورنہ اس شہر میں ہوٹلوں کی کمی ہے نہ تمہارے دوست یاروں کا کال ہے جو آئے دن دعوت کھانے پہنچے ہوتے ہیں۔۔"

"مجال ہے کبھی کسی بات کا پیار سے جواب دیا ہو۔۔۔" وہ ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے اور نظریں بیگم پر تھیں۔۔۔

"رہنے دو چونچلے یہ کام کی بات پر آؤ۔۔۔" منزہ بھی آخر کو ان کی ہی بیوی تھیں"

"مجھے کچھ رقم چاہیے تھی کام کے سلسلے میں۔۔۔" انہوں نے مدعا بیان کیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"بس کرو میاں پرسوں ہی تم نے اے ٹی ایم سے پیسے نکلوائے ہیں۔۔"وہ روایتی بیویوں کی طرح میاں کی جیب پر گہری نگاہ رکھتی تھیں۔

"وہ تو ختم ہو گئے اور چاہیے اگلے ماہ لوٹا دوں گا۔۔۔"

"لوٹا تو تم دو گے مگر مجھے بھی سو کام ہوتے ہیں۔۔۔"وہ بولی تھیں

"کیا کام بیگم سوائے شاپنگ کے۔۔۔"انہوں نے لقمہ دیا تھا۔

"بس کر دو خبردار جو شاپنگ پر اعتراض کیا۔۔"دھانی جوڑے میں ہاتھ میں چمچ پکڑے ہوئے وہ گویا ہوئیں۔

نواز صاحب کو بے اختیار جھرجھری آ گئی تھی۔

"دے دوں گی پر ایک شرط پر گرمیوں کی شاپنگ ڈبل کروں گی اور یہ واپس بھی مجھے میں کر نے ہوں گے وہ بولی تھیں۔۔۔"

"ہاں ظالم۔۔۔۔"وہ بڑبڑائے تھا۔

منزہ آپاں نے تیوریاں چڑھائیں۔

"اچھا میں جا رہا ہوں۔۔۔۔"انہوں نے کہا تھا۔

"یہاں روک کون رہا ہے۔۔۔"انہوں نے چمچ سے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

رات کو پاک پتن میں چوہدری معراج کے گھر کافی رونق تھی۔نازو اور حسینہ بیگم شام سے پہلے ہی آ چکی تھے۔ہادی کھانا کھا کر چلا گیا تھا۔منزہ آپاں تو دن میں ہی آ گئی تھیں۔ساتھ ہی رمیز کے والدین کو بھی بلا لیا گیا تھا۔یوں در و دیوار گونج اُٹھے تھے۔

پر تکلف کھانے کے بعد اب چائے کا دور چل رہا تھا۔

"خبس بہن اب آپ اپنا آخری فرض ادا کریں۔۔۔"رمیز کی والدہ نے حسینہ بیگم سے کہا تھا۔

"جی اسی سال شادی کا ارادہ ہے۔رشتے آ جا رہے ہیں۔بیٹی ذات کا معاملہ ہے بندہ چھان بین تو کرتا ہے۔۔۔"وہ بولی تھیں۔

"بس اللہ خیر سے خوشیوں کے دن لائے۔۔"شاہانہ بیگم نے کہا تھا۔۔۔۔

"بس کل دربار پر چلتے ہیں سب۔۔۔"نازو نے مشورہ دیا۔وہ ابھی عاشر کو سلا کر آئی تھی۔

"ہاں کیوں نہیں۔کب سے نہیں گئے ہم۔۔۔"منزہ آپاں نے کہا تھا۔رات دیر تک محفل جمی رہی۔احتشام الدین لوٹ گئے اور بیگم کو یہیں خواتین میں چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

"اچھا تمہارے لیے ایک خوشی کی خبر ہے۔۔۔"رمیز نے نازو سے کہا تھا۔

"وہ کونسی۔۔۔۔"جلدی بتائیں نائیٹ کریم سے چہرے پر مساج کرتے ہاتھ رکے تھے۔

"تمہارا بھائی شادی کے لیے مان چکا ہے۔۔"رمیز نے کہا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"واقعی تسی گریٹ ہو رمیز صاحب۔۔۔"نسرین ڈریسنگ کے سامنے سے اُٹھ کر فوراًرمیز کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

"وہ تو ہم ہیں آپ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔۔۔۔"رمیز نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔

باہر رات قطرہ قطرہ پگھلنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

دو دن سے سمرین کو بخار تھا تو نسرین تک خبر نہ پہنچا سکی تھی۔لیکن یہ معلوم تھا کہ وہ بھائی سے خود ہی اگلوا چکی ہو گی۔

کنیز پر ہی ساری ڈیوٹی آئی ہوئی تھی۔یہ تو شکر ہے آیت پورا ہاتھ بٹاتی تھی۔ناز و اور حسینہ بیگم تو پاک پتن تھے۔۔۔۔۔

"اس سال دو شادیاں ہو گی خاندان میں خیر سے۔۔۔"کنیز نے پیاز چھیلتی آیت سے کہا تھا۔

"دو پر کس کی بھابھی۔۔۔۔"آیت نے سنک میں ٹوکری رکھی تھی۔

"پگلی ایک تیری اور ایک شوکت کی۔۔۔"کنیز نے کہا تھا۔

آیت کا دل بے اختیار دھڑ کا تھا۔

اس نے پیاز دھو لیے تھے۔

آپ کو سمرین بھابھی نے بتایا ہو گا۔آیت نے زخمی لہجے میں کہا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہاں تو اور کون بتا سکتا ہے۔ کچھ دن پہلے ہی شوکت مانا ہے اور اگلے ماہ آ رہا ہے پاکستان وو ہٹی کو لینے۔ کچھ سال وہیں رہے گا۔ پھر مستقل واپس آ جائے گا۔ کنیز نے تفصیل سے بتایا۔ وہ آٹا گوندچکی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ آرام کریں اب میں سالن بنالوں گی۔۔" آیت نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا تھا۔

میں آ جاؤں گی گھنٹے تک تم سالن بنالو۔ روٹیاں سارہ بنالیں گے۔ ویسے بھی کم بنے گی۔ رات میں بڑے بھائی کے گھر دعوت میں تو میں اور بچے تو وہاں ہوں گے۔ کنیز نے کہا تھا۔

آیت اب سالن کے لیے پیاز براؤن کر رہی تھی۔ چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔

بس تین دن میں ہی اس نے جانے کی تیاری مکمل کر لی تھی آجکل اس کے دوست اور شاگرد حیران تھے۔ یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے وہ سارے کام نپٹا رہا تھا۔ سانولے رنگ کے شوکت میں بڑی کشش تھی۔ گو کہ جوانی میں خوب کریمیں لگاتا تھا نسرین سے بنوا بنوا کر۔ مگر وہ لاابالی کی باتیں تھیں۔ یہاں تو آ کر وہ ڈیسنٹ پر سینالٹی کا مالک بن گیا تھا۔ جسم بھی چوڑا ہو گیا تھا۔ قد تو ویسے ہی لمبا تھا۔ خدا نے جاذب نقشو نقوش دے رکھے تھے۔

Copyright by New Era Magazine

اوپر سے عشق کے غم نے سونے پہ سہاگا والا کام کیا اور اسے آئرن مین بنا دیا۔جو صرف کام سے کام رکھتا تھا اور آنکھوں میں ہمہ وقت اداسی ہلکورے لیتی تھی۔اب کایا پلٹنے پر سب کا حیران ہونا معمولی بات تھی۔پر وہ خوش تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت تک "کوئی فیصلہ نہ کرو"

جب تک تمہارے "خون کی گردش اور

تمہارے "دل کی دھڑکن "پُر سکون نہ ہو جائے۔آیت ایک فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اب مزید تنگ نہیں کرے گی۔ہادی کو کہہ دے گی کہ اس بار انکار نہ کرے۔اب آیت نے کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا۔گھر کر کاموں میں حصہ بھی لیتی تھی اور بھابیوں کے ساتھ ان کے بچے سنبھالنے میں مدد دیتی۔پھر اس نے اب قرآن کا ترجمہ اور اسلام سے متعلق کتب پڑھنی شروع کر دی تھیں۔دن بدن اس کا سکون گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

New Era Magazine www.neweramagazine.com

عشق کیوں ہوتا ہے؟؟

ایک بار حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے پوچھا عشق کیوں ہوتا ہے؟ کسی انسان کو کوئی انسان اتنا اچھا کیوں لگتا ہے کہ اسکے سامنے ساری کائنات کچھ نہیں لگتی؟امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا میں نے اپنے بابا سے اور انہوں نے اپنے بابا سے اور انہوں نے اپنے بابا سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے سنا ہر انسان

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کے اندر اللہ کی کوئی نہ کوئی صفت ضرور موجود ہوتی ہے کوئی رحم دل ہوتا ہے کوئی سخی ہوتا ہے تو کوئی عادل ہوتا ہے کوئی شجاع ہوتا ہے انسان اپنے اندر پائے جانے والے اوصاف کی خوشبو کسی دوسرے میں محسوس کرتا ہے تو اسکی طرف مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اس سے بات کرنا اسے دیکھنا اور اس سے ملنا اسے اچھا لگتا ہے اسے یہ لگتا ہے یہ میرا اور میں اسکا ہوں دراصل وہ خود کو اس میں اور اپنے آپ میں اسکو دیکھتا ہے اور ہر جگہ اسکی کمی کو محسوس کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ ہر پل مجھ سے راضی رہے اسی کیفیت کو زمانے والے عشق کہتے ہیں۔

آیت نے یہ پڑھ کر کتاب ٹیبل پر رکھ دی۔

پتا نہیں اس میں کیا میرا جیسا تھا۔میں تو ایک عام سی انسان ہوں پھر وہ مجھے خاص کیوں لگا تھا؟ وہ سوچنے لگی۔شام گہری ہوتی جا رہی تھی اور بہار کی آمد آمد تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

"اس بار لگتا ہے واقعی بہار آ گئی ہے۔۔۔" منزہ آپاں نے کہا تھا۔وہ لوگ دربار جانے کے لیے نکل چکے تھے۔کل کو سارا دن عاشر کی طبیعت خراب رہی تو وہ ساتھ سنبھالتی رہی تھیں۔ باقی تو ساری بزرگ خواتین تھیں پھر دربار جانے کا پروگرام اتوار پر ٹال دیا گیا۔

"ہاں واقعی ورنہ مارچ میں گرمی کا زور ہوتا ہے۔اس بار قدرے موسم بہتر ہے۔۔۔" نازو نے کہا۔اسکن کلر کے لیلن کے جوڑے میں وہ چمک رہی تھی۔عاشر معراج احمد کے پاس تھا۔وہ اسے سنبھال لیتے تھے۔یہ لوگ ڈرائیور کے ساتھ آئیں تھیں۔۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"یااللہ! آیت کے دل میں اپنی محبت بھر دے۔اس کے دل کو پھیر دے۔وہ نارسائی کی آگ میں بلاوجہ جل رہی ہے۔تو اسے اپنی راہنمائی میں لے لے۔میرے مالک! ہم پر کرم کر میرے شوہر کی پریشانی کو ختم کر دے۔میرے مالک تو ہی ہم سب کا مشکل کشا ہے۔ہم گناہ گار لوگ بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے مانگتے ہیں۔ہم پر رحم کر۔۔۔آمین ثم آمین" نازو نے گڑگڑا کر دعا مانگی تھی۔اور اس بار دعائیں واقعی رنگ لانے والی تھیں۔یہ بہار کے اشارے تھے۔یہ آیت کا صبر تھا۔جسکا پھل بہت ہی میٹھا تھا۔۔۔

وہ پاکستان آچکا تھا۔لاہور ائیر پورٹ پر اترنے کے بعد سیدھا ساہیوال ہی آیا تھا۔سمرین نے پرتپاک استقبال کیا تھا۔آیت کنیز کے ساتھ اس کے میکے میں کوئی تقریب اٹینڈ کرنے گئی ہوئی تھی۔نازو اور حسینہ بیگم نے آج شام میں آنا تھا۔اور مرد حضرات کام کے سلسلے میں باہر تھے۔ اور بچے اسکول تو سکون تھا۔ سمرین نے تین سالوں کی بھڑاس ایک لمبے لیکچر سے نکالی تھی۔وہ دونوں کچن میں تھے۔وہ بنا بنا کر رکھتی جا رہی تھی اور وہ کھاتا جا رہا تھا۔لگتا تھا سالوں سے بہت بھوکا تھا۔

"اسی لیے کہتی تھی کہ شادی کر لے گھر کا کھانا ملے گا پر نہیں ہمارے بھائی کے ناک پر پڑھائی کا بھوت سوار تھا۔وہ آسانی سے تھوڑی اترنا تھا۔۔۔"

سمرین نے خوب لتاڑا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

"بس کردیں باجی! شوکت نے ہاتھ جوڑ دیئے میں آگیاہوں ناواپس اب سارے ارمان نکال لینا۔۔۔"اس نے کسٹرڈ پیالی میں ڈالا تھا۔آہستہ آہستہ سب گھر آناشروع ہو گئے تھے۔جو بھی ملتا تھااسے خوشگوار حیرت ہوتی تھی۔کیونکہ یہ کافی سالوں بعد ساہیوال آیا تھا۔۔۔۔۔۔

"بیگم اس بار توکافی کمزور لگ رہی ہو؟؟؟کیاڈائٹنگ پر تو نہیں لگ گئیں؟؟؟"ہادی نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں آپکے سپوت نے ایک لمحہ سکون نہیں لینے دیا۔۔۔"نازو نے کہا۔

"یہ واقعی بہت تنگ کرتا ہے۔خیر کوئی نہیں تم برداشت کیاکرو میرابیٹا سمجھ کر۔۔۔"ہادی نے کہا تھا۔

ہاہاہاگاڑی میں قہقہے گونج اُٹھے تھے۔حسینہ بیگم بھی ہنس پڑی تھیں اوران کی گود میں بیٹھاہوا عاشر بھی۔

"توکیاعاشر میراکچھ نہیں لگتااسے صرف آپ کا سمجھوں۔۔۔"نازو نے کہااور پھر ہنس دی۔

"میرے کہنے کامطلب یہ ہے کہ بچپن میں میں بھی ایسا تھا۔بہت تنگ کرتا تھاماں جی کو۔۔۔"

ہادی جھلااُٹھا تھا۔

"چل شریر..!میرا عاشر تمہارے مقابلے میں شریف ہے۔تم بہت فتنے تھے۔۔۔"حسینہ بیگم نے کہا تھا۔گاڑی میں ایک بار پھر قہقہے گونجے تھے۔اس بار ہادی سب سے زیادہ ہنسا تھا

مہمان کو گیسٹ روم میں ٹھہرا دیا گیا تھا۔رات میں سب لوگ واپس آ چکے تھے۔آخیت کو بچوں نے بتایا تھا کہ ماموں آئے ہیں۔وہ اس وقت سے کمرے میں تھی۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کل پاک پتن منزہ آپاں کے پاس چلی جائے گی ویسے بھی وہ کب سے کہہ رہی تھیں اور آیت ہر دو تین ماہ بعد جاتی رہتی تھی تو یہ معمول تھا۔۔۔۔۔۔

اسنے ہادی سے کہا تھا۔ہادی بہت خوش ہوا تھا۔ورنہ وہ زبردستی لے جاتا تھا۔کل نواز احمد کسی کام سے آرہے تھے تو ان کے ساتھ بھیج دے گا وہ۔اس نے سوچا تھا۔ویسے بھی پاک پتن سے ساہیوال کوئی بہت دور نہیں تھا۔دن میں آیا جایا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رات کو لیٹ جو سویا سب سے گپ شپ کرتے اور بچوں کو کہانیاں سناتے تو اگلے دن کہیں پانچ بجے شام میں آنکھ کھلی تھی۔

ٹھیک اسی وقت نواز احمد آیت کو ساتھ لے کر جا چکے تھے۔بلو بھی ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر باہر گیا تو اسے خبر مل گئی۔کیونکہ سمرین کا چھوٹا بیٹا بہت اٹیچ تھا آیت سے اور اب پھوپھو کی رٹ لگا کر رو رہا تھا۔اسکے دل میں جھٹ سے کچھ ٹوٹا تھا۔پہلی بار احساس ہوا تھا کہ

نظر انداز کرنا کتنا برا لگتا ہے۔ خیر اس نے سوچا آج وہ ہادی سے بات کرے گا۔ وہ اس بات سے واقف تھا کہ ہادی آیت کے دل کے حال سے واقف ہے لیکن ان دونوں میں کبھی یہ موضوع زیر بحث نہیں آیا تھا۔ جب ایک دفعہ شوکت آیت کو ٹھکرا کر گیا تھا تو ہادی کو یہ مناسب نہیں لگا کہ وہ بہن کے پیار کی بھیک مانگے۔

عشق محبوب تک پہنچاتا ہے....

عبادت نجات تک پہنچاتی ہے.....

آیت اب بہت پریشان تھی۔ لیکن دل میں سکون تھا۔ سکون کیسا تھا۔ ایسا سکون تھا جو کہ رگ جان میں تھا۔ اللہ کے پاس حاضر ہونے میں تھا۔ اس نے یہ سوچا تھا۔ اور ٹھیک ہی سوچا تھا۔ کیونکہ ہم وہ سوچتے ہیں جو کہ نہیں سوچنا چاہیے۔ آیت نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اچھا ہی کرے گی۔ اس لیے اس کا دل پر سکون تھا۔ اسے چین تھا۔ اطمینان تھا جو کہ واقعی ہونا چاہیے تھا۔ اس نے یہ اچھی بات طے کر لی تھی۔ اب اس اچھی بات کو ہونا ہی تھا۔۔۔۔

تو جی سانول اب اپنی زندگی میں بہار لانے کے لیے جھک چکا تھا۔۔۔

اسکا دل بہت وسوسوں کا شکار تھا۔لیکن ہادی نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا تھا اور گلے لگا کر ہامی بھری تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھا اب بس آیت کی طرف سے ہی اقرار سننا باقی تھا۔فیصل آبادی منڈہ بے چین تھا۔اس کی راجکماری آیت کیا اسے اپنا لے گی یا جھٹک دے گی؟؟؟؟

آیت تک یہ خبر پہنچ چکی تھی۔وہ بلکل ساکت تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ انکار کرے یا اقرار۔۔

منزہ آپاں نے کہا تھا کہ بیٹا صبح کا بھولا شام کو واپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے ہیں۔تو وہ مان گئی تھی۔لیکن دل میں شکوے تھے جو کہ اسی دشمن جاں کے سامنے ہی بیان کیے جا سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس آیت کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ہر طرف ہی سب خوش تھے۔

"یہ تو ایسا ہو گیا بچہ بغل میں ڈھونڈورا شہر میں۔۔۔"چوہدی منظور نے بیگم سے کہا تھا۔

"ہاں ایسا ہی ہو گیا ہے۔۔۔۔" وہ بولی تھیں۔

"کتنی فکر تھی ہمیں۔۔۔۔" چوہدری صاحب بولے تھے۔

"ہاں فکر تو بہت تھی۔۔۔" انہوں نے دوپٹے پر گوٹا لگاتے ہوئے کہا تھا۔اس عمر میں بھی بینائی قابل رشک تھی۔۔۔۔۔

آیت کے کمرے میں تو نازو اور آیت حسب معمول شام کی چائے پی رہی تھیں۔آیت کو ایک مسلسل چپ لگی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔؟"

نازو نے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں سوچتی میں یہ تم جانتی ہو آج کل نازو..."

"اچھا یہ ٹھیک ہے لیکن اچھا سوچو۔۔۔۔" نازو نے کہا تھا اور دوسرا چائے کا کپ اُٹھا لیا تھا۔

"ہاں سوچ رہی ہوں کتنا آسان ہے کسی کو ٹھکرا کر جانا اور پھر آ کر معافی مانگ لینا۔۔۔" آیت نے زخمی لہجے میں کہا تھا۔

"اس نے ٹھکرایا نہیں تھا اس نے نظر انداز کیا تھا۔۔۔۔" نازو نے صفائی دی تھی۔

"محبت میں اتنی سی بات بھی بہت لگتی ہے نازو! یہ تو پھر واقعی بڑی بات تھی۔۔۔" آیت بولی تھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"ہاں میں سمجھ سکتی ہوں لیکن خیر اب تم سب چھوڑو پیا دیس سدھارنے کی تیاری کرو۔۔"
نازو نے کہا تھا۔

"ویسے سمرین بھابھی اور نسرین کچھ ایکسٹرا ہی خوش ہیں۔۔۔۔" آیت نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا تھا۔

"کیوں نہ ہوں آخر انکا بھائی ہے وہ بھی اکلوتا ہینڈ سم اور زہین۔۔۔۔" نازو نے کہا تھا۔

"ہنہہ...ایسی کی تیسی اسکی زہانت کی آج کل کیسے منہ بنائے پھر رہا ہے۔۔۔۔۔"

"تم جو لفٹ نہیں کرا رہی اس لیے بے چین ہے وہ۔۔۔۔۔" نازو نے کہا تھا۔

"زرا وہ بھی تو مزہ چکھے۔۔۔۔" آیت نے کہا تھا۔

ان دنوں میں جب بھی سامنا ہوا تھا آیت سپاٹ ہی رہتی تھی۔ کبھی بھی کوئی رسپانس نہیں دیا تھا۔ جو کہ سانول یار کے دل پر متواتر چھریاں چلا رہا تھا۔۔۔۔

کدی آمل سانول یار وے
میرے لوں لوں چیخ پکار وے
میری جندڑی بڑی اداس وے
میرا سانول آس ناپاس وے
میں تو بیٹھی سب کچھ ہار وے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کدی آمل سانول یار وے۔۔۔۔۔

نازو نے شوکت کو آیت کی ڈائری لادی تھی۔وہ پڑھتا جاتا اور دل مسوس کیے جاتا اس نے کیوں انا میں اتنے سال برباد کیے تھے۔اس کے دل کو کچھ ہوتا تھا۔اوپر سے آیت کے مزاج نہیں مل رہے تھے۔مجال ہے جو وہ اسے دیکھ کر ذرا سا مسکرائی ہو یا کوئی ریسپانس دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یوں کرتے کرتے مایوں کا دن آن پہنچا۔سب کہہ رہے تھے کہ جتنا روپ آیت پر آیا ہے خاندان میں شاید ہی کسی پر آیا ہو۔

دولہا بھی اسی گھر میں تھا لیکن کیونکہ فیصل آباد سے آنے جانے کا مسئلہ تھا۔سمرین کا بھی وہی گھر تھا۔نسرین دوبئی سے آچکی تھی۔آیت کو مکمل پردہ کروایا جاچکا تھا۔بیچارہ شوکت بہت بے چین رہتا تھا ہر وقت کڑھتا رہتا۔لیکن سب بے سود تھا۔اب شادی تک تو دل میں بسی حسین پری کو دور ہی رہنا تھا۔بھانجے چھوٹے تھے۔نسرین سمرین کچھ نہیں سن رہی تھیں۔

آج مہندی کا فنکشن تھا۔

اورنج اور لیمن کنٹراسٹ میں بہت خوبصورت جوڑا پہنے آیت پر روپ ہی انوکھا تھا۔

تیرے نہر سے آج تجھے آیا

یہ پیلا جوڑا یہ ہری ہری چوڑیاں

"بیگم اور کتنا کھاو گی بس کر دو۔۔" پلیٹ میں بریانی بھر کر جاتی ہوئی منزہ آپاں سے نواز صاحب بولے تھے۔

"بس کر دو میاں تم چاہتے کیا ہو بھوکی مروں اور یہاں طعنہ مارنے والے کون ہوتے ہو میرے باپ کا گھر ہے۔بہن کی شادی میں نہ کھاؤں تو کب کھاوں۔۔" انہون نے فٹ سے جواب دیا تھا۔

"اچھا جتنا مرضی کھاو میں تو چلا۔۔۔"

وہ فوراً بولے تھے۔

"نہیں نہیں میاں نوالے گنو یہاں ٹھر کر۔۔۔۔" منزہ آپاں نے کہا تھا۔

دولہا دولہن کی مہندی کی علیحدہ علیحدہ رسم ہوئی کیونکہ نکاح رخصتی سے پہلے تھا۔نکاح کے بعد آیت نے یہاں ہی رہنا تھا پھر بعد میں چلی جاتی وہ۔ابھی تو وہ صرف تین دن کی چھٹی پر آیا تھا جس میں سے ایک ماہ تو شادی میں نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

قبول ہے کہتے وقت آیت کی آدھی ناراضگی تو چلی گئی تھی۔مگر آدھی باقی تھی۔اور سانول کے چہرے پر تو چمک ہی الوہی تھی۔

خیر اس کہانی کا انجام افسردہ نہیں تھا۔اس کا انجام بہت اچھا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

شب عروسی میں جیسے ہی شوکت نے قدم رکھا آیت نے پلکیں اُٹھا کر دیکھا۔ دولہا صاحب کے تو دل کے تار بج اُٹھے مگر دولہن سکت ندی کی مانند تھی۔

اس نے سامنے بیٹھ کر نگاہ جو اُٹھائی یہاں جو لاوا تین سال سے پک رہا تھا وہ ابل پڑا اور آیت پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ غرض ساری رات آیت کو چپ کرواتے گزری صبح کی اذان ہوئی تو یاد آیا کہ کیا موقع و محل تھا۔ سانول نے غور سے دیکھا اور آیت مسکرا دی۔ اور یہاں میں اپنا قلم روک لیتی ہوں۔

اللہ کرے ہر آیت کو اسکا سانول مل جائے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ "لگن سچی ہو تو منزل آسان ہوتی ہے۔۔۔"

سانول یار میرا پہلا سلسلے وار ناول تھا جو ختم ہوا۔ اس میں بہت سی غلطیاں ہوں گی جو کہ دانستہ یا نادانستہ مجھ سے ہو گئیں۔ انسان آخری دم تک سیکھتا رہتا ہے میں ابھی طفل مکتب ہوں۔ امید ہے آپکو پسند آئے گا۔ آپکی آرا کا انتظار رہے گا۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

The End

نوٹ

سانول یار پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

www.neweramagazine.com